الٰہی تا بود خورشید و ماہی — چراغ چشتیاں را روشنائی

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان سعادت توامان

کتاب مستطاب در فن طریقت نایاب

مسمّٰی بہ

ملفوظات شریفی

۱۳۳۵ھ

مولفہ عارفِ کامل درویش واصل حضرت مولٰنا محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت قطبِ ربانی غوثِ صمدانی حضرت مولٰنا شاہ

محمد شریف نیاولی چشتی صابری قدس سرہٗ

حسب ارشاد فیض بنیاد خانصاحب مولوی

عبدالغنی صاحب وکیل و رئیس کرنال

سنہ ۱۹۱۷ء

بابائی سٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ میں باہتمام کرم بخش پرنٹر چھپا

فہرست مضامین ملفوظات شریفی

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۴
۲	باب اول - در فضیلت وضو	۶
۳	باب ۲ - در فضیلت بیدار شدن از خواب و ادعیہ ہائے	۸
۴	باب ۳ - در فضیلت دعا صبح و نماز فجر	۱۳
۵	باب ۴ - در بیان فضیلت نماز اشراق و ادعیہ و تسبیحات	۲۲
۶	باب ۵ - در بیان فضیلت ادائے نماز ضحٰے	۲۸
۷	باب ۶ - در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظہر و نماز العصر بالغروب آفتاب	۳۳
۸	باب ۷ - در بیان فضیلت نماز مغرب نوافل اوابین	۳۷
۹	باب ۸ - در فضیلت نماز عشاء	۴۰
۱۰	باب ۹ - در فضیلت ادائے نماز نیم شب	۴۴
۱۱	باب ۱۰ - در بیان فضیلت نماز تہجد و ادعیہ ہائے آں	۵۰
۱۲	باب ۱۱ - در بیان فضیلت نماز جمعہ	۵۶
۱۳	باب ۱۲ - در بیان فضیلت ذکر جہر و خفی و مراقبہ از پیران عظام علیہ الرحمۃ	۶۳
۱۴	ذکر دوازدہ تسبیح معمولہ خاندان چشتیہ صابریہ	۷۰
۱۵	باب ۱۳ - در بیان فضیلت نماز معکوس ..	۷۱
۱۶	قصہ طعام طلب نمودن مجذوب	۷۱
۱۷	شریعت و طریقت ہر دو متلازم اند	۷۳
۱۸	باب ۱۴ - در بیان فضیلت اوراد و نماز ماہ رجب و لیلۃ الرغائب و ادعیہ ہائے	۷۶
۱۹	باب ۱۵ - در بیان فضیلت ماہ رمضان المبارک	۸۱
۲۰	قصہ وحید و سماع حضرت شریف جی	۸۱

۲۱	باب ۱۶ - درفضیلت ماہ نودیدن - و اعراس گنگوہ شریف	۸۸
۲۲	باب ۱۷ - درفضیلت ماہ محرم	۹۵
۲۳	باب ۱۸ - درفضیلت نماز و ادعیہ اول سال	۹۸
۲۴	باب ۱۹ - دربیان فضیلت نماز و ادعیہ ہائے شب عاشورہ	۱۰۰
۲۵	باب ۲۰ - دربیان فضیلت نماز و دعائے آخر سال	۱۰۷
۲۶	باب ۲۱ - دربیان فضیلت تواریخ اعراس ومنقولات بیان خوارق حضرت بندگی شاہ محمد شریف نیادلی رح	۱۱۷
۲۷	شیخ ابراہیم جیؒ کا سپرد کرنا حضرت شریف جی کو حضرت قلندر صاحبؒ کے	۱۲۳
۲۸	ذکر حاضری عرس پیران کلیر شریف	۱۲۴
۲۹	فصل ۱ - حالات حضرت شیخ ابراھیم رح	۱۲۸
۳۰	حضرت قطب الوقت شیخ داؤد جیؒ اپنے زمانہ کے بزرگوں میں بہت مشہور گذرے ہیں ..	۱۳۱
	حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی اور حضرت شیخ محمدیؒ سے سلسلہ زبردست اولیاء اللہ کا چلا حاجی امداد اللہ صاحب اس سلسلہ میں ہیں	۱۳۲
۳۲	فصل ۲ - درحالات حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی رح	۱۳۷
۳۳	فصل ۳ - درحالات حضرت شیخ نظام الدین بلخی رح	۱۳۹
۳۴	فصل ۴ - درحالات حضرت مولانا جلال الملۃ والدین تھانیسری رح	۱۴۳
۳۵	فصل ۶ - درخوارق عادات و تاریخ اعراس شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح	۱۴۹
۳۶	فصل ۷ - درحالات حضرت شیخ محمد ردولوی رح	۱۵۳
۳۷	فصل ۸ - درحالات حضرت مخدوم عارف رح	۱۵۵
۳۸	فصل ۹ - درحالات شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق ردولوی رح	۱۵۷
۳۹	فصل ۱۰ - درحالات حضرت مخدوم کبیر الاولیا جلال الملۃ والدین پانی پتی رح	۱۶۲
۴۰	فصل ۱۱ - درحالات حضور مخدوم شمس الملۃ والدین پانی پتی رح	۱۶۳
۴۱	فصل ۱۲ - درحالات قطب ابدال حضور مخدوم العالمین علاء الملۃ والدین علی احمد صابر رح	۱۶۵
۴۲	فصل ۱۳ - درحالات حضرت شیخ الاسلام فرید الملۃ والدین گنجشکر رح	۱۶۸
۴۳	فصل ۱۴ - درحالات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح	۱۷۱
۴۴	فصل ۱۵ - دربیان حالات خواجہ غریب نواز رح خواجہ معین الملۃ والدین والئے ہند	۱۷۶

۴۶	فصل ۱۸ - دربیان حالات حضرت خواجہ قطب الاسلام مودود چشتی رح ..	۱۸۷
۴۷	فصل ۱۹ - دربیان حالات حضرت خواجہ ابی یوسف چشتی رح	۱۹۴
۴۸	فصل ۲۰ - درحالات حضرت خواجہ ابومحمد چشتی رح	۱۹۸
۴۹	فصل ۲۱ - دربیان خوارق عادات وتاریخ اعراس حضرت خواجہ ابواحمد ابدال رح	۲۰۵
۵۰	فصل ۲۲ - دربیان خوارق وتاریخ اعراس حضرت شیخ ابواسحاق شامی رح ..	۲۱۳
۵۱	فصل ۲۳ - درحالات خواجہ علو ممشاد دینوری	۲۱۶
۵۲	فصل ۲۵ - درحالات حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رح	۲۲۳
۵۳	فصل ۲۶ - درحالات حضرت خواجہ ابراہیم ادھم قدس سرہٗ ..	۲۲۵
۵۴	فصل ۲۷ - درحالات حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح	۲۲۸
۵۵	فصل ۲۸ - درحالات حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	۲۳۱
۵۶	فصل ۲۹ - ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رض	۲۳۵
۵۷	فصل ۳۰ - ذکر حضرت امیرالمومنین علی ابن طالب رض	۲۳۹
۵۸	فصل ۳۱ - دربیان خوارق اعجاز وتاریخ اعراس سرورکائنات فخر موجودات رحمت اللعالمین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وعلی من تابعھم من الابرار والاولیاء الکاملین والعارفین الواصلین

امابعد عاجز گنہگار خاکسار عصیان شعار راجی رحمۃ ربہ القوی عاصی مشتاق احمد انبیٹھوی چشتی صابری عرض کرتا ہے کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں حضرت قطب الکاملین شیخ العارفین امام زمان غوث دوران عالم ربانی بندگی حضرت شاہ محمد شریف چشتی صابری نیا ولی رحمۃ اللہ علیہ فخر اولیاء کبار سردار عشاق شطار گذرے ہیں۔ آپکا سلسلہ عالیہ عشقیہ سلسلہ شریفیہ کے نام سے مشہور نزدیک ودور ہے۔ بڑے بڑے اکابر صاحب کمال جامع جلال وجمال آپکے نام لیوا اب تک ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ متاخرین صوفیہ چشتیہ میں عارف باللہ قطب وقت خود بلا اشتباہ حضرت حاجی ولی محمد صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ شریفیہ ہی کے نام لیوا تھے۔ غرض ایسے امام الصوفیہ پیشوا ء چشتیہ کے ملفوظات موسوم بہ "ملفوظات شریفی" مؤلفہ حضرت مولانا محمد عاقل خلیفہ حضرت بندگی شریف جی جو طالبان راہ خدا اور عاشقان بارگاہ الٰہ کے واسطے نہایت مفید اور دستور العمل ہیں۔ اوراد۔ اشغال۔ مراقبات واعمال لیل ونہار اور نیز خوارق عادات پیران نامدار اس میں موجود ہیں۔ باوجود تلاش بسیار اور تجسس بیشمار کے ان جواہر نایاب کا پتہ نہیں ملتا تھا۔ اتفاق حسنہ سے اس عاجز کا تعلق ریاست کنجپورہ سے ہوگیا عالیجناب آنریبل نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب دام اللہ عزہ رئیس کنجپورہ نے عاجز کو بلالیا۔ قیام ہوجانے پر عاجز نے نواب صاحب کے کتب خانہ کو دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے یہی ملفوظات حضور بندگی قطب ربانی شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے اس

کتب خانہ نواب صاحب سے مل گئے نہایت دل خوش ہوا۔

اب عاجز کا شوق دو بالا ہو گیا اور یہی خیال مستحکم ہوتا گیا کہ کسی طرح یہ گوہر بے بہا طالبانِ خدا تک پہنچے یعنی چھپ کر شائع ہو جائے۔ موقعہ پا کر عاجز نے مکرمی خانصاحب محب اہل اللہ خادم مزارات اولیاء اللہ اعنی جناب مولوی عبد الغنی صاحب وکیل کرنال سے اس کا ذکر کیا۔ جناب ممدوح نے سنتے ہی اپنی عالی حوصلگی اور بلند ہمتی سے اس اہم کام کو اپنے ذمہ لیا فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اگر اس موقعہ پر جناب مولوی صاحب موصوف کے شمۂ اخلاق کریمانہ اور ہمت مردانہ کا ذکر کروں تو بے محل نہ ہو گا۔ ابھی دو سال گذرے ہونگے کہ آپ نے حضرت بندگی شاہ شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریفہ کو کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے از سرِ نو تعمیر کرا دیا۔ اور ہر سال سالانہ عرس شریف پر کئی سو روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ تمام مہمانان وزائرین خانقاہ کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اور بنیاول شریف سے زیادہ خاص کرنال میں مزار پُر انوار حضرت سلطان العارفین قطب ابدال شاہ شرف الدین بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے خبر گیران رہتے ہیں۔ ہر سال سالانہ فاتحہ اور عرس پر ہزارہا مہمانوں کو لنگر تقسیم کرتے ہیں۔

اللہ کریم ان حضرات اولیاء کبار کی برکت سے مولوی صاحب موصوف کی عمر اور صحت اور عزت اور دین میں برکت دے۔ اور اُن کو فرزند ارجمند عطا فرمائے۔

نیز اتباع ظاہری و باطنی شرع شریف پر کہ جس کی اشاعت کیواسطے یہ نابیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا میں بھیجے گئے مضبوط و مستحکم فرماوے۔ آمین

کتبہ العبد العاصی

عاجز مشتاق احمد حنفی چشتی صابری انبہٹوی مقیم ریاست کنجپورہ

۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ لہ کہ دریں زماں سعادت اقتراں

کتاب لاجواب مشتمل بر علوم طریقت و مسائل حقیقت

مسمی بہ

ملفوظاتِ شریفی

از تالیف

شیخ کامل و عارف واصل حضرت مولانا

محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش خانصاحب مولوی محمد عبد الغنی صاحب وکیل و رئیس کرنال

در مطبع بلدی واقع قلعہ ساڈھورہ طبع گردید

COLLECTION

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شانہ القوی وسلطانہ علی ثبوت الذات و الصفات و الافعال الظاہر الجلی و احسانہ علی السالکین بتجلیات الجلال و الجمال و بمشاہدۃ المترد سی ثم الصلوۃ علی حبیبہ و نبیہ و رسولہ محمد صلعم و آلہ و اصحابہ و اتباعہ الاکرمین **امّا بعد** حمد و صلوۃ فیقول العبد الضعیف الفقیر الحقیر محمد عاقل حنفی الچشتی ایں جواہرات و زواہرات الہامات ربانی و ایں گوہر فضائل علومات لدنیات سبحانی از زبان گوہر نثار و دربار جوہری بیچون و صراف کن فیکون لولو لجہ حقیقت و غرغر گزار مشیخت و آں واقف اسرار لی مع اللہ و آں مبین دقایق و اقعات ملکوتی و آں شرح حقایق و ارادت جبروتی و آں واضح مواضع لطائف مشاہدات لاہوتی سلطان المشائخ شیخ الشیوخ العالم قطب علامۃ الدہر بدر الطریقت برہان الحقیقت سراج الاولیا ر تاج الاصفیا برہان العاشقین حجۃ الواصلین حضرت **محمد شریف** الملک والدین نور اللہ مضجعہ و برد مضجعہ آمین یارب العلمین جمع کردہ شد انچہ کہ از عین کلمات لانہایات لفظ

مبارک و اغلب اوراد کہ معمول حضرت خواجگان چشت و از اوراد شیخ شہاب الدین سہروردی داو، راد قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین گنگوہی و اغلب نماز نوافل یایں احقر رسید برائے غلام زادہ غلام شرف الدین کہ از برکت حضرات خواجگان چشت اہل بہشت موفق بتوفیق عبادات دریاضات و مجاہدات و مشاہدات کردانند بمنہ وکمال کرمہ دریں مجموعہ کہ مسمی بملفوظات شریفی داشتہ آمد بتوفیق اللہ تعالے ورسولہ و اغلب اوقات اشارات بشارات بایں احقر فرمودی کہ در ملفوظات قطب الاقطاب حضرت شیخ فریدالحق والدین مسعود اجودھنی دیدہ ام کہ حضرت شیخ نظام الدین بداونی رالطریق نصائح فرمودے زہے دولت آں مرید کہ ہرچہ کلمات از زبان پیر خود بسمع آرد وہوش گوش آں مرید داں کلام تعلق باشد از بقید قلم آوردہ بنویسد بہر حرفے کہ در قلم آرد ثواب طاعات و عبادات در نامہ اعمال او ثبت نمایند و بعد از مردن آں مرید را مقام با علا علیین باشد و لہذا ایں فقیر حقیر بے بضاعت اللہ سبحانہ وتعالیٰ از برکت ایشاں بخشد و بحکم نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفْدًا در زمرۂ ایشاں حشر گرداند بمنہ وکمال کرمہ سبحان اللہ حضرت شیخی و مولائی چہ مملو نعمت الٰہی لاتناہی بودند چنانچہ دو کتب سلف مشائخان کبار و عارفان نامدار علوم ریاضات و مجاہدات در سیر سلوک اشواق و اذواق وکمال علم اولیاء مطالعہ کردیم ہمچناں عین در ذات شیخ الشیوخ العالم یافتیم و زہے کمالات وچہ سلطان حالات و واقعات ہر کسی را کہ مشکلات در فصوص و یا در عوارف المعارف و تفسیرات و از حدیثات و توحید وکلام و مشاہدہ و مکاشفہ و مراقبہ و ذکر ذاکران عروج و نزول ذات اللہ و صفات اللہ و

؎ حضرت بندگی شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ و خلیفہ حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ منہ

افعال اللہ وجز آں بودے فی الفور جواب فرمودے وساکت ماندے و برسوخیت تمام
قبول کردے وقایل این قول آں سایل بودے کہ مارا مشکلے بود حل شد۔ حضرت
شیخی ومولائی بظاہر علوم نخواندہ اند وتحصیل ایشاں جزوی در علم فارسی بود وگاہی
این فقیر ندیدہ بود چیزے از علوم ظاہری و باطنی بر حضرت مشکل ماندے واکثر
سالکان ومشایخان آنعصر سایل بسوال علوم باطن شدے وجواب دادے معتقد و
مرید می شدندے۔ بداں اے عزیز الحال وقت آخر الزمانست شیخ و مرید و صوفی
وزاہد وعابد وسالک در سیر سلوک گشتن بسے مشکل می نماید چنانچہ دریں زمانہ از
صاحب فقرا عالم توزع شدہ **نقل است** در ملفوظات قطب الاقطاب
شیخ فرید الحق والدین مسعود اجودھنی قدس اللہ سرہ در زمانہ ماضیہ سالکان
گوشہ نشینان را اگر مہمے ویا غرضے از دین و یا دنیا در پیش آمدے بہیچ وجہ
من الوجوہ حاجات روا نشدے گلیم وصوف پوشیدہ طوق گنہگاران رسن در
گلو و در پائے انداختہ بدرگاہ حضرت عزّ وعلا مناجات بصد ہزاراں ہزار عجز
ونیازات نمودے اللہ سبحانہ وتعالیٰ از فضل عمیم خویش بدرجہ اجابت فرمودے۔ **بیت**

از لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد — مقبول تو جز مقبل جاوید نشد

ودریں نیز تائید است قطب الاقطاب بدر الطریقت سلطان المشایخ کبار و
اولیاء نامدار حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ روحہ میفرمایند اگر مریدے و یا
فقیرے گلیم و یا لباس پیران عظام پوشیدہ بر ابواب اہل دنیا برائے طلب
دنیا رود اولی واجز است کہ لباس از و نا اہل جدا باید کرد

آں پا بریدہ باد کہ جز در رہ خدا — گامے زند بخانہ بیروں ہوائے نفس

بداں اے عزیز مقولہ پیران عظامؒ برین ست - وآے برحال بیحال ما بیچارہ گان بچہ نوع خواہد شد وچہ شرمندگی وروسیاہی در عاقبت خواہد شد وجامہ مصلحان پوشیدم ومصلحہ نبودم وخرقہ پیران عظام در برکردم کار ایشان نکردم وسیاہی بسفیدی مبدّل شد ہمو تشقاوت ازلی کہ در قضاء قضا ہا آلٰہی بود ظاہر وہویدا شد واحسرتا وا ندامتا پیدا گشت حالانکہ عارفان نامدار ماسلف دایم در مناجات بودے اَللّٰھُمّ کما نسیتنی علی الناس فانساھم علی معنی چنیں باشد - یا اللہ چنانکہ مرا بردل خلایق فراموش گردانیدہ وایشاں را بردل من فراموش گرداں تا کسے مارا از بندگان تو نشناسد ونہ من کسے را از بندگان تو شناسم **نقلست** کہ سلطان مشایخان شیخ حسن نوری کہ از دھن ایشاں نورے بیروں آمدے بنابراں نوری گویند علی الدوام در مناجات بودے اَللّٰھُمّ استرنی فی عبادک وبلادک معنی چنیں باشد یا اللہ مرا درمیان خلائق وشہر خود ہائے مخفی دار تا مرا کسے از بندگان تو نداند ونہ من کسے را وائے برحال ما مدبران کہ ہمیشہ ہمین طلب است. بداں ایعزیز قطب الاقطاب بندگی شیخ عبدالستار ؒسہارنپوری در ملفوظات خود می نویسند کہ حب دُنیا ردنی برہمہ مسلمین حرام است وچہ بر مشایخان وچہ بر عالمان وچہ بر اہل صعرفتان وچہ بر اہل درعان وغیر ذلکؐ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حُبّ الدنیا راس کل خطیئة وبلیة وفتنة وروایت کرد حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ از حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ چوں مردے اختلاط کند با مردمان بدوں حوائج ومہام وطلب رخت

ع۵ حضرت شیخ عبدالستار سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ۱۲

دُنیا۔ دنی را پس دعوی طلب مولا کند بداکہ او زندیق و مردود و دزد دین است۔

نقلست حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چہل سال از خلایق عزلت و گوشہ گرفت در غار یار غار حضرت یار شدند و نفس را در خرابہ در جائے خرابہ اعتکاف ساخت و قوت لایموت از سبزی کاہ و خس و خاشاک دراں خلوات نمودے اگر احیاناً کسے بزیارات آں شمس الذریات آمدے مریدے استقبال او کردے و بگفتے اگر عزم بالجزم نیست خلوص حصول دولت پابوس زیارت آمدے فبہا و الّا ہرگز ذکر دُنیا دنی بحضور حضرت نکنی واز ثواب محروم و مجرم مانی و مباد ادر قہر الٰہی مغضوب شوی آما ایں فقیر حقیر عارف کامل ایافتہ و خدمات بدرگاہے عالی ساختہ پرواے مجلس کسے درویش و سوداے موانست غیرے ندارد ؎

ہوائے دیگرے در ما نگنجد	دریں سر پیش ازیں سودا نگنجد

الحمدُ للہ علی ذلک اللہ ولی التوفیق وعلیہ التکلان +

باب اول در فضیلت وضو ۔ قولہ تعالیٰ یا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق و امسحوا برؤسکم و ارجلکم الی الکعبین ۔ افتتاح کردم نسخہ ملفوظات شریفی را بایں آیت تیمناً و تبرکاً و نیز درجائے دیگر در کلام مجید و فرقان حمید اللہ سبحانہ و تعالےٰ در وصف اصحابِ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرمودہ فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المتطھرین مفسران بتفسیر آیہ یحبون ان یتطھروا فرمودہ است کہ پاک شود از احداث و الجنابات و النجاسات بآب پاک روزے سخنے بپاکی استنجا در مجالس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی افتاد از زبان دُربیان فرمود

شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ حضرت شیخ المشائخ والاولیاء شیخ محمد شریف دامت برکاتہ
اشارت بجانب صوفیان کردند استنجا کنید بآب پاک و نوم مکنید بشب در حالت جنب
و روایت کردہ است از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر اہل قبا رفرمود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقتیکہ نازل شد این آیۃ یحبون ان یتطھروا و بدرستی و راستی اللہ تبارک
وتعالیٰ قد اثنی علیکم بالطھور یاران التماس کردند یا رسول اللہ چیست حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انا نستنجی بالماء یعنی پاک کنم استنجا بآب۔ و روایت
کردہ است از عبد اللہ بن عباس گفت کہ روزے مرور کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بر قبورہائے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مکث نمود بر بالین قبورہا رفرمود کہ اینہا معذب
اند نہ بعذاب گناہ کبائر اما اینہا پاک نمیکردند استنجا را بآب یعنی پس باید کہ مومن
و سالکے را وقتیکہ پاک شوند از استنجا بآب و نیت صلوٰۃ کنند و ارادہ وضو سازند
ابتدا کنند بمسواک نزدیک ہر مکتوبہ در روایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی السواک مطھر للفم و مرضات للرب سنت ست
مسواک نزدیک ہر نماز و ہر وضو و مکروہ است مر صائم را بعد زوال بماہ مبارک رمضان
و فرائض وضو غسل الوجہ از حد رستنگاہ جبہہ تا منتہے ذقن و از اذن تا لاذن
عرضا پس باید کہ ایصال کند ماء را از شعر راس و ہر دو دست و ہر دو پا از مرفقین
و کعبین و مسح الراس واللحیۃ اگر ہجوم باشد و سنن الوضوء التسمیۃ در اول طہارت
و غسل الیدین از حد کوعین یعنی از گرہ استخوان دست و المضمضۃ والاستنشاق
و مبالغہ در مضمضہ بغرغرہ و خلال لحیہ و اصابع و سہ مرتبہ غسل ہر اعضائے و مسح کل
راس و انگشتہا در اذنین کردن و اللہ اعلم بالمیامن و مسح العنق و کلاہ کمن۔

در اثنائے وضو بآب لطمہ نزند مروجہ خود و تجدید الوضو اللہ ولی التوفیق۔

باب دوم در فضیلت بیدار شدن از خواب و ادعیہ ہائے

نقل است روزے بمجلس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند اللہ سخنی از غفلت خواب بہ بیداری افتاد و در اں مجالس شریف از میان چنانچہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و محمد باقر ماہرہ مال و صوفی محمد ساقی و شیخ پیر محمد تھانیسری و محمد باقر و صوفی عبد اللہ و ایں فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان در ربار بیان فرمود چوں سالک مسالک فضائے عالم حقایق کہ از صفات بشریہ کثیفہ صلصالیہ عنصریہ خود از خواب بیدار شود بکمال علو ہمت خود را بریاضات و مجاہدات شاقہ مقید گرداند آنچہ کہ از اوراد حضرات خواجگان چشت کہ معمول پیران عظام ماست در عمل آرد اول از بعث یاد آرد یعنی وز قیامت حق است لا شبہۃ فیہ و بصدق دل خود را متوجہ بحضرت حق سبحانہ وتعالیٰ گرداند و از پہلوے راست سہ مرتبہ اللہ اللہ اللہ گویاں برخیزد و بعد ازاں ایں دعا بخواند الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور الحمد للہ الذی عافانی فی جسدی ورد الی روحی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٍٔ قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وچوں خواہد وضو کند اول مستقبل قبلہ بر جائے پاک بنشیند و سر برہنہ کند و ابتدا بمسواک کند ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلوٰۃ بغیر سواک ہمدرین معنی صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد کہ حضرت معنی ایں حدیث نبوی ارشاد فرمایند تا حاضر مجلسیان استفادہ گیرند۔ بعد قول صوفی سلطان

حضرت شیخی را حالتے پیدا شد و دراں عین حالت از زبان در بار فرمود یک نماز تو بیتو
بهتر است از هفتاد نماز تو که دراں حضوری قلب نباشد و صفات ذمائم بشریه عنصری
تو فانی نکرده و باآں نماز بهتر است از هفتاد نماز تو یعنی یک نماز تو بایں مرتبه که حضوری
قلب باشد الصلوٰة لا یتم الا بالحضور القلب وبریں حدیث نبوی شاهد حال است
یعنی غرض که تو درمیان نباشی بهتر است از هفتاد نماز تو که اضافت و اثنینه تو
درمیان باشد و تا که صفات بشری تو باتست هفتاد هزار بلکه هزاراں هزار حجاب
درمیانست و چوں که بے تو باشی و از صفات بشری عنصری خود فانی شوی که
بحجاب محجوب کردی یعنی تا که اضافت و اثنینه تو در هر مرتبه از مراتب آلهی
چه در عالم ناسوت و چه در عالم ملکوت و چه در عالم جبروت و چه در عالم لاهوت
یعنی آں حجاب ها که عبارت از تعینات نورانی و ظلمانی یعنی عینی و اعیانی است
هرچند که وحدت حقیقی در کثرت اعتبار جلوه گر است اما سدّ راه مقاصد و مطالب
سالک اند تا که پرتو ذات مطلق روح علوی سالک را آئینه خود نما نکند و حسن بے کیفی
خود درو اظهار نماید و پرده هائے غیر نمانی که در عالم جبروت و ملکوت بتقید جلوه گر
بود و از دیده بطون سالک مرتفع نگردد ازیں مراتب ترقی نکند و از علوم سالک
دریں مراتب آلهی هیچ نماند چوں سالک ازیں مرتبه ترقی کند شائبه از هستی و اثر مو تقیدات هستی نماند تا
تمامی موصوف بصفات بیچونی و بیچگونگی گردد و بجز خدائے در دیده شهود نماند و همدریں محل
فرمود ایں حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم بریں تائید است و الله فی قبلة المصلی
فلذالک هو شهید و تیکه مصلی چشمهائے خود را بنور حق مکحول سازد و بحدت
بطون در عین صلوٰة تجلیات ذات الله را مشاهده نماید چوں سرّ انبیا صلی الله علیه وسلم

بلسان فصیح و بلیغ خود که فرموده است و هو شهید پس مراد از شهید مشاہدہ حق ہست
یعنی پس از برائے بودن حق در قبلۂ مصلّی بحضوری نماند حالانکہ در مراقبہ مشاہدہ
میکند بوجہ احسن الکریم چوں قلب صوفی بعد ریاضات و مجاہدات با نجلاے مرآۃ
قلب کامل شد استعداد او بحکم فیض اقدس محکم گشت مکاشفہ صوفی پس ازیں اوقات
مشاہدہ میکند حق را در جمیع جہات کما قال اللہ تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ازیں آیت اشارت بسوے توحید خود ساختہ ای فثم
ظہور ذاتہ تعالیٰ از جہتہ مقرون شدن تبعین اسمے از اسماء اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ
ازیں آیت اشارت بسوئے توحید خود ساختہ ای فثم ظہور ذاتہ تعالیٰ از جہت
مقرون شدن تبعین اسمے از اسماء اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ چوں ہر سالکے کہ متوجہ شود
من ای مکان شاء پس توجہ آں سالک مستند باشد بسوی ظہور ذات مطلق نہ بسوئے غیر

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت	لاجرم عین جملہ اشیا شد

ہمو نست قبلہ او پس دلالت میکند ایں آیت بر وحدت ذاتہ تعالیٰ در جمیع مظاہر
چنانچہ مولوی جامی میفرماید ؎

مجموعۂ کون را بقانون سبق	کردیم تفحص ورقاً بعد ورق
حقا کہ ندیدیم نخواندیم درو	جز ذات حق و شیون ذاتیہ حق

و چوں سالک خود را بایں مراتب رسانید تا کار سالک بجائے رسد باز از زبان گوہر
نثار فرمود با حضوری دل وضو سازد و ابتدا کند بہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رب
اعوذ بک من ہمزات الشیطان و اعوذ بک رب ان یحضرون و بخواند وقت
غسل ہر دو دست اللّٰہم انی اسالک الیمن و البرکت و اعوذ بک من الشوم

والهلکة ۔ وقت مضمضہ کردن بخواند اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ واعنی
علیٰ تلاوة کتابك وکثرت الذکر لك وبخواند وقت آب در بینی کردن اللّٰهُمَّ
صَلِّ علیٰ محمدٍ وارحنی رائحة الجنة وانت عنی راضٍ وبخواند وقت بینی پاک
کردن اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ واعوذبك من روائح النار وسوء الدار وبخواند
وقت غسل وجہ اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ وابیض وجهی یوم تبیض وجوه اولیائك
ولا تسود وجهی یوم تسود وجوه اعدائك وبخواند وقت غسل دست راست اللّٰهُمَّ
صَلِّ علیٰ محمدٍ وآتنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرًا وبخواند وقت
غسل دست چپ اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ وانی اعوذبك من ان تعطنی کتابی
بشمالی او من وراء ظهری وبخواند وقت مسح راس اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ وغشنی برحمتك
وانزل علیّ من برکاتك واظلنی تحت ظل عرشك یوم لا ظل الا ظل عرشك
وبخواند وقت مسح اذنین اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ واجعلنی ممن یستمعون
القول فیتبعون احسنه اللّٰهُمَّ اسمعنی نداء منادی الجنة مع الابرار
وبخواند وقت مسح عنق اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ وفك رقبتی من النار واعوذبك
من السلاسل والاغلال وبخواند وقت غسل پائے راست اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ
وثبت قدمی علی الصراط مع اقدام المؤمنین وبخواند وقت غسل پائے چپ
اللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ محمدٍ واعوذبك من ان تزل قدمی علی صراط یوم تزل اقدام
المنافقین چون فارغ شود مصلی رفع راس بسوئے آسمان کند وبخواند اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله
سبحانك اللّٰهُمَّ وبحمدك لا اله الا انت عملت سوءً وظلمت نفسی استغفرك

واتوب الیک فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم الحمد للہ الذی
جعل الماء طھورا والاسلام نورا اللھم طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب ٭
پس درویش شانہ بدیں ترتیب اوّل در ابروشانہ کند وبخواند اللھم زینی
بزینۃ اھل التقوی واسالک تعجیل عافیتک وصبرا علی بلیتک وخروجا من
الدنیا الی رحمتک پس در سبلت کند شانہ را وبخواند اللھم عافنا من کل
بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ پس درویش از جانب راستا بالاے ریش آغاز کند وبخواند
سبحان اللہ العلی العظیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ویکبار سورہ والضحی
بخواند وجانب چپا سورہ اذا زلزلت الارض بخواند پس از چپا فرو دریش شانہ کند تا
راستا سورہ انا انزلنا وسورہ والتین بخواند پس باز از راستا تا چپا آید وبخواند
اللھم فرج عنا الھموم والغموم ووسوسۃ الشیطان سبحان من زین
الرجال باللحی والنساء بالذوائب باز از چپا بالا تا میان ریش ختم کند وسورہ
الم نشرح بخواند وبعد ازاں دوگانہ تحیۃ الوضوء بر مصلا رود وبخواند بسم اللہ و
باللہ ومن اللہ والی اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون دو رکعت تحیۃ الوضوء
ادا نماید وبخواند در رکعت اوّل بعد فاتحہ ایں آیۃ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم
جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ہ وسورہ
اخلاص سہ بار بخواند ودر رکعت دویم بعد از فاتحہ من یعمل سوءا او یظلم نفسہ
ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما واخلاص سہ بار بخواند وبعد از سلام یالطیف
صد مرتبہ بخواند ودرود بخواند پس در سجدہ رود وبخواند اللھم اغفر لنا ولوالدینا
ولاستاذینا ولمشائخنا ولاصحاب حقوقنا ولجمیع المومنین والمومنات ٭

والمسلمین و المسلمات الاحیاء منہم و الاموات برحمتہ محمدی و آلہ علیہ السلام

باب سیوم در فضیلت دعا صبح و نماز فجر

نقلست روزے بہ مجلس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند اللہ سخنے بطالع شدن صبح صادق افتاد و دران مجلس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد شاہ آبادی و صوفی سیف اللہ و محمد باقر ماہڑووال و حافظ علی اکبر و شیخ پیر محمد تھانیسری و سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت و محمد باقر و محمد عابد کرنالی و محمد عابد تھانیسری و سید السادات سید میر فیض اللہ پوربی و میر فتح محمد و محمد ساقی و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند ہمدرین محل از زبان گوہر نثار فرمود چون سالک بیدار ہمہ شب مطابق وامر الٰہی یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا کہ مشغول بریاضات و مجاہدات بہبل زبان ایاد گاہ محبوب و مکنوس بارواح خود ہا کہ با نورے مستفاد ازاں روح کدورات نفسانیہ را در اخص مقام مشاہدہ بمشاہدات ذاتیہ از عالم سکر مستی شہود حضرت الذات طاؤس وار بمیادین معرفت الٰہی وا زبستان مراقبہ جلوہ داد آں بعالم صحو در آمد مثل شاہوار ہدہد تاج عبادات بر سر نہادہ سجدات میکند کہ النہایت ہو الرجوع الی البدایت تا غایت کار سالک ہمین است یعنی بدار بالاعمال پس ترقی کرد الی الاحوال پس ترجع شد بین الاعمال و الاحوال نہایت سالک مسلک فضائے عالم حقائق و معانی ہمین کمال کہ ابصر عن اللہ لاچار ہست یعنی رجوع کند از مولا بخود باختیار و اجلالا بر جوع القہری چرا کہ محب صفتہ محبوبی گشتہ متلذذ ذات مشاہدات محبوب بود و نقوشہائے مجازی از میان مرتفع بود چون باز بطالع شدن صبح صادق بصفتہ محبے شد و نقوش عالم

ع‍ خلیفہ خاص بود و از ایشان مولانا تند محمد و از ایشان حضرت غلام علیشاہ و از ایشان مردان شاہ و از ایشان راقم رحمت خاں ۱۲

کون وشہادت را امتیاز درآمد بزبان حال گفت کہ این اشد تبصرات بر سالک کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عین مقام القرب اعوذ بک منک یعنی
پناہ میجویم بتو از تو وقتے کہ جلوۂ وحدت بر ما ہویدا گردد ونسبت ما و منی از میان
مرتفع شود درآن وقت از میان شدن نفس بقاعدہ بشریہ کثیفہ صلصالیہ عنصری
حافظ ونگہبان توئی وہمدرین محل فرمود کہ مرید صادق را باید کہ اعتقاد کند
بر ما فتح باب اللہ تعالی الی جناب کرمہ وفضلہ واز سبب واسطہ مرید شدن دخول
وباز گشت درآن باب الہیت واز سبب مرشد ہر آئینہ حوائجہائے ومہام دینی
ودنیاوی پس بدرستی کہ راستی پیر درحق مرید تصرف بہوائے نفسے خود نخواہد ساخت
فہو امانت اللہ من اللہ عند اللہ چنانچہ پیر برائے حوائج خود ہا کہ مستغیث شود
الی اللہ من اللہ ہمچناں پیر را باید درحق مرید برائے حوائج ومہام دینی ودنیاوی
مستغیث شود ودرین ضمن این فقیر حقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر در شہر
سہرانہ قندھاریاں بآن مشائخ کبار واولیاء نامدار سید السادات میر سید شاہ بھیکہ[۵]
جیو نزول فرمودہ بود چند فضلاء آمدہ سوال کرد ودراں مجلس این حقیر حاضر بود
وگفت کہ امام العارفین برہان الواصلین حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی سید
عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز در فتوح الغیب کہ تالیف خاص آنحضرت
است میفرمایند واذا بلغ المرید حالت شیخہ وانفرد عن الشیخ وقطعہ
فیولاء الحق یعنی بکرم خود میکرد کار او حق سبحانہ وتعالی مفہوم معنی کلام در بار
میشود از زبان گوہر نثار فرمود مرآں مرید را با شیخ دو اوقات است چنانچہ کودک را

۵ حضرت قطب الوقت سید شاہ بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت قطب ربانی سید شاہ ابوالمعالی از مشاہیر بزرگان وقت خود بودند رحمۃ اللہ علیہ

یکے وقت شیر دادن است و دومی بعد جولین از دایہ جدا کردن است پس ہمچنیں مرید صادق را با شیخ دو اوقات است۔ اوّل اوقات لزوم صحبت دو امیہ حالانکہ پیر سیداند اوقات مرید را کہ ضائع شود مگر مصروف بعبادات و ریاضات و مجاہدات شاقہ و باٰداب ظاہرہ مرشد مؤدّب سازد و دوئیم وقتے کہ برسید مرید مر حالت شیخ را کہ آنعالم ارشاد است پس پیر را باید از خود جدا ساختہ جائے دیگر مسلّم و مفوض گرداند تا عالم را ارشاد نماید و حوائج خلق اللہ را برآرد تا کہ مُرید بایں حالت نرسد اذن شیخ بمفارقت مر مرید نکند مگر بعد عالم تمام برانیوقت کہ استقلال مرید نفسہ شدہ باشد و ابواب فہوم و فتوحات الٰہی مفتوح شدہ باشد مرید ہم باید کہ دریں اوقات ہم از مرشد جُدا نشود ہمدریں محل فرمود باآنکہ ازیں کلام ایمزاد داشتہ اند چوں مرید صادق بعد مجاہدات شاقہ در واسطہ شیخ فانی شدہ بہرہ یافت یعنی در آئینہ ممکنات تجلیات لانہایات را مشاہدہ کرد و محبوب حقیقی بواسطہ شیخ حسن خود را برائے محب در لباس کون جلوہ گری کردہ حظے ولذّتے نصیب محب گردانید چوں مرید از واسطہ شیخ فانی شدہ بمعنی شیخ رسید و افرد عن الشیخ ازیں عبارت است مارایت شیئًا الاورایت اللہ فیہ بروے ثابت آمد پس وقتیکہ مرید بعد تصفیہ و تزکیہ باتجلاء قلب و مجاہدہ تمام و نہ از سالک اسم ماند و نہ رسم و نقوش مجازی خود را از میاں مرتفع یافت و بمعنی شیخ متحد شد و خود را صورت آں معنی شیخ یافت و بمبادین و ارادات الٰہی شتافت و اعلام نورٌ علیٰ نور در نظر بطون سالک عیاں شد و عرفت ربی بربی بروی ثابت آمد و ہمدریں محل فرمود چوں صبح صادق بدمد بخواند الحمد للہ الذی ذھب باللیل مظلما بقدرتہ وجاء بالنھار مبصرا برحمتہ بعدہ باتعوذ

تسمیہ فاتحہ وسہ آیۃ از اوّل سورہ بقرو آیۃ الکرسی وچہار قل وسہ آیۃ از اوّل سورہ انعام
و آیۃ فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذلک تقدیر
العزیز العلیم۔ آیۃ فسبحان اللّٰہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی
السموات والارض وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت
من الحی ویحی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون سہ بار بخواند بعدہ دو رکعت
سنت الفجر در خانہ ادا نماید و در رکعت اوّل بعد فاتحہ قل یا ایہا الکفرون و در دوّم
بعد فاتحہ اخلاص و ہر سنتے کہ دوگانے باشد ہمیں طور ہر دو قلیین بخواند چراکہ
سنت است بعدہ استغفر اللّٰہ لذنبی سبحان اللّٰہ وبحمدہ ربی صد بار بخواند
و پانزدہ مرتبہ یا اله الالهة الرفیع جلاله یا اله بخواند مقبول دعا گردد و ہرگز
تنگدست نباشد بعدہ فریضہ با جماعت ادا نماید بر موضع نماز قرار گیرد و پیش از آنکہ
روئے گرداند و زانو بردارد و بخواند فضلاً من اللّٰہ ونعمۃ الحمد للّٰہ علی التوفیق واستغفر اللّٰہ
علی التقصیر سبحانک ماعبدناک حق عبادتک اللّٰهم یا رب یا رب یا رب اللّٰهم
انت السلام ومنک السلام والیک یرجع الی دار السلام فحینا ربنا بالسلام
و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذالجلال والاکرام و آیۃ الکرسی
بخواند پس دست بردارد و این دعا بخواند اللّٰهم یا دائم الفضل علی البریۃ و
یا باسط الیدین بالعطیۃ ویا صاحب المواهب السنیۃ ویا دافع البلاء و
البلیۃ وصل علی محمد خیر الوری سجیۃ وعلی اله البررۃ النقیۃ واغفر
بلطفک یا ذا العلی فی هذا الفجر والعیشۃ ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین
وصل علی محمد واله اجمعین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین والملئکۃ المقربین

وعلیٰ عبادہ الصلحین ۂ برحمتک یا ارحم الراحمین بر روی فرو آرد و بعدہ
دہ نام باریتعالیٰ کہ بر عصا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نوشتہ بود کہ
از عظمت این دہ نام اژدہا شدے و معجزہ می نمود بے باید کہ بعد از نماز فجر
چوں از فریضہ فارغ شود ہفتاد مرتبہ بخواند در خانہ او برکت شود گاہے فقر نیاید و
بعد ازاں چہل اسم بخواند اما دوازدہ بار بعد صلوۃ فجر و ہفت مرتبہ بوقت عصر چہل
اسم باریتعالیٰ اینست سبحانک لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبُّ کُلِّ شَیْئٍ و وارثہ
و رازقہ و راحمہ یا ربُّ - یا الہ الالٰہۃ الرّفیع جلالہ یا الہ - یا اللہ المحمود
فی کل فعالہ یا اللہُ - یا رحمٰن کلشئ و راحمہ یا رحمٰنُ - یا حی حین لاحی فی دیمومۃ
ملکہ و بقائہ یا حی - یا قیوم فلا یفوت شیئ من علمہ ولا یئودہ حفظہ یا قیوم
یا واحد الباقی اول کلشئ و اخرہ یا واحد - یا دائم بلا فناء ولا زوال ملکہ و
یا دائم - یا صمدُ من غیر شبہ فلا شیئ کمثلہ یا صمدُہ[۱۱] یا بار فلا شیئ کفوہ
ید انیہ ولا امکان لوصفہ یا بارُ[۱۲] - یا کبیر انت اللہ الّذی لا تہتدی العقول
بوصف عظمتہ یا کبیرُ[۱۳] یا باریٔ النّفوس بلا مثال خلا من غیرہ یا بارئ[۱۴] - یا
زاکی الطاہر منکل آفتہ بقدسہ یا زاکی[۱۵] - یا کافی الموسع لما خلقہ من عطایا
فضلہ یا کافی[۱۶] - یا نقیا منکل جور لم یرضہ ولم یخالطہ فعالہ یا نقی - یا حنان
انت الذی وسعت کل شئی رحمۃ و علما یا حنّان[۱۸] - یا منّان والاحسان قدعم
کل الخلائق منہ یا منّان[۱۹] - یا دیّان العباد کل یقوم خاضعا لرہبۃ و رغبۃ
یا دیّان[۲۰] - یا خالق من فی السموات والارض و کل الیہ معادہ یا خالق[۲۱] - یا رحیم
کل صریخ و مکروب و غیاثہ و معاذہ یا رحیم - یا تامّ فلا تصف الالسن کل کنہ

جلاله وملکه وعزه یا تامّ[۲۳] یا مبدع البدایع لم تبغ فی انشایها عونا من خلقه یا مبدع یا علام الغیوب[۲۴] فلا یفوت شئی من حفظه یا علام یا حمید الخصال[۲۵] ذالمن علی جمیع خلقه بلطفه یا حمید یا عزیز[۲۶] المنیع الغالب علی جمیع امره بلطفه یا عزیز[۲۷] وبعد از هر نمازے از خمس اوقات درود ده بار و اخلاص بالتسمیه ده بار سبحان الله سی وسه بار والحمد لله سی وسه بار والله اکبر سی وسه بار لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر یکبار بعده اگر آفتاب بطلوع نزدیک باشد سبعات عشر بخواند والا سه بار نود ونه نام الله سبحانه وتعالی عز اسمه بخواند اللهم انت الملک الحق الذی لا اله الا انت یا الله یا رحمن یا رحیم یا ملک یا قدوس یا سلام یا مومن یا مهیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا بارئ یا مصور یا غفار یا قهار یا وهاب یا رزاق یا فتاح یا علیم یا قابض یا باسط یا خافض یا رافع یا معز یا مذل یا سمیع یا بصیر یا حکم یا عدل یا لطیف یا خبیر یا حلیم یا عظیم یا غفور یا شکور یا علی یا کبیر یا حفیظ یا مقیت یا حسیب یا جلیل یا کریم یا رقیب یا مجیب یا واسع یا حکیم یا ودود یا مجید یا باعث یا شهید یا حق یا وکیل یا قوی یا متین یا ولی یا حمید یا محصی یا مبدء یا معید یا محیی یا ممیت یا حی یا قیوم یا واجد یا ماجد یا واحد یا احد یا صمد یا قادر یا مقتدر یا مقدم یا موخر یا اول یا آخر یا ظاهر یا باطن یا والی یا متعالی یا بر یا تواب یا منعم یا منتقم یا عفو یا رؤف یا مالک الملک ذو الجلال والاکرام

یا رب یا مقسط یا جامع یا غنی یا مغنی یا معطی یا مانع یا ضار
یا نافع یا نور یا هادی یا بدیع یا باقی یا وارث یا رشید یا صبور
الذی لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر غفرانک ربنا والیک المصیر
نعم المولی ونعم النصیر وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین ہ اول
وآخر درود وده یار بخواند بعدہٗ این دُعا دست برداشته بخواند اللّٰهُمَّ نسألک
بحق هذه الاسماء کلها بحق شرفها وکرامتها وحقائقها ودقائقها وتفسیرها
وتعظیمها ان تعطی لنا خیر الدنیا وخیر الآخرة وان تصرف عنا شر الدنیا و
شر الآخرة وان لا تسلط علینا من لا یرحمنا فی الدنیا والآخرة احداً من خلقک
یا ارحم الراحمین اَللّٰهُمَّ انا نسئلک ان لا تدع لنا ذنباً الا غفرته ولا همّاً
الا فرجته ولا دیناً الا قضیته ولا فاسداً الا اصلحته ولا شرا الا صرفته ولا قبیحاً
الا سترته ولا سقیماً الا شفیته ولا فضلا الا اسبغته ولا فقراً الا اغنیته
ولا عسراً الا یسرته ولا نذراً الا وفیته ولا خطیئة الا کفرتها ولا سیئة الا
محوتها ولا حسنة الا اصطفیتها ولا کربة الا کشفتها ولا نعمة الا تممتها
ولا دعوة الا استجبتها ولا قحطاً الا رفعته ولا بلاء الا دفعته برحمتک یا ارحم
الراحمین بعدہٗ نود ونه نام حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم بخواند
اللّٰهُمَّ صل علی محمد واحمد وحامد ومحمود وقاسم وعاقب وفاتح
وخاتم وحاشر وماحی وداعی وسراج ومنیر وبشیر ورسول وهادی
ومهدی وخلیل ونهدی وصفی وطه ویٰس ومزمل ومدثر وحبیب
وکلیم ومصطفی ومجتبی ومرتضی ومختار ومصدق وناصر وقائم وحجة

وبیانٌ وحافظٌ وشهیدٌ وعادلٌ وحلیمٌ ونورٌ ومبینٌ وبرهانٌ
ومطیعٌ ومذکرٌ وامینٌ ونبیٌ وواعظٌ وصاحبٌ وناطق وصادق
ومکی ومدنی وابطحی وعربی وهاشمی وقرشی وعزیز ومضری
وحریص ورؤف ورحیم وعاطر وجواد وغنی وکریم وفتاح
وعلیم وطیب ومطیب وخطیب وفصیح ورشیدٌ وطاهر ومطهر
وامام وامی ومتقی ونقی وبار وشفاءٌ ومتوسط وسابق ومشید
ومقتصد وحق ومتین واول واخر ومحلل ومحرم وآمر وناهی
وظاهرٌ وباطنٌ ورحمةٌ ونافعٌ وشافعٌ ومشفعٌ وحکیمٌ وقریبٌ
وشکورٌ ورقیبٌ ومجیبٌ ومنیبٌ وولیٌ واولی حسبنا الله ونعم
الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر محمدٌ رسول اللهِ سیّدُ الصادق
المتصدقین والامینٌ وصلی الله علیٰ خیر خلقه واٰلِهٖ اجمعین وسلم تسلیما
کثیرًا کثیرا برحمتك یا ارحم الراحمین وبعد ہذا ده مرتبه این آیت بخواند
فَاِن تَوَلَّوا فَقُل حَسبِیَ اللهُ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَلَیهِ تَوَکَّلتُ وَهُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِیم
هفت بار بخواند اَللّٰهُمَّ اجرنا مِنَ النَّار یا مجیر سه بار بخواند بسم الله خیر
الاسماء بِسمِ اللهِ ربّ الارض والسّماء بِسمِ اللهِ الَّذِی لایضر مع اسمه شیٔ
فی الارض ولا فی السماء وَهُوَ السَّمِیعُ العَلِیم سه بار بخواند سبحان الله وبحمده
سبحان الله العلی العظیم وبحمده استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه ولاحول ولا
قوة الا بالله العلی العظیم اَللّٰهُمَّ اهدنا من عندك ونجنا من عذابك و
اقذف علینا من فضلك وانشر علینا من رحمتك وانزل علینا من برکاتك

دہ بار ایں دعا بخواند اللّٰھُمَّ اِنِّی اعوذبک من ذھاب الدولۃ وتغیر النعمۃ و
تحویل العافیۃ ونجاۃ النقمۃ علی السعادۃ اللّٰھُمَّ اِنِّی اسألک زیادت
فی العمر وبرکۃ فی الرزق وراحۃ فی المعیشۃ وتوبۃ قبل الموت ومغفرۃ
بعد الموت وتلقینا عند الحساب ونجاۃ عند المیزان وجوازا علی الصراط و
سلامۃ عند دخول الجنۃ اسألک قوۃ فی جسدی ونورًا فی بصری وذکرًا
علی لسانی ویقینًا فی قلبی واخلاصًا فی عملی برحمتک یا ارحم الراحمین۔
قبل از طلوع آفتاب مسبعات عشر بخواند و پیش از غروب آفتاب بخواند و مواظبت
نماید بریں ترتیب فاتحہ و آیۃ الکرسی قل یا ایھا الکٰفرون قل ھو اللّٰہ احد قل اعوذ برب
الفلق قل اعوذ برب الناس ہر یکے با تسمیہ ہفتگان بار بعد سبحان اللّٰہ و
الحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم
ہفت بار و بعدہ عدد ما علم اللّٰہ وفی کل نفس ولمحۃ ولحظۃ وطرفۃ یطرف
بھا اھل السمٰوات والارض یکبار بخواند اللّٰھُمَّ صلِ علی محمد عبدک ونبیک و
رسولک النبی الامی وعلی اٰلہ وبارک وسلم ہفت بار بخواند بعدہ بگوید عدد
ما علمت وزینۃ ما علمت وملأ ما علمت فی کل نفس تا آخر یکبار اللّٰھُمَّ
اغفرلی ولوالدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا ولجمیع المومنین
والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات
برحمتک یا ارحم الراحمین ہفت بار بخواند اللّٰھُمَّ یا رب افعل بی وبھم عاجلا
واجلا فی الدین والدنیا والاخرۃ ما انت لہ اھل ولا تفعل بنا یا مولینا ما
نحن لہ اھل انک غفور حلیم جواد کریم بر الرؤف الرحیم ہفت بار بگوید و بعدہ

سُبحان الله العلی الدّیان سُبحان الله الحنّان المنّان سُبحان الله الشدید الارکان
سُبحان الله فی کل مکان سُبحان من لا یشغله شان عن شان وبعد فجر بخواند سُبحان
من یذهب باللّیل ویاتی بالنهار وبعد عصر بخواند سُبحان من یذهب بالنهار
ویاتی باللّیل گوید سُبحان الله وبحمدک علی حلمک بعد علمک سُبحان من له لطف
خفی فَسُبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض
وعشیّا وحین تظهرون یخرج الحیّ من المیّت ویخرج المیت من الحی ویحیی
الارض بعد موتها وکذلک تخرجون سُبحان ربّک ربّ العزّة عمّا یصفون و
سلامٌ علی المرسلین والحمدُ لله ربّ العٰلمین فَلِلّٰهِ الحمدُ ربّ السّمواتِ و
ربُّ الارض وربّ العٰلمین وله الکبریاء فی السّمواتِ وهو العزیز الحکیم
بعد سبّحات عشر اللّٰهمّ اهدنی برفعتک هفت بار توفّنی مسلماً والحقنی
بالصّٰلحین هفت بار یا جبّار بیست ویکبار بعده این دعا بخواند اللّٰهمّ انا
نسئلک رزقاً حلالاً طیّباً بغیر کد ناستجب دعاء نابغیر رد ونعوذ بک من
الفضیحتین الفقر والدّین سُبحان المفرّج عن کل مدیونٍ سُبحان المنفس عن
کُلّ محزون سُبحان من جعل خزائنه بین الکافِ والنُّون انّما امره اذا اراد
شیئاً ان یقول له کن فیکون ۝ فَسُبحان الّذی بیده ملکوت کل شیٔ والیه ترجعون

باب چهارم در بیان فضیلت نماز اشراق و ادعیه و تسبیحات

فضیلت نماز اشراق و ادعیه و تسبیحات

نقلست روزے مجلس شریف ومحل منیف حضرت شیخی ومولائی از مریدان چنانچه
صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و محمد ساقی
وصوفی نور محمد خانه سامان و شیخ محمد پیر تهانیسری و محمد باقر ماڑروال و محمد باقر

بوڈہ کیٹرہ وال وسید السادات میر سید کلاں ومیر سید ہدایت اللہ و محمد عابد وایں فقیر ویاران دیگر حاضر بودند حضرت شیخی چوں بعد نماز اشراق و ادعیہ ہای فارغ شدہ رُخ بجانب صوفیاں کردند واز زبان دربار فرمود عارف محقق ومحبوب مرفق یعنی بمرتبہ دوام شہود رسیدہ باشد ونظر آں عارف ربانی بر جماعہ مریداں دعائے کریم وکلام آنقدوہ واصلین شفائے عظیم باللہ نطق میکند وباللہ ساکت میشود کما ورد فی الخبر لایزال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت لہ سمعاً وبصراً ویداً ومویداً وفواداً بی ینطق وبی یبصر یعنی اللہ سبحانہ تعالے میفرماید پس وقتیکہ شد آں سالک قریب باداے نوافل بحکم غلبہ محبت خود بدرگاہ معبودیت ماکہ مجدد علی است از کثراۃ اشواق وغلبہ اذواق حالانکہ کثرت تقرب نوافل پیدا میکند غلبہ محبت درمیان محبّ ومحبوب وقتیکہ بر سالک محب محبت محبوب غالب آمد اثنینیۃ آنسالک ازمیان مرتفع گردد ونماند در ذات محب سرے از اسرار صرف وحدت چراکہ آں محب مظہر حق سُبحانہ وتعالیٰ است ذاتاً وصفاتاً وگشت آں محب محبوب من ومتجلی میشوند انوار عظمت وحدت بر روح علوی آنسالک وظاہر میشود صفات من بروفاکون لہ سمعاً وبصراً ویداً وفواداً بی ینطق وبی یبطش وبی یبصر چوں محب بعد انجلاے مرآت قلب وکنس وجود بصدق زہد وکمال تقوی وقطع اسباب وعلایق وعوایق ومحو کردن خواطرات وہواجسات ظاہر میشود مرآن محب صادق راسمع او وبہ بصر او جای ظہور سمع من وبصر من وانوار اسرار صرف وحدت باآں کہ فیضانست از نور سمع من وبصر من وہمدریں محل فرمود نزدیک محققین ومتصوفین عارفین این راقرب نوافل گویند چوں صوفی سلطان محمد

عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر در معنی قرب نوافل و قرب فرایض اہل محققین چہ تفریق وچہ تغایر داشتہ اند از زبان گوہر نثار فرمود چون محب صادق از غلبۂ اشتیاق بکثرت ریاضات ومجاہدات نوافل بطریق افعال اللہ بمقام فنای کہ آن فنا در صفات اللہ مثبت است در رسید ودر آن مقام آن محب کہ متکلم ہست بلسان حق سبحانہ وتعالی است وثانی مرتبہ کہ آن را قرب فرایض گویند چون محب والہ بمشاہدہ محبوب بمجاہدات کمال در مقام فنائے کہ آن فنا در ذات اللہ است نصیب او گردید پس حق سبحانہ وتعالی متکلم ہست بلسان محب وبمن آن محب ادراک میکند غوامضات معانی ومصاعبات مبانی را پس شیخ کہ عطا میکند چیزے مر آن مرید را بامر خدا کہ علی سبیل الالہام وواردات کہ بر قلب آن مرشد شدہ باشد ہمچنین منع میکند بعطاء آن بامر خدا ہمدرین معنی این فقیر عرضداشت کرد کہ مرید را با شیخ مجالست ومصاحبت چند سال ہست از زبان دربار فرمود سنتین چنانچہ کہ صبی را بعد حولین از ارتضاع مادر جدا میکند ہمچنین مرید را شیخ مابین دو سال از ان بمفارقت نکند مگر بعد کمال علم خود جدا سازد پس وقتیکہ رسید مرید بمرتبہ از ان حوائج خلق اللہ والہام باللہ مر بندہائے سائل علیل ومحتاج را پس شیخ را باید کہ از خود جدا کند تا حوائج خلق اللہ بر آرد وباز از زبان گوہر نثار فرمود وقتیکہ مرید صحبت شیخ را اختیار میکند دہ خصائل در ذات مرید لا بدیست کہ اختیار کند تا ارادت او درست آید۔ اوّل اینکہ مرید لبیب وفہیم باشد تا کہ فہم کند رموزات واشارات شیخ را دوئم نفس آن مرید مطیع باشد مر اوامر شیخ را سوئم آنکہ باشد مرید حدید السمع تا کہ ادراک کند کلمات کلام شیخ را چہارم اینکہ باشد مرید منور القلب تا کہ ساری بشوند عظمتہائے شیخ در ذات آن مرید وپنجم اینکہ

باشد مرید صادق بلہجہ تا کہ صادق باشد بجریان احوال خود ششم اینکہ باشد آن مرید سخی وجواد تا کہ عطا میکند ہرچہ نزدیک باشد ہفتم اینکہ باشد آن مرید صادق بعبادات ومجاہدات حتی کہ جبان نشود باداے عبادات وریاضات ہشتم اینکہ باشد آن مرید حافظ مرسر الٰہی را تا کہ فہم کند اسرار شیخ را نہم اینکہ باشد آن مرید متعظما بنصائح تا کہ مفید ومعید باشد نصائح حضرت شیخ در دہم اینکہ باشد آن مرید عیار تا اقتدا کند بروح عزیز خود ہا در طریق منازل الٰہی پس وقتیکہ شد آن مرید متصف باین صفات عشرات امکانست کہ قطع کند طریق منازلات الٰہی ومراحلات نامتناہی او ہمدرین محل فرمود کہ دیدہ ام در ملفوظات قطب الاقطاب آن رئیس الاولیار نامدار حضرت فرید الحق والدین مسعود اجودھنی کہ منقولست روزے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابلیس لعین را غمگین دید از رسول اللہ صلعم وجہ غمگینی خود عرض نمود رسول اللہ صلعم را آن روز کہ من در عالم ملک ملکوت بودم نزدیک عرش سبحانی در صحائف ربانی بخط نمکین وعبارت رنگین نوشتہ دیدہ بودم ہر کہ از امتان حبیب من نماز فجر ادا نماید وجلوس مساجد در مساجد بعد صلوٰۃ فجر تا کہ آفتاب برآید بذکر اللہ وادعیہ ہاے مشغول باشد ونماز اشراق بگذارد واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہفتاد ہزار آدمی متعلقان آن کہ باشد از آتش دوزخ خلاص دہد وبیامرزد وبعدہٗ بر لفظ مبارک اند کہ نوافل اشراقیہ وادعیہ ہاے وتسبیحات کہ معمول پیران عظام ماست قریب تر سازد مریدان را بمقاصد الٰہی ومطالب ربانی باید کہ بایں مواظبت نماید وکسلان نکند باداے آن چون آفتاب مقدار یک نیزہ برآید بعد فرغ ادعیہ ہاے دو رکعت نماز اشراق بدین نیت ادا سازد نویت ان اصلی للہ تعالیٰ رکعتی صلوٰۃ الاشراق

الانوار احدیّة الصمدیة فی قلبی وروحی عن سرّ الاسرار الاحدیة الاکملیة علی
مرتبة المعالی المحمود والمحمودیّة الاحمدیّة متوجّها الی جهة الکعبة
المعشوقیة المعظمة الله اکبر وبخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه آیة الکرسی و در
دوّیم آمن الرّسول و بعد از سلام درود گوید و این دعا بخواند اللّهمّ انی اصبحت لا استطیع
دفع ما اکره ولا املك نفع ما ارجو اصبحت مرتهنا بعملی و اصبح امری بید
غیری فلا فقیرا فقر منّی اللّهمّ لا تشمت بی عدوی ولا تسوء بی صدیقی ولا
تجعل مصیبتی فی دینی ودنیای ولا فی الآخرة ولا تجعل الدّنیا اکبر همّی ولا مبلغ
علمی ولا تسلط علی من لا یرحمنی اللّهمّ انّی اعوذبك من الذّنوب الّتی یتزیل
بها النّعم ومن الذّنوب الّتی توجب بها النقم برحمتك یا ارحم الرّاحمین
وصلی الله علی محمّد وآله اجمعین بعد هذا دو رکعت استعاذه بگذارد
وبخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه سورة الفلق و در رکعت دوّیم سورة النّاس
بعد سلام درود گوید و این دعا بخواند اللّهمّ انی اعوذ باسمك الاعظم وکلمتك
التامة من شرّ السامة والهامة واعوذ باسمك الاعظم وکلمتك التامة
من شر بلادك وعبادك وشر عذابك واعوذ باسمك الاعظم وکلمتك التامة
من شرّ الشیطان الرّجیم واعوذبك باسمك الاعظم وکلمتك التامة من
شرّ ما یجری به اللّیل والنّهار انّ ربی الله الذی لا اله الا هو علیه توکلت
وهو ربّ العرش العظیم الٰهی انك سلطت علینا عدوّا بصیرا بعیوبنا یرانا هو و
قبیله من حیث لا نراهم فایسه منا کما ایسته من رحمتك وقنطه منا کما قنطته
من عفوك وابعد بیننا وبینه کما ابعدت بینه وبین جنتك انك علی

کل شیئ قدیر و بالاجابة جدیر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم و

صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ وَّ اٰلِہٖ اجمعین دو رکعت استخارہ بگذارد و بخواند

در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ سہ بار قُل ھُوَ اللہ احد و بعد از سلام درود گوید و این دعا

بخواند اَللّٰھُمَّ اِنّی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک و اسألک من

فضلک العظیم الواسع فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام

الغیوب اللّٰھُمَّ انی لا املک لنفسی خیرًا ولا نفعًا ولا موتًا ولا حیواتًا ولا

نشورًا ولا استطیع ان اخذ الا ما اعطیتنی ولا ان اتقی الا ما وقیتنی اللّٰھُمَّ

وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی یسر وعافیة اللّٰھُمَّ خیر لی

واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللّٰھُمَّ اجعل الخیرة فی کل قول وعمل

ارید فی ھذا الیوم ولیلة دو رکعت استخیات بگذارد و بخواند در رکعت اول

بعد فاتحہ سورہ انزلناہ و در رکعت دوم بعد فاتحہ سورہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الکوثر

بخواند و بعد از سلام درود گوید و این دعا بخواند اللّٰھُمَّ اجعل حبک احب

الاشیاء الیَّ وخشیتک اخوف الاشیاء عندی اللّٰھُمَّ اذا اقررت

عیون اھل الدُّنیا بدنیاھم وعیون اھل العقبیٰ بعقباھم فاقرر عینی بک

وبجمال وجھک الکریم وبمشاھدتک وطاعتک فی الدنیا والاخرة واقطع

عنّی لذائذ الدنیا والاخرة کلھا بانسک ومحبتک وعشقک ومشاھدتک

والشوق الی لقائک الکریم فی الدُّنیا والاخرة واجعل طاعتک فی کُلِّ شیٔ منی

یاذا الجلالِ وَالاِکرام اللّٰھُمَّ ارزقنی حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ احبک وَحُبَّ من

تحبہ وحب من یقربنی الیک وحب عمل یقربنی الی حبک اللّٰھُمَّ اجعل حبک

احبّ الی من الماء البارد للعطشان بحق القرآن اللّٰهمّ احینی مستغرقاً
فی حبّک واحشرنی مستغرقاً فی حبّک والحقنی بالمستغرقین فی حبّک وصلی الله
علیٰ خیر خلقه رسوله محمدٍ وآله اجمعین ۵ و دو رکعت شکر النهار بگذارد و
و بخواند در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص پنج بار بعد از سلام درود گوید و این دعا بخواند
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ علیٰ حسن الصَّباح والحَمْدُ لِلّٰهِ علیٰ حسن المبیت والحمد لله علیٰ حین المساءِ
و دو رکعت شکر الوالدین بگذارد و بخواند در هر رکعتے بعد فاتحه آیة الکرسی یکبار
و اخلاص هفت بار بعد از سلام درود گوید و این دعا بخواند اللّٰهمّ صلّیت
هٰذه الصّلوة قد جعلت ثوابها لِوالدیّ یا لطیفُ الطف بی وبوالدیّ فی جمیع
الاحوال کما تحب وترضی یا علیمُ یا قدیرُ واغفرلی ولوالدیّ انّک علیٰ کلّ
شیءٍ قدیرٌ وصلّ علیٰ محمدٍ وآله اجمعین و دو رکعت شکر الشیخ بگذارد و بخواند
در هر رکعتے بعد فاتحه آیة الکرسی یکبار و اخلاص هفت بار و دو رکعت اشتغالاً بالله و
انقطاعاً عن غیر الله بگذارد و بخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه اخلاص سه بار و در
رکعت دوم بعد فاتحه ثمنه قل و بعده درود گوید و این دعا بخواند یا مسبّب الا
سباب یا مفتّح الابواب یا مقلّب القلوب والابصار صد بار بعده بذکر و
فکر و بمراقبه مشغول باشد والله اعلم بالصواب۔

باب پنجم در بیان فضیلت اداے نماز ضحی

نقلست روزے حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله بوقت ضحی بعد فراغ
استنجا و وضو جدید ساخته بر مصلا فرود آمدند چهار رکعت از نوافل ضحی و ادعیه بر
مصلا ادا فرموده رخ بجانب صوفیان نمودند و از زبان دربار فرمود قال رسول الله

در بیان فضیلت ضحی ۵

صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فی مصلی حتی یصلی الضحی غفر اللہ ذنبہ و ان کان
زبد البحر، و دراں مجلس از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و حافظ
علی اکبر و محمد باقر ماہڑو وال و سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت و شیخ بہیکو
و محمد یوسف برادر زادہ ہائے و میر فیض اللہ و محمد باقر بوڑہ کہیڑہ وال و ایں فقیر و
یاران دیگر حاضر بودند از زبان گوہر نثار فرمود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحافظ صلوٰۃ الضحیٰ الا الابرار و المتورعین درین ضمن میر فیض اللہ بتحقیق معنی ورع
عرضداشت کرد کہ حضرت پیر دستگیر معنی ورع ارشاد فرمائند تا حاضریان مجالس استفادہ
گیرند از زبان دربار فرمود کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاک دینکم
الورع ہم درین محل فرمود کہ شنیدہ ام از مرشد نامی و عارف سامی آن مشائخ کبار زبدہ
اولیاء نامدار قطب الموحدین بندگی شاہ ابراہیم[۱] رامپوری میفرمودے نزدیک متصوفین
محققین کہ ورع بر چہار مراتب مترتب است اوّل ورع زاہد انست کہ بپرہیزند از حرام
ظاہر - دوئم ورع صالحان است کہ ترقی کنند از شبہات و احتمالات کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک و سیوم ورع
متقیانست و ھو ترک حلال المحض از برائے محافظت آں کہ مودی بسوے شبہ
باشد و حرام درو احیاناً ظاہر و ہویدا گردد کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یکون الرجال من المتقین حتی یدع ما لا باس بہ و مخافۃ ما بہ باس
و چہارم ورع صدیقان و عاشقان و جانبازان از ہستی خود بریدہ و غیر حق را

---

[۱] حضرت قطب الموحدین بندگی شاہ ابراہیم جی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت بندگی شاہ محمد شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد ہیں - آپ کا مزار مقدس قصبہ رام پور ضلع سہارنپور میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے ۱۲

ازمیان برداشتہ و بدوست پیوستہ اند و ھؤلاء عراض عما سوی اللہ

ہمدرین محل حافظ علی اکبر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر درحق فرعون صاحب

فصوص محی الدین ابن عربی بزبان عربی میفرمایند فقبضہ طاہراً و مطاہراً ولیس

فیہ شیئ من الخبث والاثام لا الہ الا الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل وآنا

من المسلمین ونیز گردانید آیتہ بر عنایت اللہ سبحانہ مرکسے راکہ میخواہد از عباد خود

کما قال اللہ اَلْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خلفك ایۃ لانہ قبضہ عند ایمانہ

قبل ان یکتسب شیئًا مِنَ الاثام یعنی پس امر معلی حضرت مجدد علی صادر و وارد

شدہ مرعزرائیل را تا قبض کند ارواح فرعون را درانحالیکہ آن طاہر و مطہر است

ونبود در ذات فرعون ہیچ شئے از خبث شیطنت زیرا انچہ بدرستی و راستی قبض کرد

عزرائیل ارواح نزدیک آوردن ایمان او بغیب قبل ازین کہ کسب کند ہیچ شئی از

اثام نافرجام و در یتضمن این حقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر قیصری و قیصری

کہ شرح فصوص است و علامہ جلال الدین دوانی در رسالہ خود تحقیق ایمان فرعون نوشتہ

است لقد اختلفوا علماء الاسلام واھل الولایۃ والاحتشام فی ایمان

فرعون بموسی علیہ السلام فمنھم من طوق طوق الکفران والطغیان و

منھم من ادخل عنقہ فی ربقۃ الایمان الی یوم الجزاء والاحسان والحق

ان الایۃ الشریفۃ مصرحۃ عن عرفانہ بالایمان منطوقًا ومفھومًا فان

لا منفی حکم الجنس والخبر محذوف والتقدیر اٰمنت انہ ای انہ ای بانہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ والذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل ھُوَ

الْمَعْبُوْدُ الْحَقُّ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ موسی وھارون علیھما السلام فقد احصر

ایمانه فِی المَعبُودِ الحق منطوقا و مفهوماً و بانّه قال بقلبه مصححا علی ذلک

و نطق بلسانه اما النطق باللسان فظاهر و اما الایمان بالقلب

فشهادة الجملة الفعلیة التی هی امنت الموکدة مضمون الجملة الاسمیة

بان و اللام الموکدت بالجملة الاسمیة التی هی و انا من المسلمین و من

له طبع سلیم و عقل مستقیم یعلم ان هذا القول انما قال عند استقامة

عقله لاحالة الغرق عند الغمرات الماء و غشیانه بر تنقول فرعون توضیح می نویسند

هر گاه که بود ایمان فرعون از لطف و عون در دریاء رود نیل ازین خشیتے که دید

و معائنه کرد بنی اسرائیل واقعات و احوالات فرعون را به طرق واضح مواضع و تعبیر نمود

بنی اسرائیل که دران اوقات حاضر بودند که فرعون را دران دریا غرق گردانیده و

بود ایمان فرعون قبل از غرغره و بزبان حال گفت فرعون امنت بالذی لااله

اِلَّا الَّذِی اٰمنتُ به بنُو اسرائیل و انا من المُسلِمین و نیز گردانید آیه عنایت

الله سُبحانه مر کسے را که بخواهد از عباد خود کما قال الله تعالیٰ اَلیَومَ نُنَجِّیکَ بِبَدَنِکَ

لِتَکُونَ لِمَن خَلفَکَ آیَه پس ایمان فرعون از لطف و عون لغیب بود و بدین موید است

که ایمان فرعون صحیح و معتدبه هست مثل کافرے که نزدیک قتل خدا تعالیٰ و رسول خدائے

عزوجل را ایمان آورد این چنین ایمان در شرع نبوی صلی الله علیه و سلم بمرتبه صحت

است لاشبهة فیه همدرین محل از زبان گوهر نثار فرمود و تخلج فی سری یعنی در خاطر

من چنان می آید که مراد از فرعون همین نفس که سرکش از کسب و فی اکتساب ملحق بنا رنهاده

و قهاریه هست و تجبیر یصاحبها الی الشرکة اعدا عدوک نفسک التی بین جنبیک

واقع است این مراد داشته باشد چون نفس صوفی از غایت صافی بمجاهدات شاقه

باکتساب دنیه بمرد و صفات ذمایم مبدّل بصفات حمیده گشت وَمُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا بروے ثابت آمد وقتیکه صوفی بکمال علوہمت خودہا بہ بساط قرب از مجاہدہ بمشاہدۂ محبوب حقیقی رسید پس قبض کرد اللہ سُبحانہ وتعالیٰ مرآن نفس امارہ راطاہر و مطہر احالانکہ نیست ونماندہ در ذات صوفی خباثت از ہواجبات نفسانیہ چراکہ صفات ذمائم آن نفس ذنی مبدّل بصفات حمیدہ گشت وحالانکہ ازدست نفس عدو ہمہ انبیار واولیار گریان وحیران نالان رفتہ اند کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاتم الافتقار بسوی جناب مولاء بیبود ومیفرمود لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین اکلاءنی کلاۃ الولید پس اللہ سُبحانہ وتعالیٰ بکمال الطاف واضاف عطاف مے شناسد حقایق آن نفس را وماہیات آن نفس را وبفضل عموم خویش اللہ سُبحانہ وتعالیٰ مکاشفہ گردانید حقایق وماہیات آن نفس را بر عارفین کاملین بواسطہ سرور انبیار صلی اللہ علیہ وسلم وچنانچہ مکاشفہ گردانید اللہ سُبحانہ وتعالیٰ نفس را بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم علی الدوام در ہر لحظات ودر ہر لمحات بجناب معلی حضرت جلّ وعلیٰ از شر آن نفس استغاثہ می نمود ومیفرمودے لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین اکلاءنی کلاۃ الولید ہم درین محفل لفظ مبارک راند چون رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درعین مقام قرب ومشاہدہ محبوب بحضور محبوب ودرعین حضور ازدست نفس دعا میخواستی ومیفرمودی اعوذبك منك یعنی پناہ میخواہم بتو از تو درین وقت مبادا نفس لعین میال بقاعدہ بشریہ صلصالیہ کثیفہ عنصریہ بگردد وازین حصول مشاہدۂ جمال محبوب مرا باز دارد وگویا کہ این نفس را اللہ سُبحانہ وتعالیٰ برائے ہر سالکے کہ راہ روندہ این راہ است شوطے ساختہ یعنے

تازیانہ گردانیدہ است تا اینکہ ملتجی شود و متنبہ گردد و بصدق الافتقار والدعاء والاذکار
در ہر لحظات و در ہر لمحات بسوی جناب حضرت مجدد علی والیہ ایاب والیہ مآب است
پس باید کہ فلا یخلو الصوفی عن مطالعتہا ادنی ساعتہ کما یخلوا عن ربہ ادنی
ساعتہ وفیما ورد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ بروے ثابت گردد و بر لفظ مبارک راند چون ربع از روز بگذرد
چہار رکعت صلوٰۃ ضحیٰ بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ وَالشَّمس و در
دوئم بعد فاتحہ واللیل بعد سلام در سجدہ رود و برائے نفس خود دعا خواہد باز
دو رکعت بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ وَالضُّحیٰ و در دوئم الم نشرح و
بروایتے دوازدہ رکعت است و بعد سلام در سجدہ رود و یَا وَهَّابُ ہفت مرتبہ
بخواند بعد از سجدہ سر برداشتہ این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّی اسئالک علم الخائفین
منک وخوف العلمین ویقین المتوکلین علیک وتوکل الموقنین بک و شکر
الشاکرین وصبر الصابرین وانابۃ المجتبین والالحاق بالشہداء الاحیاء
المرزوقین عندک برحمتک یا ارحم الراحمین سہ بار بخواند و بعد فراغ این
دعا بخواند اللّٰهُمَّ اغفرلی وارحمنی وانقذنی واجبرنی واھدنی وارزقنی
وعافنی واعف عنی وتب علیّ انک انت التواب الرحیم سہ بار بخواند اگر مرشد
در حالت حیوٰۃ باشد بخدمت او حاضر شود والا بتلاوت قرآن مجید و با مطالعہ علم
سلوک مشغول باشد اوقات را بمالایعنی ضائع نگرداند واللہ اعلم بالصواب۔

باب ششم در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظہر و نماز العصر تا بغروب آفتاب

نقلست کہ روزے بہ مجلس شریف حضرت شیخی و مولائی این فقیر را باصوفی سلطان محمد

باب ششم در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز ظہر و نماز عصر تا بغروب آفتاب

مذاکرہ صبر صابران و علم عالمان عالم حقایق اُفتاد و بعضے دقایق بیان می نمودند
حضرت بعد فراغ چہار رکعت فی الزوال متوجہ باین جانب شدند و دران مجلس
شریف از مریدان چنانچہ صوفی سیف اللہ و محمد باقر ماٹہووال و میر فیض اللہ
و صوفی نور محمد خان سامہ ملقب بہ بعیدر از جناب حضرت و حافظ علی اکبر و محمد ساقی
و میان شیخ محمد پیر و محمد عابد تھانیسری و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین
ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت قطب شیخ المشائخ و شیخ عبد اللطیف برادر حقیقی حضرت
قطبی و شیخ بھیکو و یاران دیگر حاضر بودند از زبان در ربار فرمود کہ صبر و علم ہر دو
متلازم اند چنانچہ رُوح و جسد ہر دو متلازم اند کہ استقلال یکے از نیہا بغیر
اخری نباشد حالانکہ صبر و علم برزخ اند درمیان بحر رُوح و بحر نفس پس نفس در
عالم ظاہر است در ذات بندہ و رُوح در عالم باطن است۔ پس روح و نفس ہر دو
بحر اند کہ مجتمع شدہ در اجسام بندہاے بنحو امواج میزنند۔ پس موج نفس بسوئے
کثرت و شہادت است کہ آن شور است و ثانی موج رُوح بسوئے عالم وحدتست
کہ آن شیرین است پس از نفس عمارت ظاہر است و از روح عمارت باطن پس
یقین میدان کہ درمیان اینہا برزخے باید کہ تا بغی نشوند و ہر دو مستقل و مستقر
باشند پس برزخے درمیان ہر دو صبر و علم است و نزدیک محققین متصوفین این
آیت مؤید است برین قول مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ و
وقتے موج نفس می آید از معصیتہاے سالک را باید کہ صبر کند و بردارد بار عبادات
و ریاضات و مجاہدات شاقہ تا عمارت ظاہر بدو درمیت آید و وقتی کہ موج رُوح
می آید شوق و ذوق مع اللہ بیفزاید میان ہر دو صریح عدل و صحت اعتدال است

کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینصب اللہ الموازین یوم القیمۃ فیوتی اھل الصلوۃ فیوتون اجرھم بالموازین و یوتی باھل البلاء فلا ینصب المیزان لھم کما قال اللہ تعالیٰ وَ اِنَّمَا الصّٰبِرُوْنَ اَجْرُھُمْ بِغَیْرِ حِسَاب ہمدرین محل سخن در کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ افتاد این فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر ابتدا کلمہ از بعث نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است یا آنکہ قبل ازین۔ از زبان دربار فرمود یک جوہرے بود کہ دران جوہر ظہور نور وجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نمودار شد وبعد ازان حضرت قطبے فرمود کہ آن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بود ازان مدت کہ آن نور وجود از ذات مطلق دران جوہر ظہور یافت آن نور محمدی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بوحدانیت ذات مطلق تسبیح میکرد۔ و در جواب آن کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سبحانہٗ وتعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میفرمودے کہ بعد از چندین ہزار سال آن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ازان جوہر جدا شدہ بفیض قدس در اعیان ثابتہ یعنی در عالم ارواح ظاہر وہویدا شد وازان نور محمدی ارواح ہمہ انبیا شد و از ارواح ہمہ انبیاء ارواح ہمہ مومنان شد۔ سبحان اللہ قلب مومنان را چندان وسعت و فراخی داد چندان وسعت نہ در زمین و نہ در آسمان است وکذا قال اللہ تعالے لَا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن قلب عبدی المومنین نیست وسعت ظہور نور وجود من نہ در زمین و نہ در آسمان مگر وسعت ظہور نور وجود من در قلب بندہ مومن۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بفضل عمیم خویش نور دل مومن را نہ صد ہزار سال در قبضۂ قدرت خود پرورش داد کلمہ محبت خود مستمع گردانید و فرمود یا عبدی انت عشقی و محبی و انا عاشق لک و محب لک سبحان اللہ چندین ہزار کرامات و

عنایات لانهایات برآن دل مومن بطفیل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ورود یافت و دل
عارفان گنجینہ لانہایات خود ساخت بعد این مقدمات مذکورہ این فقیر اجازت بہ نماز
فی زوال خواست فرمود پس ہر سالکے را باید کہ نماز فی زوال چہار رکعت بگذارد بیک
سلام و بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص پنجاہ بار و یازدہ بار و بعد فراغ این دُعا
بخواند اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ العافیۃ والشکر علی عام العافیۃ ودوام العافیۃ
والشکر علی العافیۃ والغنی عن النّاس وبعدہ نماز پیشین بگذارد و چہار رکعت
سُنّت وچہار رکعت فریضہ چنانچہ بعد فریضہ فجر آیۃ الکرسی خواندہ بود بخواند ودو سُنّت
ادا نماید بعدہ دو رکعت حفظ ایمان بخواند در رکعت اوّل بعد فاتحہ آیت انّ ربّکم
اللّٰه الذی تا آخر قریبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْن بخواند و در رکعت دُوئیم اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ
عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قبل ان تنفد
کلمات ربی ولوجئنا بمثلہ مدادا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انّما
الٰهکم الٰه واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عمل صالحًا ولا یشرك
بعبادت ربہ احدًا بخواند و در سجدہ رود یا حیّ یا قیّوم ثبتنا علی الایمان
والتوبۃ بخواند بعد صلوۃ الحضر دہ رکعت بسہ سلام بگذارد و بخواند بعد فاتحہ در
ہر رکعتے یکان سورۃ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ اَلَمْ یجعل کید ھم فی
تضلیل وارسل علیھم طیرًا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم
کعصفٍ ماکول تا آخر قل اعوذ برب النّاس بعدہٗ سورہ نوح بخواند و بعد ازان
بذکر و فکر و مراقبہ و یا بتحصیل علم مشغول باشد و چون وقت عصر آید چہار رکعت سُنّت

بگذارد و بخواند در رکعت اوّل و العصر چهار بار و در دوّیم سہ بار و در سیوم دو بار و در چہارم یکبار بخواند بعدہ با جماعت فریضہ ادا نماید و آیۃ الکرسی بخواند و دست بردارد و این دعا بخواند اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ چنانچہ کہ بعد فریضہ فجر خواندہ بود بخواند و اللہ اعلم بالصواب ؁

باب ہفتم دربیان فضیلت نماز مغرب و نوافل اوّابین

باب ہفتم دربیان فضیلت نماز مغرب و نوافل اوّابین

نقلست کہ روزے بمجلس شریف حضرت شیخی و مولائی سخنے بعالمان علوم ربانی یعنی عارفان سبحانی اُفتاد و دران مجلس شریف از مریدان چنانچہ کہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و صوفی محمد باقر ماہڑ دوال و میر سیّد کلان و سید ہدایت اللہ بیڈولی وال و میر فیض اللہ و شیخ اسماعیل و حافظ علی اکبر و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند و ہمدرین محل از زبان دُر بار فرمود نفوس علماء عارفین بعد وصول اصل دین از متابعت شرع مبین انقطاع کردند اِلَی اللہ فِی اللہ از ما سوی اللہ یعنی در محبت خدائے عزّ و جلّ خلوص یافت ارواح الشّان بسوئے مقام قرب ازلی پس منعکس شد تجلّیات ذاتیہ بر ارواح و بر قلوب و بر قالب الشّان پس بلند شد از حد ادراک علوم بر عالم ازلی یعنی آن عالم حقایق الٰہی و کونیت و آنرا حضرت المعانی و الاسماء مسمّی بعالم جبروت کہ آن عالم جبروت و مظہر عالم حضرۃ الاعیان ثابت می نامند و درین ضمن این فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر صاحب عوارف در عوارف می فرمایند لیس العلم بکثرۃ الروایت انما العلم بالخشیۃ از زبان گوہر نثار فرمود کہ مراد از علم ہمون علم حقایق و اسرار و انوار آن در مقام قرب ازلی حاصل میشود و حالانکہ آن علم معارف ربّانی حاصل نمیشود بکثرت درایات

از کتب منتشرہ کہ در علم ظاہر است از علماء ظاہر مگر حاصل میشود آن علم معارف ربانی نصیب نفوس سالکان و محبان ایقانی از علماء باطن بعد کمال عمل ز ریاضات و مجاہدات و مشقت شاقہ پس وقتیکہ واصل شد صوفی بسوئے بساط قرب مشاہدہ ذات ظاہر میشود بر صوفی جلوہ وحدت حتی کہ باقی نمی ماند نسبتہ اضافیہ کثیفہ عنصریہ صلصالیہ در وحالانکہ در عین مقام قرب حاصل میشود مر آن صوفی را خشیت یعنی صوفی از خوف حرمان و از طغیانی نفس در عین مقام قرب ازلی و این متحقق است بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا خواست از پروردگار خود در عین مقام قرب قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعوذبك منك یعنی پناہ میجویم بتو از تو درین وقت حافظ و ناصر ما توئی از طغیانی نفس کہ میال است بسوئے قاعدہ بشریہ صلصالیہ و بر این مؤید است قول اخری یالیت رب محمد لم یخلق محمداً و بعد این مقدمات و احوالات این فقیر را اجازت عنایات و سرافراز فرمود کہ نوافل مغرب و بعض ادعیہ ہائے کہ معمول پیران عظام ماست در عمل آری و ہم درین محل بر لفظ مبارک راند بعد صلوۃ مغرب نوافل اوابین شش رکعاتست بسہ سلام کہ عمل معمول حضرات خواجگان چشت ماست و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص سہ بار و بعد فراغ در سجدہ رود بگوید اللّٰھم ارزقنی توبۃ توجب محبتہ فی قلبی یا مجیب التوابین سہ بار۔ و دو رکعت برائے حفظ ایمان بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار قل اعوذ برب الفلق یکبار و در دوم بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و قل اعوذ برب الناس یکبار بعد سلام در سجدہ رود و این دعا در سجدہ سہ بار بخواند یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان و التوبۃ

ودو رکعت سراج القبر بگذارد و بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص شش بار
معوذتین یک بار بعد سلام این دعا بخواند اللھم اجعل ھذہ الصلوۃ سراجا
فی قبری وفی قبر جمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الراحمین - ودو
رکعت صلوۃ البروج بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ والسماء ذات البروج
ودر دوم بعد فاتحہ والسماء والطارق - ودو رکعت شکر اللیل بگذارد و بخواند
در ہر رکعتے بعد فاتحہ سورہ الکافرون پنجگان بار و بعد از سلام این دعا بخواند
الحمد للہ علی حسن المساء والحمد للہ علی حسن المبیت والحمد للہ علی حسن
الصباح سہ بار - ودو رکعت صلوۃ النور بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ
از اول سورہ انعام تا یستھزؤن اول ودر دوم بعد فاتحہ الحریر و کم اھلکنا تا
یستھزؤن دوم برائے روشنائی چشم بعد از سلام بگوید لا الہ الا ھو الحی
القیوم بر انگشت بدمد و بر چشم فرود آرد و باز از الم اللہ لا الہ الا ھو
الحی القیوم ہمچنان کند باز عنت الوجوہ للحی القیوم ہمچنان کند کھیعص
حم عسق در حروف ہذاہ ÷ شمار و وسہ انگشتان جمع کند ÷ بر
چشم مالد و بعد فریضہ ہمچنین کند + ودو رکعت صلوۃ الکوثر بگذارد و بخواند در
ہر رکعتے انا اعطینک الکوثر سہ بار - ودو رکعت صلوۃ الفردوس بگذارد و
بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ سورہ البقر تا اولئک ھم المفلحون و پانزدہ
بار اخلاص و در رکعت دوم بعد فاتحہ ایۃ الکرسی تا خالدون و پانزدہ بار
اخلاص و بعدہ این دعا بخواند اللھم اکفنا بحلالک عن حرامک واغنتا
بفضلک عمن سواک دہ بار بعدہ بذکر یا مراقبہ تا بوقت خفتن شغلی وارد -

باب ششتم در فضیلت نماز عشاء

باب در بیان فضیلت نماز عشاء

نقلست کہ روزے بمجلس شریف ومحل منیف حضرت شیخی ومولائی عرضداشت
کردم کہ سید ما سید محمد گیسو دراز در نسخہ سمی خود کہ تالیف خاص است واقعاتِ خود
را ہیچو می نویسند آن واقعات را از اول تا آخر بخدمت حضرت قطبے اظہار کردم و
دران اوقات دران مجلس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد وصوفی سیف اللہ
ومحمد ماہ سہارنپوری ومحمد باقر ماہرو وال وسید فتح محمد وحافظ علی اکبر وصوفی
نور محمد خانہ سامان واین فقیر ویاران دیگر حاضر بودند چون این واقعات تمام کردم
فی الفور در عالم سکر مستی شہود حضرت الذات در آمدند بعد ساعتے چند بار زبان
گوہر نثار فرمود کہ جواب حل این واقعات مشکلات بنویس تا عامہ از او استفادہ
وبہرہ گیرند وآن اینست چون روزے بکمال جمال سید گیسو دراز بکمال تقوی
وکنس وجود وتصلیہ قلب بمیادین فتوح بر فتوح رسید خود را میدید کہ در دریا
تا بکمر غرقست یعنی در دریا وجود مطلق تا بکمر غرق است۔ بدانکہ اے عزیز دریا
وجود مطلق دو اعتبار دارد اول طرف وے بطون است آنرا ازل نامند ودویم
طرف وے ظہور است آنرا اید نامند ؎ ازازل ازال چہ دریاست این۔
تا ابد ابادچہ صحر است این + وقتیکہ دریار ازل بتموج ہائے گونا گون محب
سالک را باموج تجلیات خود آرد بانواعات انوار تجلیات واضعاف الطاف
واردات ازان دریار ازل کہ مملو شیونات ذاتیہ است بر آن سالک ظاہر
وارد میشود درین ضمن وجود مطلق تجلی نسای دران دریا روجود یافت سید ما
سید گیسو دراز را مشاہدہ تجلی نسای تسلذ ذ تبلذ ذات ذات گردانید ودر میان

سید محمد گیسو دراز و صورت نسائی کہ ظہور یافتہ بود فرق یک فرسنگ بود یعنی فرسنگ
سہ کروہ میشود یعنی از مرتبہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین تا مرتبہ حقیقت الیقین
بانا از زبان دربار فرمود یا آنکہ مراد داشتہ باشد یعنی از مرتبہ ملکوت اسفل و ملکوت
اعلیٰ و جبروت و لاہوت و حالانکہ محبوب را در ہر عالم از عوالم آلہی چہ در عالم ملکوت
اسفل و چہ در ملکوت اعلیٰ و چہ در جبروت صورتے است مناسب آنعالم برائے
محب محبوب است جلوہ گیرد و برین حدیث نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم موید است
رایت ربی فی سلك المدینة وعلیه حلیة حمراء و برین قول بزرگی شاہد
حال است چنانچہ میفرماید انا اصغر بربی بستین یعنی من صغیر ترم از پروردگار
خود بدو سال یعنی در مرتبہ ملکوۃ ہستم و محبوب در مرتبہ لاہوتست پروردگار من
از ما بدو مرتبہ کبیر تر است یعنی بمرتبہ جبروت و لاہوت و درین حالت آن صورت
نسائی بر من عاشق و من برو عاشق گشتم چون بفیوضات آلہی سید ما سید محمد گیسو دراز
با نجلائے مراۃ قلب مثل آئینہ شدہ آندم کہ آفتاب تابد در آئینہ - آئینہ آفتاب
نماید ہر آئینہ + بدان اے عزیز چون منعکس شد در ذات سید ما انوار العظمة
الالهية ولاح فيها جمال التوحيد والجذبة اصداق البصيرة الى مطالعة
جلال انوار القدم ورویة الكمال الانهائی اینست میراث تزکیہ کہ در ذات
سید ما بصورت محبوبی ظاہر و ہویدا شد حالانکہ سید نا سید محمد گیسو دراز مغلوب الحال
شد بزبان حال دعوی انا الحق زد و نسبت محبوبی کہ مراد وجود مطلق است بسوے
خود منسوب گردانید فاما بمقتضائے حدیث قدسی فاذا احببته كنت له سمعًا
وبصرًا فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق - و نیز حدیث نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

از مشکات النبوة شاهد حال است که ان الله ینطق علیٰ لسان عمر و درین حالت
حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا علیه الصلوٰة والسلام دران دریا پیدا و هویدا شد و مراد از عیسیٰ
حقایق عالم شهادت است چنانچه صاحب عوارف میفرماید الملک ظاهر
الکون والملکوت باطن الکون چون عشق بمطابق فیض اقدس حسن خود را در
اعیان ثابته جلوه گر گردانید ازان عالم شهادت در ظهور آمد و دران حالت حضرت
عیسےٰ دعوی فرزندی زد و گفت که من پسر خدایم - درمیان سیدما وآن محبوب
تنازع اُفتاد محبوب میگوید که پسر منست و من میگویم که پسر من - آخر الامر پسر آن
محبوب متحقّق شد - بدان اے عزیز درین واقعه فعل سالک عین محبوب میشود چرا که
سیدما بصفت محبوبی گشته میگوید که عیسےٰ پسر منست - پس دعوے سیدما ببطلان
رسید و دعوے وجود مطلق که بصفت نسائی ظهور یافته بود بتحقیق رسید -
پس انا نبته وقتے سرازگریبان سیدما بر زد که بتجلی وجودے متلذذ بود
که مای و منی دران بحر محیط ظاهر و هویدا شد - چون سالک ازین مرتبه ترقی کند
مای و منی از و مضمحل و متلاشی گردد والله اعلم بالصواب - همدرین محفل فرمود چون
وقت نماز عشا در آید اوّل دو رکعت تحیة الوضو ادا نماید و بعده دو رکعت
شکر الشیخ لمزید عمر اگر شیخ در قید حیات باشد و نیت همچنین کند لمزید العمر - اگر
از عالم فنا بعالم بقا رسیده باشد بروح مقدس حضرت شیخ بخواند - چنانکه
بعد از اشراق خوانده باشد و بعده چهار رکعت نوافل بگذارد و بخواند در هر رکعتے
بعد از فاتحه چهار قل و بعد از سلام یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ برحمتک استغیث هفتاد بار
بخواند باز در سجده رود یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ده بار بخواند بعده سنت هاے و

فرائض ادا نماید و دو رکعت که بعد فریضه است ادا نماید و چهار رکعت صلوٰة الحاجات بگذارد و بخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ صدبار بخواند و در رکعت دوم بعد فاتحه اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ صدبار و در رکعت سیوم بعد فاتحه وَاِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ صدبار و در رکعت چهارم بعد فاتحه نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ صدبار و در هوا ایستاده سر برهنه کرده هفت صد مرتبه رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بخواند بعدهٗ بدرگاه پاک رب العزت دعا بطلبد - این نماز را شروع از عرج ماه شب پنجشنبه تا سه روز عمل نماید و ترتیب دوم صلوٰت الحاجات همدرین نوع است چهار رکعت صلوٰة الحاجات بگذارد و بخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه آیة الکرسی سه بار و در رکعت دوم بعد فاتحه سه قل و در رکعت سیوم بعد فاتحه آیة الکرسی سه بار و در رکعت چهارم بعد فاتحه باز سه قل و بعد سلام در سجده رو و سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِیْ لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ ؕ چهار بار بخواند یَا رَبُّ بیست بار بخواند و حاجت خود بطلبد - بعدهٗ دو رکعت صلوٰة الاخلاص بگذارد و بخواند در رکعت اوّل بعد فاتحه اخلاص چهل مرتبه و در دوم سی مرتبه و در سیوم بیست مرتبه و در چهارم ده مرتبه و بعد سلام یَا فَتَّاحُ صدبار بخواند و در سجده رود و بگوید اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا کمال الحسنیٰ و سعادت العقبیٰ و خیر الآخرة و الاولیٰ هفتاد بار سر از سجده برداشته هزار مرتبه این دعا بخواند اِنِّیْ مُشْتَاقٌ

اِلٰی لِقَائِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ وسہ بار این دعا بخواند اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا سَعَادَۃَ
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِفَضْلِ اِلٰھِیْ جمال جہان آرای مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نصیب او گردد و بعد صلوۃ القربۃ بگذارد و بخواند
در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص ہفتاد بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ ہفتاد بار بخواند و در سجدہ رود و بخواند اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ سہ بار و بعدہ دو رکعت ہدیۃ الرسول بروح مقدس سرور انبیا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ وَالضُّحٰی
و در دوم الم نشرح و بعد سلام بگوید اَللّٰھُمَّ صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ قَدْ
جعلت ثوابہا لنبیّنا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ بلغہ منا
تحیۃ وسلاما وہدیۃ اکراما علی روح محمد ﷺ برحمتک یا ارحم
الراحمین بعدہ وتر بخواند و بخواند در رکعت اول انا انزلناہ و در دوم
قل یا ایہا الکافرون و در سیوم قل ھو اللہ احد بعدہ تکبیر گوید و دعاء
قنوت بخواند و بعد سلام سہ بار این دعا بخواند توکلت علی الحی الذی لا یموت
سبحان اللہ والحمد للہ رب العلمین - بعدہ این دعا بخواند اللھم بلغ منی
علی روح محمد وارواح آل محمد ﷺ الف صلوۃ و سلام سہ بار۔

باب نہم در فضیلت ادای نماز نیم شب

بعضی صلحا پیش از نماز وتر بعد وظائف گذاردہ اند و بعضی تہجد گذاردہ اند۔
نقل است روزی شیخی و مولائی در قریہ سید پورہ با جماعت برای نماز عشاء

تحریمہ با امام بست و در عین صلوٰۃ فنا مطلق بر حضرت قطبی مستولی گشت یعنی امر
سبحانہ و تعالیٰ غالب آمد بر کون بندہ چون از شب باقی یکپاسی ماند بود حضرت شیخی
بعالم صحو در آمد و دران مجالس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد شاہ آبادی
و صوفی سیف اللہ و شیخ محمد اسمعیل و محمد ماہ سہارنپوری و محمد باقر ماہڑ ووال و
حافظ علی اکبر و ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت قطبی سید غلام محی الدین و شیخ بھیکو
برادر زادہ و محمد عابد کرنالی و این فقیر و یاران دیگر عرضداشت کرد کہ حضرت پیر
دستگیر نماز عشار تمام و کمال نساختہ اند از زبان در بار فرمودند کہ آب بیار
تا وضو جدید ساختہ ادا نمایم - حضرت شیخی باز از سر نو وضو جدید ساختہ تمام و
کمال فرائض و سنن و وتر و نوافل نیم شب و نماز تہجد و ادعیہ ہائے ادا ساختہ رخ
بجانب صوفیان برائے ارشاد نمودند - ہمدرین محل فرمودند چون محب از فنا ظاہر
بہ بقار باطن یعنی بمشاہدہ آثار عظمت ذات محبوب را در ہر نظرے خواہ بہ نظر بصر
و خواہ بصیرت ملاحظہ کند و محبوب حقیقی در چشم او عیان گردد و سنریہم آیاتنا
فی الآفاق یعنی صور تجلیات یا در عالم الاکوان حالانکہ آن آفاق ما خرج عنک
الصورت او الاخراج عنک و معنی وفی انفسہم والعین تست حتی تتبین لہم
مر ہر ناظرین را کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہو الحق الثابت در آفاق و در نفس
انہ الحق یعنی آن آفاق و انفس حق ہست و ضمیر راجع بسوے آفاق و انفس است
یعنی بہ نظر شہود خود ہائے عارفین کاملین می بینند علامات ظہور ذات تجلی آفاقی
در عالم کون و تجلی انفسی در انفاس نفیس در عین ثابت خود ہا از حوادثات آئندہ
و آثار نوازل ماضیہ از فتوحات و ظہورات از ممالک شرق تا غرب بر وجہ خارق

عادات است لاالا و کشفاً حتی که ظاهر میشود مر ایشان را حقایق مخفیات همه اشیاء
ان الظاهر فیها هو الحق و بحق مشاهده کنند نه ماهیات را چنانچه که در عالم حس و شهادت
مشاهده کنند بدرستی و راستی آن ماهیات بمرتبه عدمیانست نیست ظهور مر ایشان
را بذاته مگر بواسطه ظهور نور وجود حق سبحانه و تعالی و درین ضمن صوفی سلطان محمد
عرضداشت کرد حضرت شیخی این مقام است از زبان گوهر نثار فرمود که این مقام حضرت
المعانی والاسماء مسمی بعالم جبروت است ما رأیت شیئاً الا و رأیت الله
فیه و این بیان و اعیان بمرتبه دوام شهود است همدرین محل فرمود که شنیده ام
از مرشد نامی و عارف سامی قطب الموحدین بندگی شیخ ابراهیم رامپوری که می
فرمودے که قطب الاقطاب فرد الافراد قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس
قدس سره در بعض تصانیف خودها نقل حضرت سلطان العارفین و برهان الواصلین
امام العاشقین حضرت شیخ بایزید بسطامی مندرج ساخته نقلست روزے
حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سره برکمال حسن و ملاحت معشوق زنار پوشیده
جلوس پیش صنم نمودند پس واصل کرد الله سبحانه و تعالی حضرت شیخ را بار سال
حضرت حبیب و نبی خود محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم ے بت را چه زیان که
بت پرستش نبود + مگر این فعلے که از حضرت سلطان العارفین بوقوع آمد یعنی
در حالتے بود که ترقی کرد از عالم کون و مکان و مرتفع شد از عالم کفر و ایمان غریق
گشتند در بحر عمیق مواج نور ذات سبحان یافت صرف توحید حضرت رحمان و نماند
چیزے جز وحدت حق در ذات حضرت شیخ ایقان و مشاهده کرد ذات مجد و علی
و نبود زنارے در وجدان حضرت شیخ زنار و نبود اصنامے در بصیرت حضرت شیخ اغیار

ے غیرتش غیر در جہان نگذاشت - لاجرم عین جملہ اشیا رشد ۔
و در عین مقام قرب و مشاہدہ معشوق حقیقی سطحی از زبان در بار حضرت شیخ قدس سرہ
لیس فی جبتی سوی اللہ بوقوع آمد و فی تلک الحالۃ جبتہ ولیس فی الدین غیر اللہ
کسوتہ و درین مرتبہ حس و عیان عقل حضرت شیخ بالکل مسلوب شد و بحکم عالم جنون
گشتند و درین حالت بر شیخ حکم شرع شریف ہیچ قباحتے وشناعتے نیست پس
قدس سرہ در عین حالت سکر قصد نمودند کہ بر عالم عوام ظاہر و ہویدا کنم اسرار الوہیت
را و انوار صرف وحدت ربوبیت را لیکن در ظہور اسرار و انوار حضرت باز را
انہدام شریعت است وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم ارسال روح حبیب و نبی خود صلی اللہ
علیہ وسلم و این سرے بود از اسرار در ارسال روح مبارک حضرت حبیب خود علیہ
الصلوۃ والسلام حتی کہ حاصل میشود مرقدس سرہ را حیائی در انہدام شریعت بروئیت
جمال محمد رسول اللہ علیہ وسلم پس قدس سرہ نزول کرد از حالت سکر بسوی عالم صحو
و خارج شد از بیت اصنام و متابعت کرد در بیت حضرت علام ہمدرین محل فرمود
سبحان اللہ اسرار حضرت شیخ العارفین از ادراک عقول و فہوم اجل است و باقدام
آن چہ مجال و محال ہر کسے را کہ انشراح کند باز حضرت شیخی را حالتے پیدا شد
عنقریب طلوع آفتاب بعالم صحو آمدند بسرعت تمام وضو ر بدید ساختہ سنن
فرائض فجر ادا نمودند باز از زبان در بار فرمود کہ نماز نیم شب چہار رکعت است
قبل از تہجد چہار رکعت است بہ نیت دو دو رکعت در اول رکعت بعد فاتحہ
آیۃ الکرسی بخواند و در دوم آمن الرسول و سلام دادہ باہمین طور بخواند و بعضے
صلحا پیش از نماز وتر بعد وظائف گذاردہ اند بعضے بوقت تہجد گذاردہ اند کہ معمول

پیران عظام ماست باید کہ چہار رکعت گذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ
قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْن و در دویم بعد فاتحہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ در قعدہ بنشیند التحیات
بخواند و بآواز بلند بگوید اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
اَلْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا معطی لما منعت ولا راد
لما قضیت وَلَا ینفع ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
پس برخیزد و دو رکعت باقی بگذارد و بخواند در رکعت سیوم بعد فاتحہ قُلْ
اعوذ برب الفلق و در رکعت چہارم بعد فاتحہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ و در قعدہ
اخیرہ بعد التحیات ہمیں کلمات کہ گفتہ بود بگوید برفع صوت کند بعدہ سلام دہد و
چہار رکعت صلوۃ العاشقین بگذارد بخواند و در رکعت اول بعد فاتحہ
و اخلاص یا اللہ صد بار در رکعت دویم بعد فاتحہ و اخلاص یَا رَحْمٰنُ صد بار
و در رکعت سیوم بعد فاتحہ و اخلاص یَا رَحِیْمُ صد بار و در رکعت چہارم بعد فاتحہ
و اخلاص یَا وَدُوْدُ صد بار بعد از سلام دعاء استجاب کہ در نماز اشراق مذکور
است بخواند و دعاء گنج العرش بخواند یا من اظھر الجمیل وستر القبیح یا من
لم یاخذ بالجریرۃ ولم یھتک الستر یا عظیم العفو یا حسن التجاوز یا واسع
المغفرۃ ویا باسط الیدین بالرحمۃ ویا صاحب کل نجوی و منتھی کل
شکوی یا کریم الصفح ویا عظیم المن ویا مبدی النعم قبل استحقاقھا
یا ربنا یا ربنا یا سیدنا یا غایۃ رغبتنا اسئلک یا اللہ یا اللہ یا اللہ

ان لا تسوی خلقی وخلق والذی وخلق امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فی النار وان تغفرلی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات وارزقنا رضوانک
والجنۃ سہل لناحزونۃ امورنا کلہا ویسر علینا صعوبتہا انک تمحوما
تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اللھم صل علی سیدنا ونبینا محمد و
الہ اجمعین وبعدہ درسجدہ رود بگوید اللھم اجبنی محبالک واحشرنی تحت
اقدام کلاب احبائک سہ بار بخواند اللھم اقذف حبک فی قلبی سہ بار بخواند
وترتیب دیگر صلوۃ العاشقین از قطب الموحدین قطب الاقطاب آن رئیس الاولیاء
نامدار قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس سمعیل حنفی الچشتی الگنگوہی قدس سرہ العزیز
بدین ترتیب است نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتی صلوۃ العاشقین متوجہا
الی جہۃ الکعبۃ المعشوقیۃ المعظمۃ اللہ اکبر وبعد از تکبیر اولی پنجدم حبس
کند واسم ذات بدل گوید مادام کہ تواند وبعدہ سورہ فاتحہ واخلاص خواند وبعدہ
سہ دم بدستور سابق حبس کند ودر رکوع رود سہ دم حبس کند بعد ازان تسبیحات
گوید ودر قومہ سہ دم حبس کند بسجدہ رود بعد تسبیحات سہ دم حبس کند وجلسہ
بین سجدتین کند وسہ دم حبس کند وسجدہ دویم بدین ترتیب کند ورکعت دویم
نیز چنین کند وبعد از سلام این دوبیت بخواند ؎ عشق تورفیق راز من باد -
زخم تو جگر نواز من باد + از سرمہ عشق دہ مرا نور - کاین سرمہ زچشم من کند دور
بعد ازان این دوبیت از دعاء سریانی بخواند بیت - تجدنی فی سواد اللیل
عبدی - قریبا منک فاطلبنی تجدنی + تجدنی فی سجودک حین تدعوا -
وحین تقوم فاطلبنی تجدنی + باید کہ درحالت حبس از ذکر اسم ذات فارغ نباشد

از زبان دُرر بار فرمود صلوة العاشقین بلا واسطه در حضرت مثال مفید از قطب الاقطاب بندگی شیخ عبدالقدوس اسمعیل الحنفی قدس سرّہ العزیز مرا رسیدہ است واللہ اعلم۔

باب ششم در بیان فضیلت نماز تہجد وادعیہ ہای آن

نقل است کہ روزے بمجلس شریف ومحفل منیف حضرت شیخی ومولائی وذخیرتی عند اللہ مخف در علم حقایق سیرفت ودران مجلس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد وصوفی سیف اللہ وصوفی نور محمد خانہ سامہ وشیخ اسمعیل وسید غلام محی الدین ہمشیر زاد حقیقی حضرت وشیخ عبد اللطیف برادر حقیقی حضرت وشیخ بھیکو ومیر سید کلان وسید ہدایت اللہ ومحمد باقر باہڑو وال وسید فتح محمد ومیر فیض اللہ ومحمد باقر بوڈہ کھیڑہ وال واین فقیر ویاران دیگر حاضر بودند چون صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد کہ حضرت پیر دستگیر امروز از کلام مجید وفرقان حمید سطرے چند نوشتہ بودم چون بآیۃ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قلم رسید نورے از انگشتہائے خمسہ بظہور آمد بمجرد مشاہد نور ذات فنائے مطلق بر ما مستولی شد یعنی بعد ساعتے چند بعالم صحو آمدم واین چہ حالت است وچہ مقام است از زبان دربار حضرت شیخی ومولائی فرمودند بعد تزکیہ نفس وانجلائے مراۃ قلب وکنس وجود از مواہبات الٰہیات وواردات تجلیات برارواح سالک حتی کہ بر قلب وبر قالب وارد میشود ومرآن تجلیات را حدّے و نہایتے نیست یعنی اگر محبوب حقیقی بعنایات الطاف واضعاف اعطاف قدوم میمنت لزوم در خانہ محب نہد وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ بطل نصر عیسٰی علیہ السلام ثابت آید وخانہ اش را منور بنور جمال ذات وبکسوت صورت خود خانہ اش امعزز ومشرف گرداند یعنی بتجلی شہودے خانہ محب اینور خود منور گرداند کہ ہمہ رنگہائے مختلفہ از نظر

سالک برداشته شود و علم حق مرسالک را استلزام آید و چون هر تجلّی که مشاهد اوست حدّے ونہایتے نبود ہمچنان مرطلب طالب را در سیر سلوک حدّے ونہایتے نیست چراکہ علی الدوام نفس خود را گوشمالی بمجاہدات وریاضات شاقہ وبفقروفاقہ میدہد تا ذوق وشوق مع اللہ بیفزاید درین ضمن این فقیر عرضداشت کرد حضرت قطبی معنی این آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّاشَرْقِیَّۃٍ وَّلَاغَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وازین آیت کریمہ فہمیدہ مے شود مثل نورہ روح انسانی کہ در بدن انسان است پس اللہ سبحانہ وتعالی کہ فرمودہ است مثل نورہ یعنی مثل نور وجود حق سبحانہ وتعالی در عالم ناسوت مثل نور روح انسانی کہ در مشکوۃ بدن انسان است و دران بدن انسان چراغ روح است المصباح فی زجاجۃ آن زجاجہ قلب انسان است پس معلوم شد کہ مشکوۃ بدن انسانی منور است بنور قلب زجاجی وقلب زجاجی منور است بنور روح انسانی کہ آن روح اضافی است وآن روح منور است بنور وجود حق سبحانہ وتعالی الزجاجۃ کانہا کوکب دری وآن زجاجہ قلبی گویا کہ کوکب درخشندہ است یوقد من شجرۃ مبارکۃ ومراد از شجرہ نفس انسانی است باضعاف اعطاف ربانی قابل فیوضات الہیاست زیتونۃ لاشرقیۃ یعنی از عالم مجردات نیست وکمالات لانہایات وعنایات لانہایات اللہ سبحانہ وتعالی است حالانکہ مجردات بالفعل است نہ بالقوہ ولاغربیۃ ومراد ازان اجسام عنصریہ کثیفہ وصلصالیہ کہ کمالات آن اجسام بالقوہ است نہ بالفعل بازاز زبان گوہر نثار فرمودہ یا انکہ این آیت کریمہ اشارات یا بشارات

مر سالکان علو درجات از معاملات و مقامات در سیر سلوک ظهور نور وجود در نظر سالکان
در ہر مظہر الٰہی بظہور آخر معاینہ میکنند از غایت عالم ارواح صفتہ رُوحی و ثانی مرتبہ
در ملک ملکوت صفتہ ملکوتی حتی کہ مشاہدہ میکنند در عالم ناسوت سُبحان اللہ کہ ظاہر
شد آن نور وجود الآن کما کان بلا تغیر و تبدیل در عالم ناسُوت کہ اظہر است معاینہ و
مشاہدہ میکنند اگر محبوب حقیقی جمال خود را در نظر محب بصورت تجلی امردی کہ برین
اخبار است رأیت ربّی علیٰ صورۃ امردِ شاب قططٍ و یا بصورت تجلی نسائی
کہ برین اخبار است کہ رأیت ربّی فی سلک المدینۃ و علیہ حلّۃ حمراء
کہ ہر دو تجلیات نزدیک عارفین متصوفین اکمل افراد تجلّیات ظہور نور وجود حق
است بر سالکان جلوہ گری کنند و محب ازان تجلّیات کہ بحکم فیض مقدس کہ عطا کردہ
شدہ است مر استعداد خاص احظّے و لذّتے یابند سرّے از اسرار رأیت ربّی
علیٰ احسن صورۃ غمزۃ ربّی با او کنند و در حریم محرمیت با خود عطا سازد
فاینما تولّوا فثم وجہ اللہ یعنی در عالم ناسوت کہ مشہود مر خاص و عام نور اعلیٰ نُور
مشعر برانست اعلام بر اعلام بر خاص و عام است با او ظاہر و ہویدا گردد اگر محبوب
حقیقی از عالم غیب یعنی از پس پردہ معنی آن مسمی بعالم جبروتست بتجلی جلال بر
عالم ارواح بحکم فیض اقدس کہ عطا کردہ شدہ است مر استعداد معینے یعنی ظہور
نور وجود بظہور نور محسوس در عالم جبروت نزول کرد کہ آن مصباح است و بعد
ازان ظہور نور وجود تنزل در عالم ملک ملکوت بظہور نور محسوس کہ آن زجاج است
نزول کرد و بعد ازان ظہور نور وجود در عالم ناسوت بظہور نور محسوس در آن مشکوٰۃ است
برائے عاشقان و جانبازان جلوہ داد آن طالع شد محب از غبار باطن یعنی کہ مستولی شد

امر حق سبحانہ وتعالی بر باطن سالک نہ از وہسم ماند ونہ رسم ونقوش ومجازی
سالک از میان مرتفع شود وبحقیقت محبوب حقیقی اتحاد یابد مَن عرف نفسہ
فقد عرف ربہٗ بااو جلوہ گری نماید وسالک در ہر مقامے کہ مسمی بعالم
جبروتست وچہ در عالم ملکوت وچہ در عالم ناسوت ومناسبت در ہر مقامے حظے و
لذّتے یابد فقد فاز فوزاً عظیماً نصیب او گردد۔ ہمدرین محل فرمود اگر ظہور نور
وجود محبوب حقیقی آن حجابہائے کہ درمیان محب باصورت ومعنی است پس از
جمال کہ مسمی بعالم ملکوت الٰہی است وجلال مسمی بعالم جبروت الٰہی است مرتفع
گرداند وغلبہ تجلی ذاتی کہ غیب مطلق است یعنی ہویۃ الالہی کہ لیستحق الحق است یعنی
فلایزال ہویۃ الحق لہ ثابتاً ازلاً وابداً دائماً فی مقام الاحدیۃ والجمع است۔ بدان
اے عزیز کہ مرتبہ ذات احدیت صرف است در ادراک عقول وفہوم وتفہیم ہر کس و
ناکس محیط نشود وبرآن اخبار شاہد حال است کہ تفکروا فی الاء اللہ ولا تفکروا فی ذات
اللہ وقتی کہ نسبت اضافت واثنینیت سالک برداشتہ شود وہستی آن سالک ہستی
ذات مطلق مبدّل گردد واورا باو نسبتے باعرفت ربی بربی درست آید وہر
سالکے را اللہ سبحانہ وتعالی بنظر دوام شہود باین تعین مشرف ومعزز گرداند
کہ آن مسمی بعالم لاہوت است ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذوالفضل العظیم۔ بمجرد اتمام این کلمات عزائمات حضرت شیخی الرزہ در
تمام اندام پیدا شدہ وحالتے پیدا شدہ بعد یکپاس حضرت قطبے بعالم صحو آمدند
وضوے جدید ساختہ چہار رکعت از صلوۃ تہجد ادا نمودند بعد فراغ نماز تہجد وادعیہا
رخ بجانب صوفیان نمودند ہمدرین محل فرمود چون ثلث شب ویا ربع از شب باقی

ماند براے نماز تہجد برخیزد و برین نص قرآنی مدلل ہست یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا وجمہور متصوفین از لفظ کہ در آیۃ او انقص واقع است مراد ازین ثلث یا ربع از شب داشتہ اند باید کہ وضو بسواک سازد وچون ارادہ مصلا کند این دعا بخواند بسم اللہ و باللہ ومن اللہ والی اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وقتیکہ پاے بر مصلا نہد ایستادہ این کلمات براے انشراح باطن خود وحضوری دل بخواند حسبی اللہ اٰمنت باللہ ورضیت باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ونیز براے دفع خطرات نفسانی ووسوسہ شیطانی این دعا بخواند سبحان الملک الخلاق ان یشاء یذہبکم ویأت بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز بعدہ دوگانہ تحیۃ الوضو بگذارد بدان دستور کہ بالا ذکر کردیم وبعد دوگانہ تحیۃ الوضو چہار رکعت از نماز تہجد ادا نماید بخواند در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دویم بعد فاتحہ اٰمن الرسول یکبار بخواند ونیت دوگانی بندد وبعد از سلام و درود این دعا بخواند اللہم ربنا لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان وبک المستغاث وعلیک التکلان ولا حول ولا قوۃ الا بک دہ بار بخواند اللہم انی اعوذبک من ضیق الدنیا ومن ضیق یوم القیمۃ دہ بار بخواند اللہم ارزقنا خیر الدنیا والاخرۃ وعافیتہما واعصمنا من شرور الدنیا والاخرۃ ومن اٰفاتہما برحمتک یا ارحم الراحمین دہ بار بخواند اللہم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ دہ بار بخواند بعدہ استغفار و درود

ده بار بگوید بعده در سجده رود و آمرزش خواهد برای آمرزش بوقت سحر یا عفو
صد بار بخواند و بعده دست بردارد و این مناجات شیخ الشیوخ که معمول شانخان است
بخواند و بعده بذکر و مراقبه مشغول شود - مناجات این است بسم الله الرحمن الرحیم
ملکا پادشاها بنظر و رضا رحمت بما نگر خداوندا ظاهر و باطن ما را در طلب رضا خویش
جمع دار تفرقه و پریشانی و سرگردانی از راه ما و از راه همه مسلمانان دور دار - عفو و
عافیت را قرین وقت ما کن رعایت و عنایت را ساعقه و قاعده ما گردان ما را
بدست تفرقه ما باز مده و ما را بما مگمار و ما را براه ما مگذار و ما را از شر ما نگهدار - و
کارهای ما و همه مسلمانان در عافیت و در رضای خویش باصلاح از کرده را در
گذار و آینده را نگهدار - هرچه به بنده بخشی دینی بخش و بار رضا خویش قرینی
بخش ما را بقهر خویش معزول مگردان و ما را از یاد خود معزول مگردان و ما را بغیر
خویش مشغول مکن - الهی اگر بپرسی حجتے ندارم و اگر بسوزی طاقتے ندارم از بنده
خطا و ذلت و از تو عطا و رحمت اے قدیم لم یزل و اے عزیز بے بدل اللّٰهم
اصلحنا و اصلح فساد قلوبنا و اصلح فساد افعالنا و اصلح فساد اقوالنا و اصلح
فساد صدورنا و صلح فساد اعمالنا و اصلح فساد احوالنا و اصلح ولاة
امورنا و اصلح ذات بیننا و اصلحنا بما اصلحت به من عبادك الصالحين
یا مصلح الصالحين یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الراحمین ۝ و اختم لنا
بخیر ربنا توفنا مسلمین و الحقنا بالصالحین و صل علی محمد و آله اجمعین
ایضاً مناجات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم الهی ضع علی راسی
تاج العبادة حتی لا اعبد غیرك و علی لسانی تاج الذکر حتی لا اذکر غیرك

وعلى قلبي تاج المعرفة حتى لا اعرف غيرك برحمتك يا ارحم الراحمين

ايضاً مناجات قال الامام الاعظم ابو حنيفة الكوفي رضى الله تعالى عنه ۵

هب ان النفس قد بلغت مناها	الم تكن المنية منتهيها
رفيقك سارقا غير اعتبارا	وعمرك طارقا نبته انتباها
صرفنا العمر في لعب ولهو	فاها ثم آها ثم آها
الهي ما عصيتك من عناد	ولكن شهوتي بلغت مناها
وقد خرت ان الشمس انى	بزخر حتى عفاني لن تراها
احب الصالحين ولست منهم	لعل الله يرزقني صلاحا
واغرس ودهم في جوف قلبي	لعل الله يرزقني فلاحا

باب یازدهم۱۱ در بیان فضیلت نماز جمعه

باب ۱۱ در فضیلت نماز جمعه

نقل است روزے حضرت شیخی ومولائی وذخیرتی عند الله در حالت سُکر مستی شهود حضرت الذات بود چون بعالم صحو آمدند با جماعت صوفیان که حاضر بودند سوال عجائب وغرائب نمودند که آن کیست وچیست که طلب خوردن نماید وآن چه چیز است که حرارت رسید طلب برودت نماید وهمچنین برودت غالب آمد طالب حرارت شد ودران مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد وصوفی سیف الله وحافظ علی اکبر ومیر فیض الله ومیان شیخ پیر محمد نهانیسری ومحمد باقر ماهروال وشیخ اسمعیل ومیر سید کلان وسید هدایت الله وسید غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی حضرت وشیخ عبد اللطیف برادر حقیقی حضرت ومحمد علی بندوی‌وال وابن فقیر ویاران دیگر حاضر بودند درین ضمن صوفی سلطان محمد

عرضداشت کرد حضرت شیخی که از حقایق آنها ارشاد میفرمایند که ما حضر مجلسیان مستفید
و بهره یاب شوند از زبان گوہر نثار فرمود که معشوق حقیقی در ہر لحظات و در ہر لمحات
بہر صفتی از صفات خودہا با عاشق روئے دیگری می نماید چه در عالم ناسوت و چه در
عالم ملکوت و چه در عالم جبروت و چه در عالم لاہوت مناسب آنمراتبهائی که با عاشق ظہر
یافته و عکس آن آفتاب در آئینه عاشق تافته بهر رنگے در ہر مراتب اگر ہستند آن
حقایق بغایت مرتبه صفا و نورانیت مثل اعیان عقول و نفوس مجردہ ہمانقدر
بمرتبه صفا و نورانی با عاشق رنگ نمودن گیرد و گاہے رنگہائے مختلفه نماید و گاہے
یکرنگی ظاہر و ہویدا گردد و گاہے به بیرنگی رُخ نماید چون ہر تعینے که در عالم ناسُوت
مجازاً بلطائف عنصریه بظہور نور وجود حق سبحانه تعالیٰ تافته مثل نور شمس است
که در زجاجات متنوعه مختلفه تافته اگر میباشند از زجاجات صافیه و ابیضه ظاہر ہویدا
میشود آن نور آفتاب ہمانقدر که صاف و ابیض است اگر ہستند آن زجاجات
غیر صافیه و ملوانست بلون کثافت ظاہر میشود آن نور آفتاب بہمان کثافت چنانچه
مولوی جامیؒ در رساله میفرماید ؎ اعیان ہمه شیشہائے گوناگون بود + کافتاد
بر آن پرتو انوار وجود + ہر شیشه که بود سرخ یا زرد کبود + خورشید در و ہم بہمان رنگ نمود +
بر لفظ مبارک راند ہمچنین نور وجود حق سُبحانه و تعالیٰ است اگر ہستند آن حقایق
بسیط صافیه نورانی ظاہر و ہویدا خواہد شد نور وجود حق سُبحانه و تعالیٰ بہمانقدر اگر
ہستند آن حقایق ملبس بکثافت جسمانیه عنصریه صلصالیه ظاہر و ہویدا میشود آن نور
وجود حق سبحانه تعالیٰ بہمانقدر - پس بدان اے عزیز فی الحقیقه اثر ہمان حقیقت است که
خود با خود حظے گیرد و با عاشق در پرده فعل جلوه گری کند فی الحقیقت ہمان فاعل

حقیقی اوست ؎ بر نقش خود است فتنۂ نقاش ✦ کس نیست دران میان تو خوش باش ✦

باز در اشواق و اذواق از زبان در ربار چند ابیات خوش میخواندے ؎ اے ظاہرے

تو عاشق معشوق باطن است ✦ مطلوب را که دید طلبگار آمده ✦ عشق در پرده مینوازد ساز ✦

عاشق کو که بشنود آواز ✦ که ہمون شاہد و ہمون مشہود ✦ لیس فی الدار غیره موجود ✦

و ہمدرین محل فرمود که معشوق حقیقی ہر تعینے را که در عالم ناسوت برنگہاے مختلفہ

مرکب ساخت بلطائف حکمت از خصوصیت جواہر و جسمانیات و روحانیات و

ہمچنین که در زمین پیدا ساخت از نباتات و حیوانات و غیر ذلک بجائے قوام بدن

انسان که الانسان بنیان الرب واقع است و نیز مطابق میان روح خور و طعام

پس بدان اے عزیز روح بر دو نوع است یکے روح حیوٰۃ و دوم روح ممات و

روح ممات آن وحی است وقتیکه خارج شد از جسد بنی آدم گشت حی میت ۔ و

روح حیوٰۃ آن روحے است که بسبب آن روح مجاری انفاس و قوت اکل و شرب

است پس متعلق شد آن طعام با قلب و قالب و بسبب آن طعام قوام بدن انسانست

باجرا سنت اللہ تعالیٰ تا این اخورده بریاضات و بعبادات و مجاہدات باستغراق

در تصورات ربوبیت دل خود را بوستان گرداند و ثمرہ محبت بچشاند و روح خود را

از عکس انوار تجلیات لانہایات جلوه دہد و علی الدوام در ہر لحظات و در ہر لمحات

سر خود را در اسرار الہیات در مراقبہ مستغرق گرداند ۔ چون سالک باین مرتبہ رسید

از مواہب اللہ سبحانہ و تعالیٰ دل صوفی بآب توحید پرورش یابد و روح بانوار

تجلیات منور بنور گردد و در دریا رصافع غواصی کند تا الانسان سری و انا سره بدست

آید و بر لفظ مبارک راند حالانکه قالب مرکب قلب است که بسبب آن ہر دو عمارات

دُنیا و آخرت است وقال الله تعالیٰ خلق لکم ما فی الارض جمیعًا درین ضمن این فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر صاحب عوارف میفرماید الارواح علی صورت بنی آدم لهم اید و ارجل و رؤس ویاکلون الطعام ولیسوا بملائکة و رجواب این کلمات حضرت قطبی فرمودند همچنین است از حدیث نبوی و کلام مصطفوی مفهوم میشود که روح را جسمے است کما قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف ولفظ جند که در حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم واقع است مفهوم میشود که لفظ جند دلالت میکند براینکه بدرستی و راستی روح را جسم الیست که قایم است بذات خود می آید و میرود و مرآن روح را حیوتیست و روحیات نقش از برائے همین رسول علیه الصلوٰة والسلام بلسان فصیح وصف نمود هر ارواح را بتعارف و تناکر حال آنکه این تعریف نمیشود مگر کسے که حی باشد الله سبحانه وتعالیٰ بعد ترکیب آدم علیه السلام پیدا ساخت طبائع اربع و الحرارت و رطوبت و یبوست پس طعام میرسد بسوئے معده و حالانکه در معده طبائع اربع و در طعام نیز طبائع اربعه پس وقتیکه اراده کرد الله سبحانه وتعالیٰ اعتدال مزاج بدن آدمی آنرا گرفت طبع از هر طبائع ضد او از طعام پس گرفت حرارت سردی را و رطوبت خشکی را ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ و این جواب مطابق شریعت است۔

پس بدان اے عزیز نزدیک اہل حق و ارباب حقیقت طبیعت ملکوت جسم است و آن قوتیست که ساری باشد در جمیع اجسام بسیط و مرکب عنصری و غیر ذٰلک حالانکه طبیعت واحد است نیست اختلاف مگر در حقیقت آن طبیعت و حکم آن طبیعت عین چیز نیست که واقع شد در آن چیز اختلاف چه صورتهائے طبیعت در حکم مختلف

اندچہ بریک صورت حکمے دیگر باشد و بر صورتے حکمے دیگر کہ آن شئے بار دیابس است
و آن شئے دیگر حار یابس است ہمدرین محل صوفی سلطان محمدؒ فضائل روز جمعہ کہ در حدیث
واقع است بیان نمود از زبان دربار فرمود کہ ہر سالک را باید کہ برائے نماز جمعہ اول
وقت غسل نماید چون از غسل جنابت یا از غسل جمعہ و یا از غسل عیدین کہ سُنّت است
فارغ شود این دُعا بخواند اَللّٰھُمَّ ابعثنی طاھرًا وافھم حججی ولا تدع علیّ ذنبًا
برحمتک یا ارحم الرّاحمین بعدہ غسل کند کہ سُنّت است در مسجد برود و دوگانہ
تحیۃ المسجد بگذارد و بعدہٗ چہار رکعت بہ نیت کفارت کہ نماز ہا فوت شدہ باشد قبل از
نماز جمعہ بگذارد و نیت چنین کند نویتُ ان اصلّی للہِ تعالیٰ اربع رکعات صلوٰۃ
النّفل تکفیر الصّلوٰۃ القضاء الّتی فات منّی فی جمیع عمری متوجھًا الیٰ جھۃ الکعبۃ
الشّریفۃ اللہ اکبر و بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ ایۃ الکرسی یکبار و انّا اعطینا
پانزدہ بار بعد سلام درود و این دُعا بخواند بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیمِ اَللّٰھُمَّ
یا سابق الفوت و یا سامع الصّوت و یا محی العظام بعد الموت صلّ علیٰ محمّدٍ
وعلیٰ اٰل محمّدٍ واجعل لی فرجًا و مخرجًا ممّا انا فیہ انک تعلم ولا اعلم و انت
تقدر ولا اقدر وانت علّام الغُیُوب یا ارحم العطایا و یا غاز الخطایا یا سُبُّوح
یا قُدُّوس ربّنا و ربّ الملائکۃ و الرّوح ربّ اغفر وارحم وتجاوز عمّا
تعلم فانّک انت العلیّ العظیم و یا ساتر العُیُوب و یا ارحم الرّاحمین وایضاً
چہار رکعت بگذارد و بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص ۵ بار بعد سلام لاحول
ولا قوّۃ الّا باللہِ العلیِّ العظیمِ صد بار بگوید اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ وقت نزع جان از
سلب ایمان نگاہدارد۔ ایضاً نماز تسبیح بروز جمعہ در مسجد جمعہ بگذارد و فضیلت نماز

تسبیح در احادیث آمده است که فرموده حضرت رسالت پناہ صلعم مر حضرت عباسؓ ابن
عبدالمطلب را یا عماه خبر میدہم مر ترا که این فعل بکند که در وده خصائل است وقتے
که از تو این فعل بوقوع آید غفر اللہ مر ترا گناہان را اوّل وآخر قدیم وجدید وخطاً
وعمداً صغیراً وکبیراً سرّاً وعلانیۃً اگر تواند ہر روز وہر شب بگذارد ویا بعد نماز
خفتن ویا در وقت تہجّد بگذارد واگر نتواند در شب جمعہ ویا روز جمعہ در مسجد جامع
بعد نماز فی زوال بگذارد واگر نتواند در ہر ماہے ودر ہر سالے ویا در جمیع عمر خود
یکبار بگذارد چنانکہ در ہر رکعتے تسبیح ہفتاد وپنجبار بگوید وبدین ترتیب نیّت کند
نویت ان اصلّی للہ تعالےٰ اربع رکعت صلوٰۃ التسبیح متوجہا الی جہۃ الکعبۃ
المعشوقیۃ اللہ اکبر وتحریمہ بندد وثنا گوید بعد ثنا سُبحان اللّٰہِ وَالحمدُ
لِلّٰہِ وَلا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَاللہ اکبر چہاردہ بار وپانزدہم مرتبہ لاحَولَ وَلا قُوَّۃَ
اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم بعدہٗ باتعوذ وتسمیہ فاتحہ یکبار واخلاص دہ بار بخواند
باز تسبیح ہم بر آن طریق دہ بار بگوید ودہم بار تمام مرتبہ کند پس در رکوع رود بعد
تسبیح رکوع آن تسبیح دہ بار گوید وقومہ کند در قومہ دہ بار گوید در سجدہ بعد تسبیح
سجدہ دہ بار گوید پس بنشیند در جلسہ دہ بار گوید ودر سجدہ دویم دہ بار گوید ہفتاد
پنجبار میشود ہمبرین طریق رکعت دویم وسیوم وچہارم بگذارد واین ترتیب
مرویست از امام نووی بروایت ترمذی بالاسناد الی عبد اللہ بن مبارک کذا
فی سنن الہدے بعد فراغ این دُعا با درود بخواند اَللّٰھُمَّ اِنّی اسالک توفیق
اہل الہدیٰ واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل البصر
وجد اہل الخشیۃ وطلبۃ اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم

حتی اعرفك واسألك اللّٰهم مخافة تحجزنی عن معاصیك حتی اعمل بطاعتك
عملا استحق به رضاك حتی انا صحك فی التوبة خوفا منك وحتی اخلص لك
النصیحة حیالك وحتی توکل علیك فی الامور وحسن ظن بك سبحان خالق
النور ویا واهب النور اخرجنا من الظلمات الی النور یا نور النور یا
منور النور یا نور السموات والارض نور قلبی بنور معرفتك ربنا
اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك علی کل شیئ قدیر وصل علی رسولنا ونبینا
محمد وآله اجمعین **ایضاً** ترتیب در سنن الهدی نماز تسبیح بحکم بعضی احادیث
دیگر بدین طریق مسطور است چهار رکعت بگذارد و بخواند در هر رکعتے فاتحه وسوره
و بروایتے در رکعت اول الهکم التکاثر و در دویم والعصر و در سیوم الکافرون
و در چهارم اخلاص بخواند بعده این تسبیح بخواند سبحان الله والحمد لله و
لا اله الا الله والله اکبر پانزده بار بعد تمام سوره ده بار بعده رکوع کند و
بعد تسبیح رکوع تسبیح مذکوره ده بار و بعده در قومه تسبیح مذکوره ده بار بعده
در سجده اول تسبیح مذکوره ده بار بعده در جلسه تسبیح مذکوره ده بار باز در سجده
دوم تسبیح مذکوره ده بار بعده در جلسه استراحت تسبیح مذکوره ده بار جمله تسبیحات
در رکعت واحد هفتاد و پنج بار میشود همچنین در باقی سه رکعت تسبیحات بگوید
و این جمله سی صد تسبیحات در جمیع چهار رکعت میشوند حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وآله وسلم فرموده اند بگذارد این نماز تسبیح را در هر روزے یا در هر جمعے
یا در هر ماهے ویا در هر سالے یکبار بعده چهار رکعت سنت جمعه
بگذارد و هیچ سخنے نگوید چون خطیب برائے خطبه بر منبر آید بحضور دل استماع خطبه کند

که قائم مقام دو رکعت نماز است بعدهٔ دو رکعت فریضه جمعه با امام بگذارد و بعدهٔ چهار
رکعت سنت دیگر بخواند و دو رکعت سنت وقتیه بخواند و دو رکعت نفل بگذارد و بخواند در هر
رکعتے بعد فاتحه اخلاص بیست و پنج بار و بعد سلام درود بر حضرت رسالت پناه صلے الله علیه وسلم چهل بار
بعدهٔ فاتحه مقدسه بارواح جمیع مومنین بخواند بعدهٔ سیر الاسرار من تصنیف حضرت
غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت میران سید شاه محی الدین عبد القادر جیلانی
قدس سره الله العزیز بترتیبے که نوشته بخواند و بعده حفظ ایمان و صلوة الحضر
بخواند بعدهٔ بر حکم آیت قرآنی فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض
بزیارت شیخ و بزرگان برود و یا بطلب علم مشغول شود یا بعیادت مریض برود
ثواب دارد باید که طالب دین هر کارے که بکند به نیت دینی بکند و در کارے که نیت
دینی دست ندهد ازان اجتناب کند لاسیما در صحبت اهل لهو و لعب عمر خود
ضائع نکند و پرهیز ازان بر خود واجب و لازم شمارد والله اعلم بالصواب

باب دوازدهم در بیان فضیلت ذکر جهر و خفی و مراقبه از پیران عظام علیه الرحمة والغفران رسیده

۱۲ باب در بیان فضیلت جهر و خفی

نقل است روزے در مجلس شریف حضرت شیخی و مولائی ذخیرتی عند الله سخنے در بیان
اذکار جهریه و خفیه افتاده بود و دران مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد
و صوفی سیف الله و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و میر سید فتح محمد و محمد ساقی و
میان شیخ محمد پیر تهانیسری و محمد عابد تهانیسری و محمد باقر ماهر و وال و این فقیر
و یاران دیگر حاضر بودند - از زبان دُربار فرمود که راه خدا تعالی در مشارق و نه در

مغارب است و نه در جنوب و نه در شمال است و نه در تحت زمین و نه در بالا آسمان است و نه در بهشت و نه در عرش است راه خدای تعالیٰ در درون قلب تست وفی انفسکم افلا تبصرون کما قال امیر المؤمنین وامام الاشجعین شمس المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ دواءك فيك يكفيك وما تشعر دواءك منك وما تبصر انت الكتاب المبين الذی ماحرفہ یظہر المظہر وتزعم انّك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر فلا حاجة فی الخارج وفكرك فيك وما تفكر آن قمری باغ احدیت بلسان فصیح بترنم الوہیت میفرمایند دوائے تست در تست۔ وقتیکہ سالک تصفیہ قلب وکنس وجود بریاضات ومجاہدات شاق علی الدوام اشتغال بدوا رصوم وشت اوّل گرفت آنصو فی عروق شجرۃ الفقر مع ورق شجرۃ التواضع واجعل فیہا اهلیلة التوبة واطرحه فی هاون الرضاء واسحقه بمنجار القناعة واجعل فی البطغیر النقی وصب علیه ماء الحیاء واغله بنار المحبة واجعل فی قدح الشكر وروحه بمروحة الرجاء واشربه بملعقة الجهد فانكم ان فعلتم ذلك كفايت میکند ترا من کل داء وبلاء ریشفی بمرض القلوب فی الدنیا والاخرة وحالانکہ شعر توازان دوا رصوم کہ از تست در تست کہ جاهدوا فی اللہ حق جہادہ حکم ناطق است وقتیکہ مرشد ارشاد نماید وبمیدانی توکہ توی کتابیست بیان کردہ شد وچون سالک بارشاد مرشد مشتغل باشتغال مجاہدات شد وتجلیات لانہایات بحکم فی انفسکم افلا تبصرون درذات تو خروج یافت وآن کتاب مبین است بیکحرف ظاہر میکند مضمر را یعنی آن تجلیات کہ مضمر بود ظاہر میشوند از یک اسم ذات

حالانکہ زعم میکنی تو بدرستی ور استی کہ تو جُرم صغیر است با وجودیکہ اللہ سُبحانہ وتعالےٰ
در ذات تو پیچیدہ است عالم اکبر یعنی گنجینہائے شیونات وقابلیات از حُسنِ
جمال اوست وخیمہ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت بصحرا ظہور انداختہ وترا در عالم کون و
شہادت پیدا ساختہ پس نیست حاجت ترا در طلب معشوق حقیقی ور خارج حالانکہ
فکر تو در تست کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم النّاس نیام فاذا ماتوا
انتبھوا از غفلت بغفلت بحجاب فی دنیائے دنی نمیکنی فکر تمام کما قال اللہ تعالےٰ
نحن اقرب الیہ منکم ولاکن لا تبصرون واین قرب اگرچہ حاصل است مرشمارا
فاما از غفلت حجاب محجوب است وچون محجوب بحجاب دُنیائے دنی حاجب شوی از سبب
آن حجاب ہائے مدرک نیستی تو قرب زمان وقرب مکان وقرب ذات را د
نیز تفکّروا فی الاء اللہ ولا تفکرُوا فی ذات اللہ مشعر برا این معنی است - پس
بدان اے عزیز راہ خدا یتعالےٰ تعلّق بدل دارد وبدل منازلہائے الٰہی طے
باید کرد ونہ لقدوم وکار عبادات تعلّق بجوارح دارد ونہ عرفان الٰہی لا یسعنی
فی الارضی ولا فی سماءی ولکن یسعنی فی قلب عبد المومن وابتدا مرسالک
را باید کہ خود را مستقل ومستقیم بشریعت دارد چنانچہ فرائض وسنن وواجبات
ومستحبات واوامر ونواہی وجملہ آداب شرائع بجائے آورد بعد ازان بخدمت
مرشد حاضر آید کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام العلماء ورثۃ الانبیاء وعلماء
اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل ومراد ازین علماء آخرت است ونہ علمائے دنیائے
کہ محض قشر اند وہم نصوص الدین خبر ایشانست بعدہٗ مرشد مرطالب صادق را فرماید
سہ روز متواتر روزہ دارد وہمیشہ بکلمہ تہلیل واستغفار دو ہزار ویا یکہزار بار اشتغال

دارد تا دلش مصفا از کدورات نفسانی گردد و بعد از سیوم روز در حجره غسل ساخته
بہ پیش مرشد بیاید یا مرشد او را در خلوت مؤدب بآداب بہ نشاند و حالانکہ مشائخان
کبار و عارفان نامدار وقار اللہ ہستند و تعظیم و تکریم ایشان بمقابلہ ان اکرمکم
عند اللہ اتقیکم میباشد پس مؤدب گردانند مرید آنرا بآداب ظاہر بطاعات و
عبادات و مؤدب گردانند باطن مرید آنرا بمحاسبہ و مجاہدہ و مراقبہ قال اللہ تعالیٰ
اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھدی اللہ فبھدیٰھم یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم مامور
باوامر الٰہی شدند باقتداء بالذین ھدیٰھم پس دانستہ شد باشارات این لزوم
اقتدا بمشائخان و عارفان نامدار کہ مامور بہدایت بطفیل محمدی صلی اللہ علیہ و سلم
شدہ اند فان الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ ہمین معنی است بعدہ مر طالب را
مشغول بذکر نفی اثبات دارد و سہ مرتبہ مرشد جہرا فرماید بعدہ بہمین طرق مر طالب
صادق با ملاحظہ دو واسطہ سہ مرتبہ بحضور مرشد گوید علی الدوام بذکر اللہ سالک
چنان غرق و مستغرق شود کہ ذاکر درمیان نماند و فانی بواسطہ شیخ چنان شود
کہ از ہستی او ہیچ اثرے و شائبہ نماند و فنافی الشیخ بروے ثابت آید ہمدرین محل
فرمود چون محب صادق بہ محبت محبوب دامن محبوب گرفت جائے رہایش است
وقتیکہ محبوب دامن عاشق گیرد رہایش نبود تا مرتبہ اذکر کہ بروے حاصل آید و
تا کار سالک بانجام رسد۔ و ہمدرین محل بر لفظ مبارک راندند پس مر ہر سالک را باید
کہ مقول حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا در ہر لمحہ و لحظہ یاد دارد کہ در دنیا زندہ
ام بذکر محبوب و در عقبیٰ زندہ باشم بمشاہدہ رویت محبوب مر ہر سالک و طالب را
باید بدوام ذکر اللہ خود را اشتغال دارد۔ ہمدرین محل فرمود کہ شنیدہ ام از مرشدی

آن قطب الموحدین عارف سامی حضرت بندگی شاه ابراهیم رامپوری میفرمودے
که شبے از شبہائے خواجه جنیدؒ بغدادی در مناجات بود گفت الٰہی چنان
زمانه گذشت که اہل ملاء الاعلیٰ وہمه اہل زمینیان بر من میگریستند پس الحال
از مواہبات لانہایات وعنایات لاتناہیات تو من بر ایشان میگریم اکنون
چنان ہستم که نه از خود خبر دارم ونه از ایشان وبعد ازان ده سال به پاسبانی دل
بودم ودل را از غیر نگاہداشتم از گوش باغوش محبوب بودم یعنی از علم الیقین
بعین الیقین رسیدم بعد بذا ده سال مرا دل نگاہداشت والحال بیست سال
است که از یکدیگر اخبار ندارم یوم تبدل الارض غیر الارض واشرقت الارض
بنور ربها ظاہر وہویدا گشته وعاشق عین معشوق آمده ومرتبه قرب فرایض برمن
ہویدا گشته خلایق میدانند که جنید با ما متکلم بکلام است حالانکه حق سبحانه وتعالے
بزبان جنید متکلم است وخود را خبر معشوق بنی یا لم الآن مع الله کما ہو فی
الازل سالم آمده وہمچنان دل از نور من خبر نه د بعد ازان بر لفظ مبارک انداند
الله سبحانه وتعالے بیست سال بزبان جنیدؒ سخن گفت وجنید درمیان
نبود وہم خلایق را خبر نبود نقل حضرت جنیدؒ قدس سرّہٗ العزیز حضرت قطبی
تمام کرده نعره زد وبیہوش افتاد بعد ساعتے چند ہوش آمد صوفی سلطان محمد
عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر حد ذکر جہر مر طالب از کجا تا بکجا رساند
فرمود قال رسول الله صلے الله علیه وسلم حاکیا عن ربه تعالیٰ اذا کان الغالب علی
عبد الاشتغال بی جعلت ہمه ولذته فی ذکری فاذا جعلت ہمه ولذته فی
ذکری عشقنی وعشقته ورفعت الحجاب فیما بینی وبینه وایشان ابطال حق اند

یعنی شجاع اند در محاربہ نفس و شیطان وجاهدوا فی اللہ حق جہادہ کمر بندایشانست
و باک نمیکنند ایشان در بذل ارواح بمقاصد عنیمت و فتوحات مشاہدات الہیات
و جبن نمیشوند در عبادات و ریاضات و مجاہدات و ہمچنین مرید صادق را باید
کہ جبان بمجاہدات نشود و ہمدرین محل فرمود روزے قطب الموحدین قطب الاقطاب
حضرت قطب العالم بندگی عبد القدوس گنگوہی اسمعیل الحنفی الچشتی قدس اللہ سرہ العزیز
در آخر عمر بذکر جہر در حجرہ مشغول بودند چون از حجرہ بیرون آمدند قطب الموحدین
بندگی شیخ رکن الدین عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر عمر شریف حضرت بغایت
کبر رسیدہ و در ہر لمحہ و در ہر لحظہ جمال محبوب حقیقی بے پردہ اشیاء مشاہدہ می نمایند
و مجاز حضرت بحق الیقین بحقیقت ذات محبوب متحد گشتہ تا الی بذکر جہر اشتغال
داشتن باعث معلوم نیست از زبان گوہر نثار حضرت قطب العالم بندگی شیخ عبد القدوس
فرمود کہ بابا رکن الدین شنیدہ یک خاک بیز در کوچہ بازار بخاک بیزی مشغول
بود اتفاقاً گذر بادشاہ آن زمان در آن کوچہ افتاد و بہ ندیمان خود باپرسید کہ
آن شخص بچہ کار مشغول است۔ مقربان درگاہ عرضداشت کرد کہ جہان پناہ عالم
و عالمیان بخاک بیزی اشتغال دارد آنچہ از نصیب و مطابق قسمت بدست
مے آید قوت عیال و اطفال خود ہا می نماید فی الحال بادشاہ یک لعل دران خاک
انداخت و آن خاک بیز لعل را یافت بخانہ رفت روز دیگر باز بخاک بیزی مشغول
شد اتفاقاً گذر بادشاہ روز دیگر دران کوچہ افتاد آن شخص را دید و شناخت شاید
کہ لعلے کہ دران خاک انداخت آنخاک بیز را ہمان اشتغال یافت حتی سہ روز
متواتر لعل دران خاک انداخت و یافت شاہ عالم و عالمیان بحضور خود طلبیدہ گفت

اے حریص چندان حرص کردن چہ فایدہ دارد یک قیمت لعل در تمام عمر تو کافی است فاما الحریص لایقنع ولا یشبع بر تو مثبت گشتہ - آن خاک بیز زمین خدمت بوسیدہ عرضداشت کرد کہ اے شاہ عالم و عالمیان زہے خاک بیز کہ از بیزیدن ایچنین خاک لعل بدست آید چرا باید گذاشت - ہمدرین محل قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس فرمود کہ بابا رکن الدین از آن جہر کہ از کیف بہ بے کیف رسیدم و چون کیف را بربی کیفے خود مطالعہ کردم آن جہر را چرا باید گذاشت حضرت قطبی بر لفظ مبارک اند کہ ذکر لسانی سالک بحدے کند کہ قلب آن سالک بذکر اللہ مستقیم شود و از استقامت طمانیت نفس است حال آنکہ در طمانیت نفس شیطان الرجیم نا اُمید شود کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ تولی وخنس واذا غفل التقم قلب فحدثہ ومناہ پس از خطرہ نفسانی و شیطانی بعید گردد و از بعد شدن نفس و شیطان سالک بعلو درجات مترقی شود وحصول دولت اشواق و اذواق بیفزاید چون مراد این از مقامے بمقامے بمقام مقربین عارفین واصلین رسید گشت قلب مر آن سالک سماوی و مزین شد بزینۃ الکواکب ذکر اللہ پس عروج کرد بباطن خود بعلو درجات و منور شد نفس مطمئنہ و خطرہ ملکی نیز خلف ماند کخلفت جبرائیل علیہ السلام فی لیلۃ المعراج عن رسول اللہ صلعم قال لو دنوت قدر انملۃ لاحرقت وہمدرین محل فرمود خواطرہائے مر سالک را در ابتدائے سیر سلوک چہار اند - اوّل خطرہ از نفس است دوم خطرہ از حق است و سیوم خطرہ از شیطان است و چہارم خطرہ از ملک است کہ کاتب خیر است - اما آن خطرہ کہ از نفس است پیدا میشود در تمام زمین قلب و خطرہ ملکی پیدا

میشود از بسیار قلب وقتیکہ مودب شد سالک بآداب نفس خود بزہد وتقوی کنفس
وجود بذکر اللہ پس مصفّے شد وجود مرسالک مستقیم شد ظاہر وباطن او بدوام ذکر اللہ
سالک از زبان بقلب رسید واز قلب بسر رسد واز سر بروح رسد وقتیکہ بمرتبہ محبت
رسیدند بذکر روح ساکت ماندند سر وقلب ولسان وآن ذکر روح ذکر مشاہدہ معشوق
حقیقی است در ہر لحظات ودر ہر لمحات ودر ہر مرتبہ از مراتب الٰہی چہ در عالم ناسوت
وچہ در عالم جبروت وچہ در عالم لاہوت مناسب ہر مراتب باعاشق رنگے نمودن گیرد
وچشم عاشق از پرتو نور جمال روشنائے دیگر یابد بعلم الیقین وعین الیقین و
حق الیقین وحقیقت الحق وحق الحقیقت وحق در ہر مرتبہ باعاشق رنگہائے مختلفہ
وگاہے یکرنگی ظاہر ہویدا گردد وجائے بیرنگی حاصل آید باید کہ بایاران مدوّر
بنشیند وذکر جہر گوید انتقال از ذکرے بذکرے بدین طریق کند اول تجدید وضو
ساختہ چہار رکعت از تہجد بگذارد وبالا نماز تہجد ذکر کردیم وبعدہ بیست ویک بار
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیّوم غفّار الذنوب واتوب الیہ
بخواند وبعدہ بیست ویکبار صلوٰۃ بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بفرستد بعدہ سہ مرتبہ
با لتسمیہ کلمہ طیب بآواز بلند گوید وبدراز کشد تا تمام دم در مد بالاخطہ وواسطہ
کشیدہ شود وملاحظہ وواسطہ رانگاہدارد وذکر لا الٰہ الا اللہ بگوید دوصد مرتبہ
بعدہ اثبات چہار صد مرتبہ وبعدہ اسم ذات ششصد مرتبہ بگوید چندانکہ شوق
وذوق مع اللہ دست دہد بعد ساعتے دم درکشیدہ سر در مراقبہ آرد یا مراقبہ فنائے
مشغول شود ویا مراقبہ صفا بعدہٗ کلمہ طیب سہ بار تمام گوید بعدہٗ دست برداشتہ
این دعا بخواند اللّٰہم احرق عوارض قلوبنا بنار عشقک وشوقنا الی جلالک

وجمالك واقطع حجابا بيننا وبينك وارزقنا كاسا من شراب محبتك و
خلعت وصالك وتشريف لقائك ياذا الجلال والاكرام الهى نور نا بحق نورك
وثبتنا فى حضورك يا هادى اهدنا الصراط المستقيم وارزقنا ازدياد
مشاهدة لقائك الكريم ولطفك الكريم صلى الله على خير خلقه محمد وآله
اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين على الترتيب بيان همه اذكار واشغال و مراقبه
بنا بران نساختیم در رساله ارشاد الطالبین حضرت قطب الاقطاب فرد الافراد
بندگی شیخ جلال الحق والدین تهانیسری قدس سره تعالے نوشته اند
این جا احتیاج نوشتن نبود و وقت فراغت نداشت بنا بران موقوف داشته ام

باب ۱۳ دربیان فضیلت نماز معکوس

باب سیزدهم دربیان فضیلت نماز معکوس

نقل است روزے حضرت شیخی و مولائی ذخیرتی عند الله در پانی پت بزیارات
سلطان العارفین برهان العاشقین قطب الاقطاب فرد الافراد دست ذو الجلال
حضرت مخدوم شاه شرف الدین بو علی قلندر قدس الله سره العزیز تشریف داشت
و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و محمد باقر
ماهر و وال و سید غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی حضرت و شیخ اسمعیل و محمد باقر
بوده کهیره وال و سید هدایت الله و محمد ساقی و حافظ علی اکبر و این فقیر و یاران

قصه طعام ... مجذوب

دیگر حاضر بودند دران خانقاه مجذوبے حاضر آمد آن مجذوبے طلب طعام نمود
طعام موجود بود پیش آن مجذوب نهادند شیخ اسمعیل سوال کرد حضرت پیر دستگیر
مجذوب من کل الوجوه نسیان باد راک عقول وفهوم از فرایض و سنن و بمراسم شریعت
است با وجودیکه عقول و فهوم ایشان ادراک با کلام شرب از کجامی نماید از زبان گوهر

نثار فرمود آئے۔ ہمچنین است تسمیہ قلندریہ ایشان مثبت برین معنی است بلکہ ایشان
بسکر طبیعت قلوبے باشد حتی کہ خراب میکنند عادات وتقیدات خود را وآداب مجالسات
ومخالطات باخلق اللہ نمی سازند وسیر واسفار ایشان در میادین طبیعت قلوبے باشد
ومیکنند آن چیزے را کہ دران رعایت استحباب وآداب شرائع نباشد باوجودیکہ طلب
ایشان باکل وشرب مثل آن شخص کہ در حالت نوم چیزے در اندام نایم خلید در عین
حالت نوم اندام خود را می خارد ونمیداند کہ چہ فعل از ما سرزد میشود وطلب مجذوب
باکل وشرب ہمین سوال است۔ ودر آن مجالس شریف عزیزے طالب العلم بود سوال
در معنی شریعت از حضرت قطبی نمود۔ از زبان درربار فرمود نزدیک علماء شریعت
سراج ظلمت جبلات جہالات از کتاب وسنت است وہر چیزے کہ مخالف کتاب و
سنت است خارج است از دین نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ومعنی شریعت نزدیک
علماء طریقت حملت عظیم الامانت مراد از شریعت قایم کردن وظایف عبودیت
بریاضات ومجاہدات ومراد از حقیقت مشاہدہ ربوبیت چون محبوب حقیقی از خلوت سرائے
عالم بطون خود را بصحرائے عالم ظہور تجلی وجودے ظاہر وہویدا ساخت وجود محب
در کون وشہادت بوجود آمد وبر اسم شریعت در سیر فی اللہ بزبد وتقوی بانواع
مجاہدات اکتساب مے نماید ۔ یکعین متفق کہ خبر از ذرۂ نبود + چون گشت ظاہر این ہمہ
اغیار آمدہ + وقتیکہ محب بطون خود را بانجلاء مراۃ قلب مصفا نماید ۔ ہرچہ دی
دلت مصفا تر + زد تجلی ترا مہیا تر + چون عکس آن محبوب حقیقی از غایت تصفیۂ آئینہ
قلب محب بجلوۂ ظہور آید محب بطالع شدن تجلیات محبوب بمرتبۂ اختفا گردد وصورت
محبوب اندر آئینہ خود ظاہر وعیان بیند ویگانگی محض پدید آید۔ حضرت قطبی این کلام

تمام کرده بیهوشش اُفتاد و بعد ساعتے چند بعالم افاقت آمدند درهمین غلبهٔ اشتیاق فرمود که این کنایت از عالم جبروت است ؎ آندم که بر آئینه بتابد خورشید + آئینه انا الشمس نگوید چکند + همدرین محل فرمود شریعت و حقیقت هردو متلازم اند بهیچ وجه من الوجوه درمیان اینها تعاند و تباین نیست و طرق الله سبحانه تعالےٰ تعلّق بظاهر و باطن دارد پس ظاهر شریعت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم است و باطن شریعت محمّد صلے الله علیه وسلم است پس بطون حقیقت در شریعت مثل آنچنانست چنانچه زبد در لبن است و یا کنوز در معدنست هر سالکے که مجاهده همه مراتب شریعت شد مطلع بحقیقت گشت و بعد ازین مقدّمات این فقیر اجازت بجاے نماز معکوس درخواست زبان گهربار فرمود که این نماز حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم و جمیع پیران خواجگان چشت اهل بهشت و اغلب مشایخان کبار گذارده اند درین نماز حضوری بیشتر است و سرّے عظیم اصل اینست که در چاه خود را آویزند و یا بخلوت باشد و کسی نامحرم را آنجا گنجایش نبود مگر خادم را رخصت است چنانچه این نقل بر لفظ مبارک راندند از قطب الاقطاب شیخ الشیوخ العالم قطب علامة الدهر شیخ فرید الحق والدّین خواجه مسعود سلیمان اجودهنی قدس سرّه العزیز منقول است روزے از پیر خود حضرت خواجه قطب الدّین قدس سرّه اجازت چلّه خواستم فرمودند که بابا فرید الدین موجب شهرت است عرضداشت کردم که ولایت حضرت مخدومی و مولائی حاضر است مطلوب شهرت خیر است و فرمود اگر مطلوب چلّه داری چلّه معکوس بگذارد که جاے مسجد باشد و درون مسجد چاه باشد بالاے چاه درخت باشد پس حضرت شیخ فرید الحق والدّین بمطابق امر عالی متعالی پیر کبیر خود آن

از مقامے بمقامے شہرے بشہرے می گشتند و در اوچہ ہمون علامات مسجد یافت و
مؤذن مسجد یافت و مؤذن مسجد را باخلاص مفتون ساختند و او می آمد بعد فراغ نماز
عشا حضرت شیخ را می آویخت و پیش از صبح میکشاد و اغلب بزرگان در زاویہ
حجرہ خود گذاردہ اند طریق این است باید کہ اوّل غسل کند و اگر نتواند وضوء جدید
کند و دوگانہ بر زمین ادا نماید و فاتحہ بروح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
و بروح حضرت فرید الحق والدین و بروح جمیع پیران خواجگان چشت بخواند
طریق نماز معکوس این است حلقہ آویزد و متکا باندازد و دوالی و یا رسنی دیگر در چوب
آویزد دست کلہ دست راست کند یک حلقہ در پائے راست اندازد و بر سر
چوب سازد و آنرا بدست گیرد و بدست چپ آن حلقہ بپائے چپ پوشاند ہر دو
پائے را بر سر چوب برابر کند و فرود آید سرنگون کردہ صلوٰۃ آغاز کند وقت فرود
آمدن دوالی و یا رسنی را گرفتہ باہستگی فرود آید ؎ سعدیا کنگرہ عشق بلند است
و بلند + تا تو سر پا نکنی کار تو اینجا نرسد + صلوٰۃ باشارت بگذارد اوّل روئے
مستقبل قبلہ سہ کرت لفظ حق حق حق باواز بلند گوید بعد ازان دو رکعت
دوگانہ ادا نماید تا در فتح باب کشادہ گردد اوّل دوگانہ شکر الوضوء بگذارد و بخواند
در ہر رکعت سہ مرتبہ سورہ اخلاص و بعدہ دو رکعت شکر اللہ بنیت مذکور
میگذارد و بعدہ دو رکعت صلوٰۃ معکوس ادا نماید و بخواند بعد فاتحہ آیۃ الکرسی
یک بار و اذا جاء و اخلاص سہ مرتبہ بخواند بعدہ چہل و یک مرتبہ این دعا بخواند
یا غیاثی عند کل کربۃ و معاذی عند کل شدۃ و مجیبی عند کل دعوۃ
و رجائی حین تنقطع حیلتی یا غیاثی نود و نہ مرتبہ حسبی ربی گوید و بعدہ چہار

رکعت دیگر بنیت معکوس بگذارد و در رکعت اوّل بعد فاتحہ چہار قل چہار گان بار
و در رکعت دوم سہ گان بار و در رکعت سیوم دوگان بار و در رکعت چہارم
یکان بار - دوم ترتیب اینست در ہر رکعت بعد فاتحہ سورہ اذا جاء نصراللہ
پنجبار و اسم حق صد و بست و یکبار و بعد از سلام چہل و یکبار اللّٰہُ ھَادِیْ
گوید و بعد ازان شش رکعت صلوٰۃ المعکوس ادا نماید و نزدیک بعضے مشایخان
دو رکعت معمول حضرات خواجگان ماست بدین طریق اوّل دو رکعت بگذارد و
در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص یکہزار بار و اگر مبتدی باشد در ہر رکعت سہ بار
بخواند ہر روز زیادہ کند تا ہزار کرت رساند الغرض از سہ کرت کم نکند ایضاً
بعضے بعدد حروف اخلاص در ہر رکعتے گذاردہ اند و آن چہل و ہفت میشوند
در ہر رکعتے بعد فاتحہ چہل و ہفت بار سورہ اخلاص بخواند بعد ازان سلام گوید
یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بخواند و بعد ازان
چہار رکعت دیگر بگذارد و بخواند در رکعت اوّل فاتحہ سورہ مزمل یکبار و سورۃ
الکافرون یکبار و در رکعت دویم آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت سیوم والضحیٰ
یکبار و قل اعوذ برب الفلق یکبار و در رکعت چہارم الم نشرح یکبار و قل
اعوذ برب الناس یکبار و بعد از سلام درود خمسہ سہ بار گوید و رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم را در تصور آرد یا واسطہ مرشد در تصور آرد پس در ذکر سہ پایہ
و یا ہو نکم و یا مراقبہ مشغول شود اگر تواند سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ برائے
فتحباب بخواند و بعدہ متصل این سی صد و ہفت مرتبہ این اسم بخواند یَارَائِیَ
الظَّاھِرِ مِنْ کُلِّ اُفُقٍ بِقُدُسِہٖ یَارَائِیْ بخواند چنانچہ منقول است قطب الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ از اجازت باطن بہندوستان متوجہ شدند
از پیر خود قطب الاقطاب خواجہ عثمان ہارونی التماس چہل اسم باریتعالی کردند پس حضرت
خواجہ فرمودند یا معین الدین ملک ہندوستان را یک اسم کافی است یا زاکی
الطاہر من کل آفۃ بقدسہ یا ذاکی بعد ازان سہ کرۃ لفظ حق حق حق بلند گفتہ
باہستگی فرود آید وثمرات این کسب بعد از عمل خواہد شد وبظہور خواہد آمد وفواید دیگر
شب اول ہر ماہے فاتحہ وآیۃ الکرسی واخلاص بر یکے سہ بار وشش رکعت نماز
بسہ سلام بگذارد وبخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ واخلاص یازدہ بار از مشایخان
کبار منقولست در امان حقتعالے باشد۔

باب چہاردہم دربیان فضیلت اوراد ونماز ماہ رجب ولیلۃ الرغائب وادعیہ ہائے

باب ۱۴ در فضیلت اوراد ونماز ماہ رجب ولیلۃ الرغایب

نقل است روزے حضرت شیخی ومولائی ذخیرتی عند اللہ برائے مجالس عرس قطب الاقطاب
حجۃ الواصلین برہان العاشقین بندگی شیخ عبد القدوس حنفی الچشتی در گنگوہ تشریف
داشت ودران مجالس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد وصوفی سیف اللہ
ومحمد باقر ماہڑدوال ومحمد ماہ سہارنپوری ومحمد باقر بڈوہ کھیڑہ دال وسید فتح محمد
وشیخ محمد پیر تھانیسری واین فقیر ویاران دیگر حاضر بودند صاحبزادہ برجادہ محمد حیات
سراج ظلمات جبلات جہالات درعین مجلس عرس حضرت قطبی آمدہ سوال کرد کہ
قطب الاقطاب قطب العالم جدی ومولائی در شرح قصیدہ امالی کہ تالیف خاص
است این قول فضل اصحاب بر اولیا میفرمایند ومعنی این قول بادراک عقول
مایان نمی آید حضرت ارشاد فرمایند تا از معنی قول حاضر مجلسیان استفادہ وبہرہ یابند
از زبان گہر بار فرمود کہ کدام است صاحبزادہ آن قول بیان کرد وفضل الصحابۃ

علینا قطعی لانهم یرون النبی صلی الله علیه وسلم فی مرآت الجبروت و سخن مراة فی مراة الا ابلیس فی الغور از زبان گهربار فرمود وجود همایون سرور انبیاء صلی الله علیه وسلم جبروتیت و کنوز که مراتب وجود مطلق و نبوت فردیت بر ذات محمد مصطفے صلے الله علیه وسلم در مقام جمعیت آلهی است که هیچ یکے مراتب را سوائے مرتبه ذات احدیت گنجایش نے و جمیع اضافات وجود موجودات از لاهوت و جبروت و ملکوت الله سبحانه وتعالی در ذات حبیب نبی خود صلے الله علیه وآله وسلم نهاده و سر لطافت در نظافت درین تعین محمدی مندمج ساخته نوری بود مجسم و یا روحی بود مصور و کذا قال رسول الله صلے الله علیه وسلم انا من نور الله و المومنون من نوری اشارات بابشارات این معنی است و جائے دیگر فرموده انی و ان کنت ابن آدم صورتا ولی فیه معنی و مشاهدةً یا توئی پس بدرستی و راستی مراد از آن آدم علیه السلام معنیست که گواه است به پدرے من یعنی آن حقایق آدم که پیدا شده از حقیقت محمدیست که نور العین اول و قابلیت اولی می نامند و هر واحد از افراد انسان چه انبیاء و چه اولیاء و چه خواص و چه عوام مظهر اسم کلی است و جمیع کلیات داخل تحت این اسم اعظم است که جامع الهی است پس ابتدا کرد الله سبحانه وتعالے حبیب خود را بامر وجود بایجاد روح او و ختم ساخت الله سبحانه وتعالی بامر الرسالت اخرًا پس اصحاب کرام حسن محبوب حقیقی بصورت و معنی و هستی خود را مبدل بهستی محبوب ساخته که حقیقت آنحضرت که الطف الحقایق موجودات و اقرب الاقرب بحضرت الذات بوده است هو الاول هو الاخر هو الظاهر هو الباطن بر این معنی مثبت است که ببصر عین مشاهده و حظے می یابند و نصیب اولیاء عظام بعد فناء ظاهر و ورع

وتقوی کمال و ریاضات و مجاہدات و کنس وجود از کدورات تمام در آئینہ ابلیس
یعنی بمراۃ عالم تلبیس یعنی در حضرت عالم مثال متجسد میشود مر آن ارواح
منور رسول علیہ الصلوۃ والسلام در حضرت مثال بصورت جسد مثالے و مشابہ آن
صورت کہ بودند صلی اللہ علیہ وسلم در حال طفولیت و جوانی و ممکن نیست مر ابلیس
لعین تلبیس را متصور میشود بصورت جسد مثالی صلی اللہ علیہ وسلم عصمۃ من اللہ
در حق را است زیرا کہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم ہادیست
ومبعوث برائے ہدایت و شیاطین لعین مظہر اسم مضل و مخلوق ہست برائے
ضلالت اگر متمثل میشود بصورت علیہ السلام ہر آئینہ متخلل میشود امر ہدایت چرا کہ
سنت اللہ جاری برین ہست متمثل نمیشود ہیچ شئی از اشیاء بصورت و حلیہ
علیہ السلام از جہۃ تعظیماً لشانہ علیہ الصلوۃ والسلام باز از زبان دُر ربار فرمود عارف
صاحب کشف اگر صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صورت ولی و غیر آن در حضرت
عالم مثال مطلق و یا مقید دید و افاضہ علوم معارف و عطایائے آلہی بر صاحب
کشف گردید پس نیست صورت مشہود مگر عین صاحب کشف و ناطق نباشد مگر بآن کسے
مگر بزبان او۔ پس بدان اے عزیز نار موسیٰ عین موسیٰ بود و ناموس ہر پیغامبر عین
اوست و متکلم نبود ناموس ہر پیغامبر مگر بلسان او۔ ہمدرین محل این فقیر عرضداشت
کرد۔ حضرت شیخی و مرشدی صاحب فصوص حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سرہ
در فصوص الحکم میفرمایند فانّ صاحب الکشف یشاہد الصورۃ تلقی الیہ مالم
یکن عندہ من المعارف و تمنحہ مالم یکن قبل ذلک فی یدہ فتلک الصورۃ
ہو عینہ لا غیرہ باز از زبان دُر ربار فرمود آرے پیر بزرگ عین القضاۃ ہمدانی

مطلع انوار عنایات سبحانی می فرمایند انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعمائۃ مرۃ وکل مرۃ حسبت رسول اللہ الا ان الیوم علمت انہ ما کان ما رأیتہ الا انا یعنی بہ درستی کہ من دیدم در رویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتصد مرتبہ پندشتم کہ در خواب رسول خدا را دیدام لیکن امروز دانستم کہ نبودہ است چیزے کہ دیدم در خواب مگر من ہمدرین محل فرمود اولیاء عظام کہ حسن پیکر خجستہ منظر سرور انبیا را مطابق استعداد در لباس کون ویا در لباس صورت ملکی ویا در لباس صورت حقی در حضرت عالم مثال مطلق یا مقید مشاہدہ مے نمایند و عارفان ازان حسن لذتے وحظے می یابند پس فضل اصحاب بر اولیا را ولی واخر است چرا کہ اصحاب کرام ببصر عین مشاہدہ می نمایند واولیاء عظام در حضرت عالم مثال حظے ولذتے گیرند بعد این مقدمات این فقیر برائے نماز ماہ رجب و لیلۃ الرغائب اجازت خواست فرمود این نماز را قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین در آئین خود نوشتہ اند اندرون حجرہ از کتب خانہ بیار مطابق امر عالی متعالی از کتب خانہ عالی آوردہ نماز ماہ رجب و لیلۃ الرغائب درین ملفوظات ثبت نمودیم کہ رجب شہر یست رجب قدرہ سہ سال متعبد انست تفریق این ہر چہار نوعست کہ سال مومنان محرم است وسال عابدان ماہ رجب است وسال محرران چون آفتاب در میزان آید وسال منجمان چون آفتاب در حمل آید قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب شہر اللہ وشعبان شہری ورمضان شہر امتی در شرح آمدہ است قیل یا رسول اللہ ما معنی قولک شہر اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ مخصوص با لمغفرت وفیہ تحصین الدماء وفیہ اتاب اللہ علی انبیائہ

وفیه انقذ اولیائه من بلاء عدائه که شب اول ماه رجب بعد از نماز شام بیست رکعت نماز بده سلام بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص یکبار و درین ماه استغفار بسیار بخواند قریب یک لک و یا هفتاد هزار بار رساند اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه و کلمه توحید یک لک رساند آمرزیده شود لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و درین ماه استغفر الله ذو الجلال والاکرام من جمیع الذنوب والاٰثام هزار بار گوید آمرزیده شود و صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد لیلة الرغائب در کدام شب واقع میشود از زبان دربار فرمود درین اوراق نوشته است که ببیند اول شب پنجشنبه ماه رجب کند و نجید روز پنجشنبه روزه دارد و چون شب آدینه در آید بعد از نماز شام اوابین دوازده رکعت نماز بجماعت شش سلام بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه انا انزلناه سه بار و اخلاص دوازده بار بعد فراغ نماز هفتاد بار بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پس بسجده رود و سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ هفتاد بار بخواند پس بنشیند رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ هفتاد بار بخواند. بار دوم در سجده رود و بخواند هفتاد بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ تا آخر پس بنشیند درود بخواند و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ الَّتِیْ اَمَرْنَا عَبْدُكَ وَهِیَ مَعَ لَكَ وَخَیْرُلَكَ مِنْ خَلْقِكَ شَفِیْعِ الْاُمَّةِ وَکَاشِفِ الْغُمَّةِ صلی الله علیه وسلم و از خدای تعالی حاجت بخواند و بر مصلا بگذارد چون روزه افطار کند دو رکعت بگذارد و بخواند در هر رکعتے فاتحه و آیة الکرسی و معوذتین یکان بار بسیار ثواب است هذا کلام از اوراد و قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین است

وفیه انقل اولیائه من یلاعدائه شب اول ماه رجب بعد از نماز شام بیست رکعت نماز بده سلام
بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص یکبار و درین ماه استغفار بسیار
بخواند قریب یک لک و یا هفتاد هزار بار رساند اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
اَسْتَغْفِرُ اللّٰه و کلمه توحید یک لک رساند آمرزیده شود لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و درین
ماه استغفر اللّٰه ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ هزار بار گوید
آمرزیده شود و صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد لیلة الرغائب در کدام شب واقع
میشود از زبان دربار فرمود درین اوراق نوشته است بمبدا اول شب پنجشنبه ماه نیت کند و بخیده روز پنجشنبه
روزه دارد چون شب آدینه در آید بعد از نماز شام اوابین دوازده رکعت نماز
بجماعت بشش سلام بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه انا انزلناه سه بار
و اخلاص دوازده بار بعد فراغ نماز هفتاد بار بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پس در سجده رود و سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ هفتاد بار بخواند پس بنشیند رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وتجاوز عما تعلم فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ هفتاد بار بخواند - بار دویم در
سجده رود و بخواند هفتاد بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ تا آخر پس بنشیند درود بخواند
و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ الَّتِیْ امرنا عبدك وسمع
لَكَ وَخَیْرُ لَكَ مِنْ خَلْقِكَ شفیع الْاُمَّةِ و کاشف الغمة صلی اللّٰه علیه وسلم
و از خدایتعالی حاجت بخواند و بر مصلا بگذارد چون روزه افطار کند دو رکعت
بگذارد و بخواند در هر رکعتے فاتحه و آیة الکرسی و معوذتین یکان بار بسیار و بسیار
ثواب است هذا کلام از اوراد و قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین است

باب ۱۵ در بیان فضیلت ماه رمضان

باب پانزدهم ۱۵ در بیان فضیلت ماه رمضان المبارک

نقل است روزے حضرت شیخی و مولائی ذخیرتی عند الله برائے مجالس عرس در
قصبه کرنال شیخ رکن الدین بندگی بود از مشائخان این دیار تشریف داشت دران
مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و محمد باقر مجرد ال
و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و میر سید فتح محمد و صوفی محمد ساقی کرنالی و سید
غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی حضرت و شیخ بهیکو و شیخ اسمعیل و میر سید کلان و
سید هدایت الله و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون بوقت شب حضرت قطبی
دران مجالس شریف حاضر شدند مطربے و ستے بنا تنبور نرمک میزد چون حضرت
شیخی را باستماع صدائے نغمات حالتے وجد پیدا شد چون آفتاب الله نور السموت
والارض در آئینه روح حضرت قطبی طلعت نمود همه قیودهائے کونی مضمحل و متلاشی
گردید وقتیکه ذات محب عین ذات محبوب گردید همه یکرنگی عیان شد چندان شورش
در بطون محب عشق انداخت وجود کونی را در حرکت آورد و محب موصوف بصفات
ذاتی محبوب گردید ~ بیقراری عشق شور انگیز + شر و شورے فگند در عالم +
چندان بیقراری و اضطراری پیدا شد گاہے بر زمین می غلطید و گاہے بالا می جست
و دران مجالس شریف جماعت صوفیان و اهل لغو و اکابر شهر حاضر بودند
چنانکه از اعیان محمد ساجد و شیخ بودھن و افضل بیگ مغل و سید محمد بیڈولی و ال
عنقریب دو صد کس از فقرا و مخلصان ابنائے دنیا بودند درین ضمن افضل بیگ
با فقرا مشورت کرد که چهارپائی از خانه حاضر آرم حضرت شیخی را بخانه ما که متصل از ان
مسجد است می برم فی الفور از خانه چهارپائی حاضر آورد چند کس مردمان بر چهارپائی

غلطانیدند چون خواستند که بخانه مرزا افضل بیگ برند هر چند مردمان بقوت هائے
بیشتر کنند چهار پائی از جائے نجنبید آخرالامر بهزاران هزار شدائد قویه هفتاد و یا
هشتاد مردان برداشتند و دو سه قدمے بردند چون هلاک گشته و زخمی بر دست
و پائے انها رسیده لاچار و عاجز شده آن چهار پائی را بر زمین نهادند آخرالامر
بعد یکپاسی حضرت قطبی اندران مسجدے که منازل نزول فرموده بود آنجا آوردند
چون وقت طلوع صبح صادق رسید حضرت قطبی در عالم صحو آمدند باواز بلند
فرمود که کسے حاضر است سید هدایت الله بیدار بود جواب داد که غلام هدایت الله حاضر
است فرمود که یومئذٍ لخبیر در کدام سوره سید مذکور در صحن مسجد آمده بشیخ پیر
تهانیسری پرسیده جواب داد که حضرت پیر دستگیر در سوره عادیات واقع است
چون موذن مسجد منادی بصلوة و فلاح مومنان مشغول شد حضرت قطبی بتمام و کمال
وضو ساخته سنن و فرائض و ادعیه هائے ادا نمودند و بعد فراغ ادعیه هائے و تسبیحات
و نماز اشراق نموده رخ بجانب صوفیان نمودند سید هدایت الله باشارات
صوفی سلطان محمد برائے مقدمات شب که بر ذات حضرت شیخی تالی شده بود سوال کرد
فرمود اے عزیز اظهار اسرار حضرت یار بر عوام انهدام شریعت است اما یک نقل
یاد دارم بگوش جان بشنو روزے رسول الله صلی الله علیه وسلم از سکر مستی شهود
حضرت الذات از خانه حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها قدوم میمنت لزوم بمسجد
آوردند در هر دو کتف میمون حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله عنه گرفته و جلوس
فرموده و سر مبارک خود باسرور انبیاء صلی الله علیه وسلم باوجود کمال صحت حال و ضبط
احوال و راشواق و اذواق لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب و لا

یعنی موسل بر زانوے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نہادہ استراحت فرمودند
چون سرور انبیا از اشواش سکر مستی شہود حضرت الذات و از غلبہ عشق درین عالم
مکونات چندان بیقرار بودند حتی کہ عشق بر حیدر کرار ظاہر و ہویدا شد با وجود این عظمت
و قوت بر زانوے حضرت علی مرتضیٰ چندان گران بار شد گویا کہ ہزاران ہزار کوہ ہا
بر زانوے نہادہ و گوشت زانوے قطرہ قطرہ گردید و از گرانی بار امانت حضرت
العشق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیقرار شد تدانجا لیے کہ ابتدا سر
نہادن سر مبارک آن سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بر زانوی حضرت علی ابن ابی طالب
بود رفت آن حالت کالبرق یعنی چون آنحالیے کہ کالبرق بود گذشت بعد ازان
سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بعالم صحو آمدند چون بعد ازین مقدمات این
فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر اگر ماہ رمضان بہ بیند چہ دعا بخواند فرمود
کہ این دعا را از اوراد قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین یاد دارم اللّٰھم صلّ
علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ اللّٰھم ھذا شہر رمضان فادخلہ علینا بالامن
والایمان وصحۃ من السقم وفراغ من الشغل واعنا علی الصیام والقیام و
تلاوت القراٰن حتی ینقضی عنا وقد غفرت لنا ورضیت لنا اللّٰھم ھذا
شھر رمضان قد حضر تسلمہ لنا وسلمنا لہ وتسلمہ فی یسر منک و
عافیۃ اللّٰھم ارزقنا صیامہ وقیامہ یقول منا بایمان واحتساب
اللّٰھم اذھب عنا الکسل والفترۃ والسآمۃ وارزقنا فیہ الخیر والاجر
والقوۃ والنشاط کما تحب وترضی وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ واٰلہ
اجمعین و در شب اول دو رکعت بگذارد و بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ سورہ فتح

۳ بار بخواند تا سال دیگر روز در حفظ خدا تعالی باشد و درین ماه بیشتر تلاوت قرآن
باشد تا هر روز یک ختم و یا دو ختم شب و روز شود و چشم و گوش را از یاد غیر و غیر
مشروع و کلام مالایعنی نگاه دارد و در اول ماه و میانه و آخر دعاء عکاسه بخواند فضائل
بسیار است و در وقت روزه کشادن بگوید اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ
اَفْطَرْتُ وَبِصَوْمِ رَمَضَانَ غَدًا نَوَيْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی و این دعا بر طعام
پخته بخواند و افطار کند حقتعالی غنیمت و عافیت روزی گرداند سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِغْفِرْ لِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَجْمَعِيْنَ ۔ **دعاء عکاسه امینت** بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ مِّنْ
اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ
بِذَنْبِیْ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَاضِعِ الذَّلِيْلِ دُعَاءَ
مَنْ خَضَعَتْ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَجَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّیْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ
وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً وَّارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِیْ بِغِنَائِكَ وَعُبَيْدُكَ بِبَابِكَ بِخَيْرٍ جُوَارِ رَحْمَتِكَ وَكَافِ عَفْوِكَ
يَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاكَ الْمُسِیْءُ وَقَدْ اَمَرْتَ الْمُحْسِنَ مِنَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِیْءِ فَتَجَاوَزْ

عن تبلیغ ما عندی بجمیل ما عندك یا کریم یا ارحم الراحمین وصلی الله
علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین ایضاً نماز تراویح هر شب بعد از نماز فریضه
وسنت عشا بیست رکعت بده سلام بگذارد اگر میسر شود ختم کلام الله مجید کند
که تراویح با ختم موکده است - بعد دوگانه اول تسبیح یا کریم المعروف یا قدیم
الاحسان احسن الینا باحسانك القدیم بعد دوگانه دویم تسبیح گوید بعد چهارگانی
اول این تسبیح بخواند اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله سه بار بعد تسبیح دست بردارد واین دعا بخواند اللهم
انا نسألك الجنة ونعوذبك من النار یا خالق الجنة والنار برحمتك یا
ارحم الراحمین یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستار یا رحیم یا بار
اللهم اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر بعد چهارگانی سیوم سبحان
الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم سه بار - بعد چهارگانی چهارم سبحان الله وبحمده سبحان الله
العلی العظیم وبحمده استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه - سه بار بعد
چهارگانی پنجم سبحان ذی الملك والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة
والقدرة والکبریاء والجلال والجمال والجبروت سبحان الملك المعبود
سبحان الملك المقصود سبحان الملك الموجود سبحان الملك الحی الذی لا
ینام ولا یموت ولا یفوت ابداً ابداً ذو الجلال والاکرام بیدك الخیر
وهو علی کل شیء قدیر پس در سجده رود وحاجت خواهد پس بنشیند ودست
بردارد واین دعا بخواند اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك وسلم

اللّٰھُمَّ مدّ تی فی عمری ووسع علی رزقی وصحح فی جسمی وبلغنی املی فانک تمحوا
ماتشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اللّٰھُمَّ انَّ ھذا شہر رمضان قد حضر
انت فرضت علینا صیامہ فسلمہ لنا وسلمنا لہ من غیر ضرر ومضرۃ وّلا
فتنۃ مضلۃ برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمّدٍ
وّ آلہ اجمعین اگر لفظ جمع بخواند بہتر است تا جماعت حاضران دوستان و
فرزندان در دعا در آیند اللّٰھُمَّ مد لنا فی اعمارنا ووسع علینا ارزاقنا و
صحح لنا اجسامنا وبلغنا اٰمالنا الی اٰخرہٖ و وتر باجماعت بگذارد و بعد سلام
این دعا ہر شبے بخواند اللّٰھُمَّ صل علی محمّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمّدٍ اللّٰھُمَّ اجعلْ
من اعظم عبادتک نصیبا فی کل خیر تقسمہ بین عبادک فی شہر رمضان
من نور یھتدی بہ او رحمۃ تنشرھا او رزق تبسط او بلاء ترفعہ او
شرٍ تدفعہ او فضل تقسمہ لقینا علی المؤمنین بلا الہ الّا انت اللّٰھُمَّ
لقینار وحا وریحانا وتقبل صیام شہر رمضان منا وعلی قیامہ فاعنا
وعلی قیام لیلۃ القدر فوفقنا وبعبادتک فصبرنا وبالقرآن فاشفنا
وبالایمان فاھدنا وبالاسلام فاشرح صدورنا ومن الاحیاء المرزوقین
فاجعلنا واجعل دار السّلام دارنا واجعل فیہا خلدنا ومقامنا ومن النظر
الی وجہک الکریم فلا تحرمنا واجعل المؤمنین اصحابنا واجعل الجنۃ ماوٰنا
ومع محمّدٌ صلی اللہ علیہ وسلّم واٰلہ فاجمعنا وکما اتیت ابراھیم رشدہ
فارشدنا وکما اعطیت موسی سوالہ فاعطنا سوالنا وکما غفرت بمحمّدٍ
صلی اللہ علیہ وسلم ذنبہ فاغفرلنا ذنوبنا بلا الہ الّا انت یا مجیب الدعوات

ويا مقيل العثرات ويا منزل البركات ويا منجيًا من الغمرات ويا راحم
تضرع الاصوات ويا غافر الذنوب والسيئات اجب دعواتنا واقل واغفر لنا
ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار وقنا عذاب النار اللّٰهمّ خلقتنا
مجانا ورزقتنا مجانا نجينا من النّار مجانا وادخلنا الجنة مجانا برحمتك يا
ارحم الراحمين وصلى الله على خير خلقه محمّدٍ واله اجمعين واين دعا هر روز
بخواند اللّٰهمّ صل على محمّد وعلى ال محمّد وبارك وسلّم اللّٰهمّ انّ
هذا شهر مبارك عظمت فيه قدر المؤمنين فعظم بقدرهم قدري
وشرحت صدور العارفين فاشرح ببركتهم صدري وصلحت امور
المومنين فاصلح بحرمتهم امري وضاعفت اجور الصائمين فضاعف
بحقهم اجري وخففت اوزار التائبين فخفف بشفاعتهم وزري ورفعت
ذكر العارفين فارفع بفضلهم ذكري وزدت نعمة الشاكرين فاوزعني شكر
نعمتك عندي ووفيت ثواب الصابرين فزدني على قضاء اوامرك صبري
وباركت في ذخر المنفقين فبارك عندك في ذخري واكثرت خير المنفقين
فاكثر برحمتك خيري وتوليت نصر المتوكلين فتول بمنزلتهم نصري
وشددت ازر المومنين فاشدد بحولك ازري ويسرت عسر
المومنين فيسر بحرمتهم عسري واحفظ لساني من اللغو وجناني من
السهو واركاني من اللهو واجعلني من المستغفرين بالاسحار ومن المسبحين
لك اناء الليل واطراف النهار وصلى الله على خير خلقه محمّدن المصطفى
وعلى اله وعترته الابرار برحمتك يا ارحم الراحمين +

باب شانزدہم در فضیلت ماہِ نو دیدن

نقل است روزے حضرت قطبی و مولائی برائے مجالس عرس قطب الاقطاب بندگی شیخ عبدالقدوس اسمٰعیل الحنفی الچشتی در گنگوہ تشریف داشت و دران مجالس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و محمد باقر ماہڑ و دال و لطف علی و حافظ علی اکبر و میر فیض اللہ و محمد ماہ سہارنپوری و شیخ محمد و محمد عابد تھانیسری و شیخ اسمٰعیل و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت و شیخ بھیکو و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند حضرت قطبی بعد فراغ نماز فجر و ادعیہ ہائے در عین صلوٰۃ اشراق فنار باطن مستولی شد چون بعالم صحو آمدند معنی فنار باطن بر لفظ مبارک راندند یعنی محو آثار وجود نزدیک لمعاز لمعان نور شہود ذات حالانکہ این حاصل نمیشود مگر در تجلی ذات کہ این اکمل اقسام یقین در دنیا نزدیک عارفان و جانبازان است ۔ ہمدرین محل فرمود کہ شنیدہ ام از مرشدی نامی عارف سامی بندگی شاہ ابراہیم رامپوری میفرمودے آن تجلی کہ حکم ذات دارد نخواہد شد مگر در آخرت و آن مقامی است کہ سرور انبیار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی از مودب بآداب حضرت الٰہی بفیوضات لاتناہی رسیدند و فی قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سُبحان اللہ سرور انبیار صلی اللہ علیہ وسلم تخلف نکردہ اند از بصیرت و قصور نفرمودہ از ما طغیٰ حتی کہ مستقیم و مستقل بود بصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع البصیرۃ و الظاہر مع الباطن و القلب مع القالب و النظر مع القدم پس وقتیکہ اعتدال شد احوال رسول اللہ علیہ وسلم گشت قلب مبارک آنحضرت مثل

قالب و قالب مثل قلب و ظاهر آنحضرت مثل باطنہ و باطن مثل ظاہرہ و بصر مثل بصرت
و بصیرت مثل بصرة پس جائے کہ لامکان بود انتہی شد نظر و علم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پس مقارن شدند قدم و حال سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم مران لامکان را چرا
کہ مقاصد اصلی ہمون ذات بحت بود از برائے ہمین تخلف نکرد قدم براق از موضع
نظر کما جاء فی حدیث المعراج فکان البراق بقالبہ مشا کلا لمعنا ہ و متصفا
بصفاتہ بقوت حالہ و معناہ سبحان اللہ حفظ موو ند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
در شب معراج و منع کردہ شد حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بلن ترانی
از برائے تجاوز نظر از حد موضع خود و تخلف قدم از حد موضع نظر ہذا ھو الاخلال
من قولہ تعالیٰ ما زاغ البصر و ما طغی و خارج شدند حضرت موسیٰ از جمال
حیا من اللہ و تواضع الی اللہ - ہمدرین محل صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد
کہ حضرت پیر دستگیر دیدہ ام در احادیث معراج کہ اغلب محشیان بر توضیح حدیث
حاشیہ می نویسند کہ روایت کردہ شد از حضرت ابی بکر صدیق و عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما بدرستی و راستی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم دید و مشاہدہ کرد در شب
معراج ذات اللہ بصر العین بلا کیف چنانچہ موعود ہست در حق مومنان در جنت
خواہند دید با بصار عیونہم چون سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم در شب معراج مشاہدہ کرد
ذات اللہ را بدرستی و راستی کہ خارج شدند از عالم ملک و ملکوت پس گشتند آنحضرت
در حکم آخرت چون حضرت قطبی ہای ہای بگریست بیہوش افتاد بعد ساعتی چند
بعالم صحو آمدند و محمد ماہ سہارنپوری عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر معنی این اشعار
عربی بمفہوم کسی نمی آید ارشاد فرمایند تا حاضر مجلسیان بہرہ و استفادہ یابند از زبان

گهربار فرمود که کدام است محمد ماه آن شعر را از اوّل تا آخر بخواند حضرت قطبی معنی آن
شعر بلفظ مبارک فی الفور راند و این فقیر را بعنایات الطاف فرمود که معانی این
شعر را بقید قلم آر داین مصرعه بلفظ مبارک راندے سخن را بنوک قلم بند کن ٭
مطابق امر عالی متعالی حضرت قطبی این فقیر معانی آن اشعار بزبان عربی بخط عربی
قلم بند نموده بنظر فیض اثر گذرانید از زبان دُرر بار فرمود که ترجمه این بیت عربی
در زبان فارسی بنویس که تا عامه طالبان فائده گیرند- جامعیت اهلی فی هذه تمثلة
وصلیت خمسا بالامام مسجدا ٭ وکنت صحیح البدن والماحاضر- لم اغتسل من الکل الیوم مشهدا
هل جاز لی ما قد فعلت تعمدا - وکُنت علی دین نبی احمدا ٭ سمعنا من شیخنا ومخدومنا
محمد الشریف نیا ولی رحمة الله قال لمّا دخل محب الصّادق فی محبّت
المحبوب یدخل صفات المحبوب علی سبیل البدلیة من صفات المحبّ کما
قال الله تعالی فاذا احببته کنت له سمعًا وبصرًا ابی یسمع وبی یبصر وبی
ینطق وان الحقّ سُبحانه وتعالیٰ یتجلی علی قلوب المحبّ الصّادق ٭ بحسب استعداده
وهذا الحکم یثبت بعین الثابت بحکم الفیض الاقدس یعطی لاستعداد متعین
متجلیا علی صورة المرأة هذا اعظم فرد من افراد التجلی عند العارفین فلما
کان العارف متصور الجمال فیکون لذیذا مشوقا بخصوصه الجمال الحسن
فی الوصول المحبوب بفناء تام متلذذ ابه بجماع روحی مع الصّور الغیبته
الحسنة الجمال وفی ذلك الوقت یکون العارف الکامل متنزها عن الشهوات
البشریة المزیلة المنطقیة وعن الشهوات النفسیة ذلك لایحصل الا فی
المشاهدة علی سبیل الاستغراق لاعلی وجه الحال والاتحاد وکذا قال قطب الاقطاب

رئیس الاولیاء غوث الاعظم محی الملۃ والدین فی الاوراد سیر الاسماء الا
لھیۃ حتی یستعد قلبی بمشاھدتک علی وجہ الاستغراق فاذا رجعنا
من ذلک نجا معا مع الصور الحسنۃ مشافھا معھا متلذذا بجماع روحی
منزھتہ عن الشھوات البشریۃ المزیلۃ المنطقیہ فلما صح ھذہ الحالۃ علی
العارفین لایجب علیہ الغسل فحکم الشرع جاء علی من کان فی النشاءۃ العنصریۃ
وھذا اعظم وصلۃ بین الرجل والمراۃ بالنکاح ای بالجماع عن الشھوات
البشریۃ مزیلۃ المنطقیہ بعموم الشھوات الالتزاذیتہ من جمیع اجزاء
البدن ولھذا ان الرجل یحب النساء والنساء یحب الرجل وان کان فی نظیر
العارف الکامل فی الحقیقۃ عین الرحمان فالعارف فی حالۃ الالتذاذ بتلذذ
بالحق سبحانہ وتعالی فی عالم الملک والشھادت فی تلک الصورۃ تکون الصوفی
مشغول بالحق ولا بالغیر کما قال فی المثنوی المولوی المعنوی شعر وزن
یکجا شوند آنم توئی * چونکہ ہر دو محو شد آنہم توئی * وکما ان بین ذات الحق وذات
الانسان الکامل وعلم الحق وعلم الانسان الکامل مضاھات من حیث المظھریہ
فکما بین الرجل والمراۃ مضاھات من حیث الکلیۃ والجزئیۃ کما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حبب من دنیاکم ثلثۃ النساء والطیب وقرۃ عینی فی الصلوۃ
فحینئذ کان تلک الصورۃ متعینا وممتازا فی عالم الاکوان والامکان متسمۃ
بتسمیۃ الحدثات فیکون عالم الاکوان والشھادۃ بھذہ الصفات الدنیاویۃ الذی
محل النقائص والنجاستہ وفی تلک الحالۃ وجب علیہ الغسل فی شرع المحمدی
صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم بالصواب ۔ مطابق امر معلی حضرت قطبی ترجمہ

نموده شده وقتیکه محب صادق بانجلائے مرآة قلب دخیل شده در محبت حقیقی نازل
می شوند دران محب صفات محبوب بر سبیل بدایة از صفات محب بدان اے عزیزا سالک
باطن خودرا بمجاہدات وریاضیات شاقه تصفیه نکند وہستی خودرا در راہ محبت محبوب
بذل نکند حصول این دولت ابدی ونعمت سرمدی بروے ممکن نبود کما قال اللہ تعالیٰ
فاذا احببت کنت له سمعاً وبصراً وبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق بدستی ودستی
اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجلی نمی کند بر قلوب محب صادق مگر مطابق استعداد وحالانکه
نزول تجلیات لانہایات ثابت است در ازل بصور اعیان ثابتہ که آنرا معلوم
اللہ وعالم صفات وعالم جبروت عبد البعض وروح اضافی می نامند بحکم فیض
اقدس کرداده میشود مر استعداد معین را در ازل که بود دران حالتے که متجلی است
صوفی بوقت کنس وجود تصفیه قلب نزدیک ورود واردات تجلی نسائی کر این اعظم
افراد تجلیست نزدیک عارفان وقتیکه گشت عارفان متصور بنور جمال تجلی نسائے
واختفا گردید تعین وجود کونی محب در صفات محبوب حقیقی پس گشت محب معشوق
ولذیذ بتازگی جمال حسنه در وصال معشوق بفنا تام ومتلذذ شد محب بالصور
عینه حسنه بمجامعت روحی ومتصف شدان نور جمال نسائے بلطافت اعیان ثابتہ
ہمچنین آورده اند حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی محی الملة والدین
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سره در سیر الاسما که اوراد از انحضرت
است بمطابق الہامات الٰہی ہر اسمے که از اسمائے جلیل اسم بود الہام می شد موافق آن
الہام الٰہی عبارت نوشته وظیفه خود مریدان ساخته ونام آن ورد را سیر الاسما
نہاده پس درین وقت عارف کامل منزه وپاک است از شہوات بشریه ونفسانیه که

مزیل است مر نطفہ را حالانکہ حصول این دولت ابدی و نعمت سرمدی نمیشود مگر در مشاہدہ مرار باب تمکین را کہ اہل حق است یعنی بمرتبہ حق الیقین است و نہ بطریق حلول و اتحاد و این مذاہب اہل زندقہ و الحاد ہست پس وقتیکہ بمرتبہ صحت رسید این حالات واقعات بر عارفین کاملین واجب نمیشود بر آن عارف غسل بحکم شرع شریف چراکہ مزیل مر نطفہ شہوتیہ را نیست پس حکم شرع شریف جاری و ساری بر ان کسی است کہ باشد آن کس در نشار عنصریہ حالانکہ این نشار عنصریہ اعظم اتصال ست درمیان مرد و زن بالنکاح یعنی بمجامعت حلال و نہ حرام از شہوات بشریہ کہ مزیل گردد مر نطفہ از موجب شہوات لتذاذیہ حتی کہ از جمیع اجزاء بدن انسان واز برائے ہمین لذائذ دوست میدارد مرد عورت را و عورت دوست میدارد مرد را پس اتحاد فی مابین بعموم شہوات التذاذیہ است اگرچہ در نظر عارف کامل فی الحقیقت عین رحمان است پس عارف در حالت التذاذ متلذذ است بحق و نہ غیر چراکہ عارف کامل بہ تنزیل از جمیع تعینات و تمامی عالم را محبوبے پندارد و خالق را در خلق مشاہدہ می نماید چنانچہ در مثنوی مولوی معنوی مقرر نمایند ؎

مرد و زن یکجا شوند آنہم توئی — چونکہ ہر دو محو شد آنہم توئی

و نیز دیگر تائید ہست چنانکہ درمیان ذات حق و ذات انسان کامل و علم حق و علم انسان کامل مقابلہ ایست من حیث المظہریۃ پس ہمچنین درمیان مرد و زن مقابلہ ایست من حیث الکلی و الجزئی کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی من دنیاکم ثلثۃ النساء و الطیب و قرۃ عینی فی الصلوۃ درین ہنگام آن صورت نسائی متعین و ممتاز ہست در عالم کون و شہادت پس از برائے ہمین رسول اللہ

علیه الصلوة والسلام در حدیث مقدم آورده و ذکر نساء را و مؤخر ساخت قرة عینی فی الصلوٰة چرا که نساء از جمل در اصل ظهور کائنات است پس غلبهٔ اشواق بسوے عورت چنانچه اشتیاق کل بسوی جزء خود می باشد بدان اے عزیز عورت باعتبار حقیقت عین مرد است فاما باعتبار تعینات کونیه یک تمیز است میان هردو پس اشتیاق سرور کائنات صلی الله علیه وسلم بسوی ایشان چنانچه اشتیاق کل بسوی جزء خودی باشد پس از برائے همین نامیده می شود بسوی حدوث وهست عالم کون وشهادت باین صفات موصوف بدنیاے دنیه که محل نقصان ونجاست است پس درین هنگام واجب میشود غسل در شرع محمدی صلی الله علیه وآله وسلم والله اعلم بالصواب هم درین محل این فقیر عرض نداشت که حضرت پیر دستگیر اگر ماه نو هر جاے در تمامی سال ببیند چه دعا بخوانند از زبان گهربار فرمود سه بار ربی وربك الله بگوید و یک مرتبه این دعا بخواند لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خلقنی وخلقك وصورنی وصورك وقدرك منازل وجعلك اية للعلمين اَللّٰهُمَّ اهله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام والتوفیق کما تحب وترضی اَللّٰهُمَّ اجعله لنا شهر برکته واجر ونور وروح ومعافات اَللّٰهُمَّ قاسم الخیر بین عبادك واقسم لنا فیه من خیر ما تقسم بین عبادك الصالحین اَللّٰهُمَّ انا نسئلك خیر شهرنا وخیر ما قدرت فیه اَللّٰهُمَّ اختم لنا شهرنا الماضی برضوانك وافتح لنا شهرنا المستقبل برحمتك یا ارحم الراحمین وبعد این دعا سه بار سورهٔ فاتحه بخوانند بکرم الله سبحانه وتعالی ودر آن ماه در امن وامان حقتعالی باشد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

خصوصاً اگر ماه محرم ببینید این دعا بخوانند مرحبا بالسنة الجدید والشهر الجدید و یوم الجدید والساعة الجدید
مرحبا بالکاتب والشهید اکتبا فی صحیفتی بسم الله الرحمن الرحیم انی
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده و
رسوله وان الجنة حق والنار حق وان الساعة اتیة لا ریب فیها وان الله
یبعث من فی القبور بعده همان شب که ماه نو بیند نماز یک رکعت ادا نماید و نیت
چنین کند نویت ان اصلی لله تعالی رکعة واحدة للرب الواحد صمد صلوة الحاجت
متوجها الی جهة الکعبة الشریفة الله اکبر و بخواند فاتحه بیست و پنج بار و قل هو الله
یکبار و بعد سلام کله راست بر زمین نهد بیست و پنج بار بگوید الهی بحرمة آنوقت
ساعت که تو بودی و هیچکس نبود و بعده کله چپ بر زمین نهد بیست و پنج بار بگوید الهی بحرمت آنوقت و
ساعت تو باشی و هیچکس نباشد و بعده پیشانی بسجده نهد و بگوید خداوندا تو یکے و رکعت من
یکے است حاجت من بر آر اگر خواه طالب دنیا باشد خواه طالب دیدار و این عمل حضرت
قطبی بابو کرده ام در هر باب ے ادا نمودے والله اعلم

باب هفتدهم در بیان فضیلت ماه محرم الحرام

نقلست روزے بمجالس شریف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی لیوم عند الله سخنے
تحقیق معنی بعضے قول بزرگان میرفت و دران مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی
سلطان محمد و صوفی سیف الله و صوفی محمد باقر ماهرو وال و میر فیض الله و حافظ علی اکبر
و شیخ پیر محمد تھانیسری و لطف علی درویش و شیخ اسمعیل و صوفی نور محمد خانساما
و صوفی محمد ساقی و محمد باقر بوڑه کھیره وال و سید غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی
حضرت و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد و حضرت
پیر دستگیر بمعنی حسنات ابرار سیئات المقربین اکثر علماء طریقت در جواب عظیم الامانت

باب ۱۷ در فضیلت ماه محرم

برین رفته اند که معرفت سیات چنانچه که عمل بر رخصت در بعضے اعمال باین حسنات ابرار
مراد داشته اند۔ حضرت معنی این قول ارشاد فرمایند تا اشتباه خطره خطیر از دلم مرتفع
شود از زبان دُر ربار فرمود چون ہر سالکے که بمبادین ورع وتقوی بکنس وجود شناخت
بر قدر صفائی حال خود ذنوبی یافت که ملائم حال ایشان باشد و شناخت آن ذنوب را
ذنوبے که محجوب احوال ایشانست پس بعد ہذا بتصفیہ قلب بمجاہدات و ریاضات شاقه
اشتغال داشت خالص کرده شد ارواح ایشان الیسوئے مقام قرب ازلی رحمت
اللہ سبحانہ وتعالیٰ بمواہب انوار خود نورے بر قلوب ایشان حتی که ترقی گردانداز
مقامے بمقامے پس انتہا نمودند بدرجہ اعلیٰ عبارتست از درجہ مقربان پس این نسبت
حسنات ابرار سیات مقربین که بدرجہ قرب میرسند می شناسند بعد ہذا این فقیر
عرضداشت کرد حضرت قطبی صاحب عوارف در عوارف المعارف میفرماید که الراسخ
من یطلع علی محل المراد من الخطایات از خطایات متصوفین چه مراد داشته اند
از زبان گہربار فرمود وقتیکه مقرب شد سالک بقرب استعداد خود بسوئے بساط قرب الٰہی
بانجلائی مرأة قلب حتی که رسید صوفی بدرجہ علی و شتید بملاحظات روحی فیما دارت
ان یحول حول مرکز الاحدیت که آنجا ذات صرف ہست واخذ کرد قلوب صوفی مراد ذوق
اسرار لانہایات را از خطایات آلہی پستر قریب شد بسوئی مقام قرب ازلی۔ پس درین
اوقات از نظر سالک حجاب از صورت ومعنی برداشته شود از غلبه ذات صرف ہمه
قیودات تعینات چه عینی وچه عیانی مضمحل ومتلاشی گردند وہستی آن محب مبدل
بہستی محبوب حقیقی گردد پس درین اوقات بی یسمع وبی یبصر وعرفت ربی بربی
درینجا مثبت آید وبنظر دوام شواہدات طلعات انوار ذوات مطلق که لاہوتیست مشرف

ومعزز گردد و یهدی الله لنوره من یشاء اعلام بر خاص و عام است همدرین محل حضرت
قطبی فرمودند حالانکه ممکن نیست عرفان ظهور نور وجود حق سبحانه وتعالی در عالم
اکوان بدون هدایت الله ازبرائے همین قال الله تعالےٰ یهدی الله لنوره
من یشاء ویضرب الله الامثال للناس پس معلوم شد که الله سبحانه وتعالےٰ
هر کسی را که می خواهد از خاص و عام هدایت میکند مرعرفان نور خود ذوقاً و وجداناً پس ترقی
وانسب آنست که آن صوفی واقف شود علی کل شئ من الجزئیات العلوم الیقینیه
این هست مراد صوفی درمحل مراد وهو نور علی نور اعلام بر اعلام بر عام وخاص
وبعد این هر مقدمات حضرت قطبی را حالتے پیدا شد عنقریب یکپاس بعالم صحو آمدند
فرمودکه امروز شب ماه محرم هست شش رکعت نوافل ادا نماید که معمول حضرات
خواجگان ماست - همدرین محل فرمودکه در اوراد قطب الاقطاب خواجه معین الحق
والشرع والدین حسن سنجری رضی الله دیده ام هر که دراول شب ماه محرم شش رکعت
نماز بگذارد و بخواند در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص ده بار الله سبحانه وتعالی او را در بهشت
دو هزار کوشک بدهد و در هر کوشک هزار در یاقوت باشد و در هر درے یک تخت
از زبرجد باشد و بر آن حور نشسته وگذارنده ازان این شش رکعت عطا نمایند و
هزار بلا از وے دور گردانند و بدله هر رکعتے شش هزار نیکی در نامهٔ اعمال او نویسند
وابتدا و انتها در هر رکعتے سه بار گوید سبحان الملک القدوس اینها بروایت
دیگر دو رکعت بگذارد و در هر رکعت اول بعد از فاتحه سورهٔ انعام و در دوم سورهٔ
یٰسین بخواند و در هر شبے از ماه محرم صد بار گوید لا اله الا الله وحده لا شریک
له تا قدیر اللّٰهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت لا ینفع ذا الجد منک

الحمد بعد ازان این دعا بخواند و بر ہر دو دست بدمد و بر روے خود بمالد۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ در امن خویش نگاہدارد۔ واللہ اعلم

باب ہشتدہم در بیان فضیلت نماز و ادعیہ ہاے اول سال

باب ۱۸ در فضیلت نماز و ادعیہ اول سال

نقل است روزے بمجالس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عنداللہ سخنے در معنی رضا افتاد و دران مجالس شریف از مریدان چنانکہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و سید فتح محمد و محمد باقر ماٹھر و وال و میر فیض اللہ و حافظ علی اکبر و محمد باقر بودہ کھیڑہ وال و محمد ماہ سہارنپوری و صوفی لطف علی و محمد ساقی و سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت و شیخ عبداللطیف برادر خورد حقیقی حضرت و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار فرمود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و ہر بلاے کہ بر مسلمین نازل شود باید کہ صابر و شاکر باشد و باو تلذذ و موانست نماید صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد حضرت پیر و دستگیر مرتبہ تلذذ و موانست در رضا مسلمین را کمال احوال معرفت ہست راضی برضاء اللہ نخواہد شد مگر عارف ربانی حالانکہ نیست جمیع مسلمین یابندہ حلاوت ایمان از معرفت سبحانی از زبان گہربار فرمود کہ آرے ہمچنین ہست مبدأ این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در شان اصحاب کاملین است کہ در ابتدا احوال بادراک صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود کونی خود را بتصفیہ و تزکیہ مشغول ساخت و تحت جریان حکم باوامر و نواہی اللہ و رسول گشتند تا قلوب اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سکون بادراک صحبت سرور انبیا یافت وھی السکینہ انزلت فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم شان ایشانست

باز صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد لفظ سکینه که در آیة واقع است چه مراد داشته اند از زبان گهر نثار فرمود که معنی سکینه که آن طمانیت قلب وصفِ خاصان حضرت حق است که بمرتبه حق الیقین رسیده و از خود فانی گشته اند و نه نصیب علماء دنیا پس وقتیکه مقربین به بساط قرب الهی رسید و الصبر عن الله بر ایشان مثبت شد یعنی الصبر عن الله مر مقربین را نمی باشد مگر در اخص مقامات مشاهدات و رجوع میکنند آنها از مولائی خود برجوع القهقری استحیاء و اجلالاً و از مقاربت وصال محبوب متلذذ اند و از مهاجرت هجران جمال معشوق حقیقی موانست گرفته و راضی برضاء الله وقدره گشتند و متیقن شدند بحکم ما شاء الله کان وما لم یشاء لم یکن و نه هر لهوے که بدنیائے دنی مشغول است و نه هر بو الفضولے که ما شغلک عن الله فهو طاغوتک تحت حکم خسرانست و حالانکه این مرتبه نه غیر عارف را برهانست چون عارف باقی منور بنور الله و سرمه توحید بمیل تزکیه در چشم کشد و کثرت حقیقی که در مرتبه افعال الله که در آن ظهور مکونات بود از دیده جهان بین برخیزد و جز وجود حق در دیده شهود خدا بین نباید بیت

دیدن روئے ترا دیده جان بین باید   وین کجا مرتبه چشم جهان بین هست

واذا جاء الحق وزهق الباطل هویة حق سبحانه وتعالی که در مرتبه اطلاق است بر آن عارف باقی هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ ظاهر و هوید گردد و همین محل فرمود که قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هر که دو رکعت نماز اول ماه محرم ادا نماید و در هر چه از قرآن مجید یاد باشد بخواند و بعد از سلام هفت مرتبه این دعا بخواند الله سبحانه وتعالی برائے محافظت آن بنده دو فرشته برگمارد تا او را از شر همه آفات و بلیات تا آخر سال نگاه دارد و دعا اینست اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْحَنَّانُ

المنان اللهم هذه سنة جديدة اسالك فيه العصمة من الشيطان الرجيم والامان من الشيطان ومن شر كل ذی شر ومن البلاء والآفات ونسئلك العون والعدل على هذه النفس الامارة بالسوء والاشتغال بما يقربنی اليك يا بر يا رءوف يا رحيم يا ذا الجلال والاكرام ۰

باب نوزدهم ١٩ در بیان فضیلت نماز و ادعیه های شب عاشوره

باب ۱۹ در فضیلت نماز و ادعیه شب عاشوره

نقل است روزے حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله بخاطر عاطر عزیز الوجود سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت شیخ المشائخ و شیخ عبد اللطیف برادر حقیقی در اعظم آباد تشریف داشت و دران مجلس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد شاہ آبادی و صوفی سیف الله و محمد باقر ماہرہ وال و سید السادات میر فیض الله و حافظ علی اکبر و لطف علی و سید فتح محمد و شیخ اسمٰعیل و محمد باقر بوڈہ کھیڑہ وال و محمد ساقی و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند عزیزی درویشی سیاح طے منازل و قطع مراحل بعیدہ کردہ دران خانقاہ حاضر آمد و حضرت قطبی باخلاق حسنہ کہ تخلقوا باخلاق الله شان ایشان است و بکلام حسنہ و بتقدیم طعام در پیش آمدند و بعد فراغ طعام درویش بحضرت قطبی سوال کرد کہ مرید را از سفر چہ فائدہ و چہ ثمرہ حاصل آید از زبان دُر ربار فرمود کہ مرید صادق را باید کہ علی الدوام در سیر باطن بریاضیات و مجاہدات و کنس وجود قطع کند مسافت نفس امارہ دی را چون مرید صادق از صحبت مرشد قطع کرد منازلات آذات ہائے نفس امارہ و شہوات خفیات بسیر باطن پس قطع نمود اوصاف نفس را و مبتدل ساخت اخلاق آن نفس مذموم باخلاق محمودہ حالانکہ مرید آنکسے است کہ مردہ باشد قلب آن مرید صادق کہ ہر شئے کہ ماسوی الله باشد پس باید کہ

مرید را علی الدوام در حیث ذوق و شوق محبوب حقیقی باشد و جد و جهد و اراده و خواہش او بقرب بساط حضرت آلہی باشد و از غلبہ اشتیاق نسیان کند شہوات خفیات را حتی کہ مرتفع شود شہوات دنیای دنیہ از قلب المرید بشدت اشواق و اذواق الی اللہ چون آن مرید صادق لازم نمود اقبال علی اللہ تعالےٰ بصدق و اخلاص وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین وصف ایشان شد و نیز آمده از سفر ظاہری حصول سعادات ملاقات لقای مشائخان آن عصر و زیارات ایشان و از برکت صحبت ایشان حصول تنویر باطن است -

باز آن درویش سوال کرد کہ قال امیر المومنین و امام الاشجعین شمس المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ لو اعرف اللہ بمحمد ما تبعتہ ولو اعرف محمدًا بعبادت اللہ ما عبدتہ چہ معنی دارد - از زبان گہربار فرمود علی الدوام حیاۃ نفس امیر المومنین و امام الاشجعین یعنی حیدر کرار بمتابعت سنت رسول علیہ الصلوۃ والسلام در ہر لحظہ و در ہر لمحہ حیوت قلوب بمشاہدات محبوب می بودے مگر بوقت نماز بعالم بشریت آمدی روزے امیر المومنین ہفتاد مرتبہ تحریمہ بہ نماز مکتوبہ بست و باز گشت چرا کہ مجاز خود را الحقیقت متحد یافت ہمہ محبوب نشو و نما گردید و نسبت محبوبی بخود اضافت یافت باز بعالم صحو آمدے ہمین طور ہفتاد دم تحریمہ بست نشو و نما ربعالم بشریت آمده کمال و تمام ادا نمودند سبحان اللہ چہ غلبہ محبوب بود کہ محب موصوف بصفات محبوب شد و غیر نمای از پیش نظر آن حیدر کرار مرتفع بود محب و محبوب یکے گردید ہمہ یکرنگی و وحدت در پیش آمده بود الحدیث اذا قورن باللہ یو لحبیق لہ اثر

یعنی ہیچ اثرے و شائبہ از ہستی نماند مالنہایت ہو الرجوع الی البدایت نماید و در عین حال خود بلسان فصیح خبر مید ہند لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل چون در حقیقت بر امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مفتوح گردیدی و محبوب حقیقی آئینہ ایشان شدی و بتعمق نظر در بطون خود ہا میدیدی و خود را عین محبوب یافتی و نقوش مجاز کہ با و متابعت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجا آوری از میان مرتفع یافتی ہمہ عین حقیقت محبوب ماندی و از واسطہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کہ ببصر عین خود مشاہدہ می نمودی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بذات محبوب پیوستی و دران عین حالت از متابعت ظاہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معذور بودی چرا کہ جمال محبوبی را بے پردہ اشیاء مشاہدہ کردی و مجاز خود را بحق الیقین بحقیقت محبوب متحد یافتی و دران عین حالت متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بجا آوردی باز چون امیر المومنین بصورت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بعبادات و ریاضات فانی شدی و مودی ولو اعرف محمدا العبادت اللہ ما عبدتہ یعنی چون بذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم فنا فی الرسول گشتی و مجاز خود را عین فنا سرور انبیاء یافتی و دران عین حالت عبادات سبحانہ وتعالی کے بجا آوردی و از برائے ہمین رسول علیہ الصلوۃ والسلام بلسان فصیح در شان ایشان فرمودی یا علی انت منی وانا منک سبحان اللہ زہے کمالات وخے سلطان حالات بود کہ تا الی الان بر اولیاء چہار دہ خانوادہ ایشان جاری و ساری است۔ ہمدرین محل صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر دیدہ ام در فتوحات از برائے ہمین صاحب فصوص و فتوحات یکیہ حضرت محی الدین عربی قدس اللہ سرہ در فتوحات

می فرمایند که خاتم ولایت مطلقه یعنی باطن نبوت مطلقه حضرت علی ولی است از برائے
همین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ می فرمایند اگر همه اہل کتب جمع شوند حکم
کنم ہر یکے را از ایشان بکتاب او وجماعت محدثین اہل سنت جماعت بقول
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال لی علی رضی اللہ عنہ سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا خاتم الانبیاء وانت علی خاتم
الاولیاء ائمہ محدثین براین حدیث این خاتم را خاتم کبیر یعنی خاتم ولایت مطلقہ بر ذات
حضرت علی ابن ابی طالب ثبوت داشتہ اند وخاتم صغیر یعنی خاتم ولایت مقیدہ
از ولایت محمدی امام مہدی است کہ در آخر الزمان پیدا خواہد شد و اسم او محمد است
وخلق وصورت مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باشد وبعد از وے ہیچ ولی
وسلطان نشود واین نوع از ولایت باو ختم میگردد و او را ختم صغیر گویند فامار
باب رابع عاشر از فتوحات مقرر ومحرر شد کہ خاتمان ولایت چہار اند خاتم ولایت
عامہ حضرت عیسیٰ ابن مریم است علیہ السلام وخاتم ولایت محمدیہ شیخ محی الدین عربی
است رضی اللہ عنہ وخاتم ولایت مطلقہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ و
خاتم ولایت مقیدہ امام مہدی است رضی اللہ عنہ ودرین ضمن صوفی سلطان محمد
تحقیق معنی قبض وبسط عرضداشت کرد از زبان دربار فرمود قبض وبسط را وقتے
است معین در اوایل حالات واقعات مر سالک محب را در محبت خاصہ در مقام
اضافت واشنیتہ از تعلقات کونیہ کہ محجب اند از اللہ سبحانہ وتعالی پیدا میشود
وبسط مر سالک را واقع میشود از انوار اسرار الہیات در تجلیات عالیات حالانکہ وجود
قبض ظہور صفات نفس است وغلبات آن نفس نزدیک رویت شئی از اعمال حسنہ چنانچہ

کہ ریاضات و مجاہدات و ظہور بسط صفات قلب است و غلبۂ آن قلب نزدیک
ظہور احوال باز صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد در معنی فنا و بقاء از زبان گوہر
نثار فرمود وقتیکہ سلب کردہ شد از سالک اختیار او و واردات او و مرتفع شوند
آثار وجود نشاء عنصریہ بشریہ نزدیک درود واردات انوار تجلیات شہود ذات
فہو فی البقاء و ہو الحضور مع الحق سبحانہ و تعالیٰ فاذا تم الفقر فہو ذلک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء درین ضمن این فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر
امروز شب عاشورہ چند رکعت نماز ادا نماید فرمود حضرت قطبی کہ معمول بعضے مشائخان
صد رکعت بگذارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سہ بار ثواب بسیار
است چون از نماز فارغ شود ہفتاد بار بگوید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایضاً نزدیک بعضے
مشائخان چہار رکعت نماز بگذارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص پنجاہ بار بخواند
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم مَنْ صَامَ یوم عاشُوْرَا فکانما صام الدھر
یعنی ہر کہ روز عاشورہ را روزہ دارد چنان نسبتے کہ ہمہ عمر روزہ داشتہ باشد۔
ایضاً نماز دُعاء عاشورہ چون آفتاب بلند برآید دُو رکعت نماز بگذارد و در رکعت
اوّل بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در دُوئیم آخر سورہ حشر بخواند بعد از سلام صلوۃ بگوید و
این دُعاء بخواند یا اوّل الاولین یا آخر الآخرین لا الٰہ الا انت خلقت اول
ما خلقت فی مثل ھذا الیوم اعطنی فیہ خیر ما اولت فیہ انبیائک واصفیائک
من ثواب البلاء وا سھم لی ما اعطیتھم فیہ من الکرامۃ بحق محمد
علیہ السلام ایضاً روز عاشورہ شش رکعت نماز بگذارد و در رکعت اوّل بعد از

فاتحه والشمس و در دویم انا انزلنا و در سیوم اذا زلزلت الارض و در چهارم

اخلاص و در پنجم قل اعوذ برب الفلق و در ششم قل اعوذ برب الناس

بخواند بعد از نماز چون فارغ شود سر بسجده نهد و هفت بار قل یا ایها الکافرون

بخواند و هر حاجتے که خواهد لا شبهة فیه روا گردد و هر که روز عاشوره هفتاد بار

این دعا بخواند در زمرهٔ مشائخان نامدار برخیزد و بیامرزد او را الله تعالیٰ

سبحانه وتعالی حسبی الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر و نیز پیغمبر

صلے الله علیه وسلم فرمود هر که روز عاشوره هفتاد بار این دعا بخواند بیامرزد او

را الله تبارک وتعالےٰ لا اله الا الله العلی الاعلی لا اله الا الله رب السموات والارض

وما بینهما وما تحت الثریٰ خداتعالیٰ مر آن بنده را بنظر رحمت بنگرد

ایضاً این دعا بخواند اللهم ارزقنی کمال الحسنیٰ وسعادت العقبیٰ وخیر

الاٰخرة والاولیٰ **ایضاً** دعا روز عاشوره هر که در این روز یکبار این دعا بخواند

حقتعالیٰ تا عاشوره دیگر زنده دارد بسم الله الرحمٰن الرحیم سبحان الله

ملاء المیزان ومنتهی العلم ومبلغ الرضاء وزینة العرش ولا ملجاء

ولا منجاء من الله الا الیه سبحان الله عدد الشفع والوتر وعدد کلماته

التامات واسئله السلامة برحمته ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

حسبی الله ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر وصلی الله علیٰ خیر خلقه

محمد وآله اجمعین. **ایضاً** نماز خوشنودی خصمان در روز عاشوره چهار رکعت

نماز بگذارد و در رکعت اول بعد از فاتحه یازده بار اخلاص و در دوم الکافرون

سه بار و اخلاص یازده بار و در سیوم سوره التکاثر یکبار و اخلاص پانزده بار و در

چهارم آیة الکرسی سه بار و اخلاص بیست و پنج بار بخواند هر که این نماز را بگذارد
و حقتعالی او را برهاند از هول گور و خصمان او را خوشنود گرداند و این دعا بخواند
اللّٰهم اکسر شهوتی عن کل محرم واذل حرصی عن کل ماثم وامنعنی عن اذی
کل مسلم و مسلمة بفضلك یا ارحم الراحمین در اول و آخر صلوة گوید حقتعالی
برهاند او را از گور و هولهای قیامت و خصمان او را خوشنود گرداند بفضل و
کرم خود در خبر است هر که روز عاشوره چهار رکعت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعتی
بعد از فاتحه آیة الکرسی یکبار و اخلاص ده بار و حاجت خواهد بیشک مستجاب گردد
ایضاً چهار رکعت بگذارد برای خوشنودی خصمان و بخواند در هر رکعتی بعد از
فاتحه چهار قل یکان بار بخواند هر که روز عاشوره ده بار این دعا بخواند حقتعالی او را
اهل بیت او را از شرهای و محنت های بیرون آرد و از پریشانی نگاه دارد و
عزیز گرداند اینست اللّٰهم انی اسئلك بحق الحسین واخیه وامه وابیه
وجده و بنیه فرج عنی ما انا فیه برحمتك یا ارحم الراحمین هر که بروح
حسن و حسین رضی الله عنهما در روز عاشوره چهار رکعت نماز بگذارد و در هر رکعتی
بعد از فاتحه پانزده بار اخلاص بخواند و فضیلت این نماز در سیر الابرار مذکور است
که شیخ شبلی گفت رحمة الله علیه بروز عاشوره بروح خواجه زادگان هر دو سرای
نماز گذاردم هم در آن روز ایشان را خواب دیدم که در مرغزار بهشت نشسته اند
سلام کردم روی مبارک از من گردانید و علیک دادند من نعره زدم که ای
فرزندان رسول صلی الله علیه وسلم من چه گناه کرده ام و چه خطا از من افتاد که از من
روی مبارک گردانیدند گفتند هیچ خطا نکردی فاما از شرم روی تو نتوانستم که

بسوئے تو روئے آرم کہ حق تو در گردن ما شدہ از سبب این چہار رکعت نماز کہ کردی بشارت مر ترا باد و کسانیکہ بروح ما این نماز گذارند در بہشت نبریم تا او را از خدایتعالے نخواہیم ؎

دہ سُنت ہست روز عاشور	وانگو کہ بکرد گشت مغفور
سر بے پدران تو دست میمال	بسیار طعام ہست مشہور
چون روزہ نماز و غسل و سُرمہ	واز بہر خدا بپرس رنجور
ہم عالم را بکن زیارت	تا بیابی تو مُژدہ بے محصور
میخوان تو دعا و صلح بدہان	از بہر چیزہاے موفور
بو بکر بکرد نظم این را	از بہر رضائے خالق نور

دیگر بدانکہ روز عاشورہ بزرگ ہست واز آن عاشورہ گویند کہ دہ ہزار پیغمبران زادہ شدہ اند وبقولے از ان گویند کہ دہ ہزار پیغمبران درآن روز بہ پیغمبری رسیدہ اند وبعضے گویند کہ دہ چیز درآن روز آفریدہ است عرش وکرسی و لوح وقلم وآدمؑ وحواؑ وارواح وزمین وآسمان۔ وبعضے گویند کہ کہ بہشت ہمدرین روز آفریدہ ہست دہ چیز کہ سُنت ہست باید کرد فضیلت بسیار است واللہ اعلم بالصواب ؎

باب بیستم در بیان فضیلت نماز ودعاے آخر سال

نقل است روزے بمجالس شریف حضرت شیخی ومولائی وذخیرتی عنداللہ سخن در معراج وخرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرفت ودرآن مجالس شریف از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد وصوفی سیف اللہ ومیر فیض اللہ وحافظ علی اکبر وشیخ محمد پیر تھانیسری

و محمد باقر ماہڑ ووال و لطف علی و محمد ساقی و سید فتح محمد و محمد باقر بوڈہ کھیڑہ وال و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دُر بار و گوہر نثار این آیت بخواند سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِی و فرمود کہ معارج عروج بسوئے اصل خویش خصوصاً خاصہ نبی ما ست یعنی حضرت مُحَمَّد مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلم در عین حالت بیداری و در تمام و کمال ہوشیاری در شب معراج از غلبہ اشتیاق بمشاہدہ صرف ذات بحت بکلیہ خود ہا عروج فرمودند یعنے بسر و بروح و بقلب و بقالب بتمامی خود ہا سیر نمودند از عالم اکوان کہ این احضرت عالم حس و شہادت نامند مشرق شدند رسول صلی اللہ علیہ وسلم بسوی عالم بطون کہ عالم غیب است کہ ماورائے حس و شہادت ہست کہ بر براق سوار شدہ و جبرائیل علیہ السلام برکاب سعادت ہمراہ گشتہ عروج فرمودند و بر ہر طبقے آسمان کہ بود رسیدند و دربانان باب آسمان ہائے وا نمودند و منتظر آمدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہائے ملائکہ چار و رچار بودند چون سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سفر نمود از عالم کثیف بسوئے عالم لطیف و بہر منازل کہ رسیدی وجود مبارکش بحکم آثار و احکام آن منازلہائے کہ طے فرمودی موصوف بصفات لطیف الطف مطابق آن منزل شدی و ہمدرین محل حضرت قطبی فرمود معارج عروج در شب معراج باشراق بطون سرور انبیاء را معلوم گردید کہ برین حدیث کہ اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل مشورت موسٰی بعیسٰی علیہما السلام رفتہ کہ امشب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحقائق محمدی کہ آن برزخ اولٰی کہ مابین احدیت و واحدیت است

می رسند خواہم پرسید کہ آن کدام کسانند بمقابل درجہ مایان فرمودہ حتی کہ حضرت
عیسیٰ صلوٰۃ اللہ باین مقام سوال مانع آمدہ اند ہیچ موثر نشد چون سرور انبیاء
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ہمہ ارواح ہائے ارواح امام محمدؒ غزالی را درست ساختہ
وچون قطب الاقطاب العالم بندگی شیخ عبد القدوسؒ میفرمایند کہ دران وقت
اخذ ارواح روح ما حضر بود وہر چند مرا آرزوے بود کہ روح مرا حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقید مشت گرفتہ ہمراہ برند تا بسوال حضرت
موسیٰ پیش آیم اما میان طبع مبارک برین بود کہ روح امام محمدؒ غزالی را ہمراہ نمود
چون سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم از مقامے بمقامے موسیٰ رسید حضرت
موسیٰ بصد ہزاران ہزار اعزاز واکرام استقبال نمودہ سوال کرد کہ یا رسول اللہ آن
کدام کسانند کہ در حق ایشان فرمودہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
چون محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم بلسان فصیح فرمود کہ یکے ازان
کسان این است چون حضرت موسیٰ بمجرد مشاہدہ امام محمدؒ غزالیؒ گفت
السّلام علیک چون امام اتقیاء جواب داد وعلیک السّلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ باز حضرت موسیٰ سوال کرد کہ چرا چندان تکلف وطوالت در کلام
کہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ نمودند امام الاصفیاء گفت یا موسیٰ وقت متکلم بکلام
الٰہی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بشما پرسیدہ بود ما تلک بیمینک یا موسیٰ
شما در جواب الٰہی فرمود کہ الٰہی ھی عصای اتوکؤ علیہا واھش بہا علی
غنمی ولی فیہا مآرب اخری یا موسیٰ جواب الٰہی ہمین از عصائے پیش
نبود چرا تجاوز از حد وتخلف بآداب الٰہی نمودند کہ ھی عصای اتوکؤ علیہا اھش بہا

علی غنمی ولی فیہا مآرب اخریٰ چون حضرت موسیٰؑ از کمال حیا بحضور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم بمرتبہ سکوت ماند وفرمود کہ یا رسول اللہ آنچہ کہ فرمودی احق الحق است حتی کہ رسید سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمقام قاب قوسین او ادنی یعنی آن مقامی است کہ قرب قوسین است اول قرب قوس الاحدیت و ثانی قوس الواحدیت بل قرب الاقرب من ذلک چون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید قریب تر از آن قرب آلہی بقولہ سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی یعنی پاکی است مراللہ سبحانہ وتعالےٰ را کہ برد بندہ خاص خود را در شب از مسجد حرام سوئے مسجد اقصےٰ۔

ہمدرین محل صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر در نسخہ مجمع البحرین قطب الموحدین بندگی شیخ رکن الدین القدوسی الگنگوہی معنی این آیۃ ضبط نمی نماید یعنی برد بندہ خاص خود را در شب از مسجد حرام سوئے مسجد اقصےٰ یعنے از عالم کون ومکان برد و رسانید تا بمسجد اقصےٰ کہ آنرا حقیقت محمدی و برزخ اولیٰ ما بین احدیت وواحدیت می نامند ہمدرین محل حضرت قطبی بر لفظ مبارک راندہ کہ آرے ہمچنین است آن مقامیست بمقام قرب قوسین کہ آنجا مقام اتصال واتحاد ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ است یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جائے رسید کہ محض نورے مطلق ماند وآنجا شائبہ نام غیر وغیریت نماند وہمہ قیودہائے درین مقام تمیز واثنیہ اعتبار یست از میان مرتفع گردید فلم یبق الا ھو ھُوَ الاَوَّلُ ھُوَ الاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ البَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَئٍ عَلِیمٌ چون مداحی بھمچ یکی خوش گفت ؎ نہ ہے بند کمانے کہ در صفت دعوی + ہمہ نشانہ او قرب قاب قوسین است

وخبر مقام قاب قوسین نشانہ ناوک بلند کشی نبود و بلند اندازی مقام علیا نمود لی
مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنی مرا ابواب
خلوت سرائے قرب اللہ سبحانہ وتعالیٰ مفتوح گردیدہ کہ دران مقام نہ جبرائیل
ملک مقرب گنجد ونہ نبی کہ مرسل ہست در وے سنجد باز از زبان گوہر نثار فرمود
اگرچہ در بدایت احوال احتیاجی بیاری جبرائیل علیہ السلام بود اما چون رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را غیب بحضوری ذات مطلق مبدل شد کہ جبرائیل ملک
مقرب الٰہی در کرانہ بماند کہ آنجا جبرائیل را مدخلی نیست قال لو دنوت قدر انملۃ
لاحترقت کار بنہایت رسید وکمال بالکمال انجامید ومحمد کہ مرسل ہست آن ہم
درمیان نماند وآواز قف یا محمد ان ربک یصلی بگوش ہوش سرور انبیاء
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید چون حضرت قطبی این حدیث بخواند در جوش و
خروش آمدند سبحان اللہ آنچہ کہ احوال براولیاء کاملین باسلف در کتب
متشرح مطالعہ کردیم ہمین عین در ذات پیر خود عیان وہویدا یافتیم بعد ساعتے چند
چون بعالم صحو آمدند فرمود کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواستہ بود کہ در
شہود حضرت الذات کہ للکیف است انجامند ومتلاشی شوم حکم شد کہ قف
یا محمد ان ربک یصلی یعنی تعینات وکونیات واضافیات خود را نگاہدار کہ
مشاہدہ شہود حضرت الذات بسر است نہ بظہور قولہ فان ربک یصلی یعنی پروردگار
عالم وعالمیان ملتفت بذات صرف خود ہست کہ آن مرتبہ عالم تنزیہ است سبحان اللہ
دران خلوت سرائے احدیت خبر سر را آگاہے در راہے نہ وتعینات واضافیات را از آن
مقام آگاہے نہ ونعرہ سرور انبیاء یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا از اینجاست

کہ برجاست وازان خصوص مشاہدہ ذات بحت بسوئے عالم اکوان برائے ہدایت عالمیان آرند از برائے ہمین سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کاشکے کہ در قید صفات محمدیت نمی شدم و بہ تعینات کونیہ عنصریہ مقید نمی گشتم بمان مقامیکہ سر آنجا مندمج بود بخصوص مشاہدہ شہود ذات می ماندم وصدائے سرزنش قف نمی شنودم چون باین مقدمات حضرت قطبی رسید نعرہ زنان بیہوش اُفتاد بعد از ساعتے چند بہوش آمدند از زبان دُربار فرمود چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از سکر مستی شہود حضرت الذات و قرب واجب الوجود کہ نزدیک محققان و جانبازان مرتبہ ولایت است ولی مع اللہ وقت اشارات بابشارات ازان است و فرمود کاشکے موصوف بصفات محمدیت نمی شدم و در خلوت خانہ مُشاہدہ شہود ذات محبوب می آرم و تا از مقام صرف وحدت بسوئے عالم کثرت نمی اُفتادم و برخودی خود ہائے کہ آن مرتبہ نبوت است نمی آمدم تا محمدؐ را محمد حجاب نمی کشتی و برین مؤید است الولایت افضل من النبوۃ فی شخص واحد یعنی لفظ ولایت مطلق عام و شامل است بر انبیاء و اولیاء بر لفظ مبارک را اند ظہور اولیاء اللہ بفقر دائمی و بعبادات کاملہ و ریاضات شاملہ مادامیکہ دُنیا باقی است منقطع نخواہد شد و از برائے ہمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ لا نبی بعدی مشرحگا حالانکہ خواص ولایت ولی آنست کہ بمجاہدات و ریاضات شاقہ بواسطہ مرشد کامل فنا فی الحق باشد و نزدیک این فنار تام مطلع میشود ولی بر حقائق و معارف آلہی و اطلاق لفظ اسم ولی ہمینست از اسماء اللہ تعالے کما قال اللہ تعالے اللہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا و جائے دیگر فرمود وھو الولی الحمید سُبحان اللہ

اسم ولی بر بندگان خاص کاملین محققین است ما دامیکه دنیا و آخرت است چون
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم در عین مقام جمعیت احدیت و واحدیت رسید احتیاج
رسالت مرسل نماند و جبرائیل ہم برکرانہ بماند کار بنہایت رسید کمال باکمال انجامید
و معرفت قاب قوسین او ادنیٰ اینست فافہم درین سر ایست از اسرار آلہی
فہم من فہم قوس الاحدیت

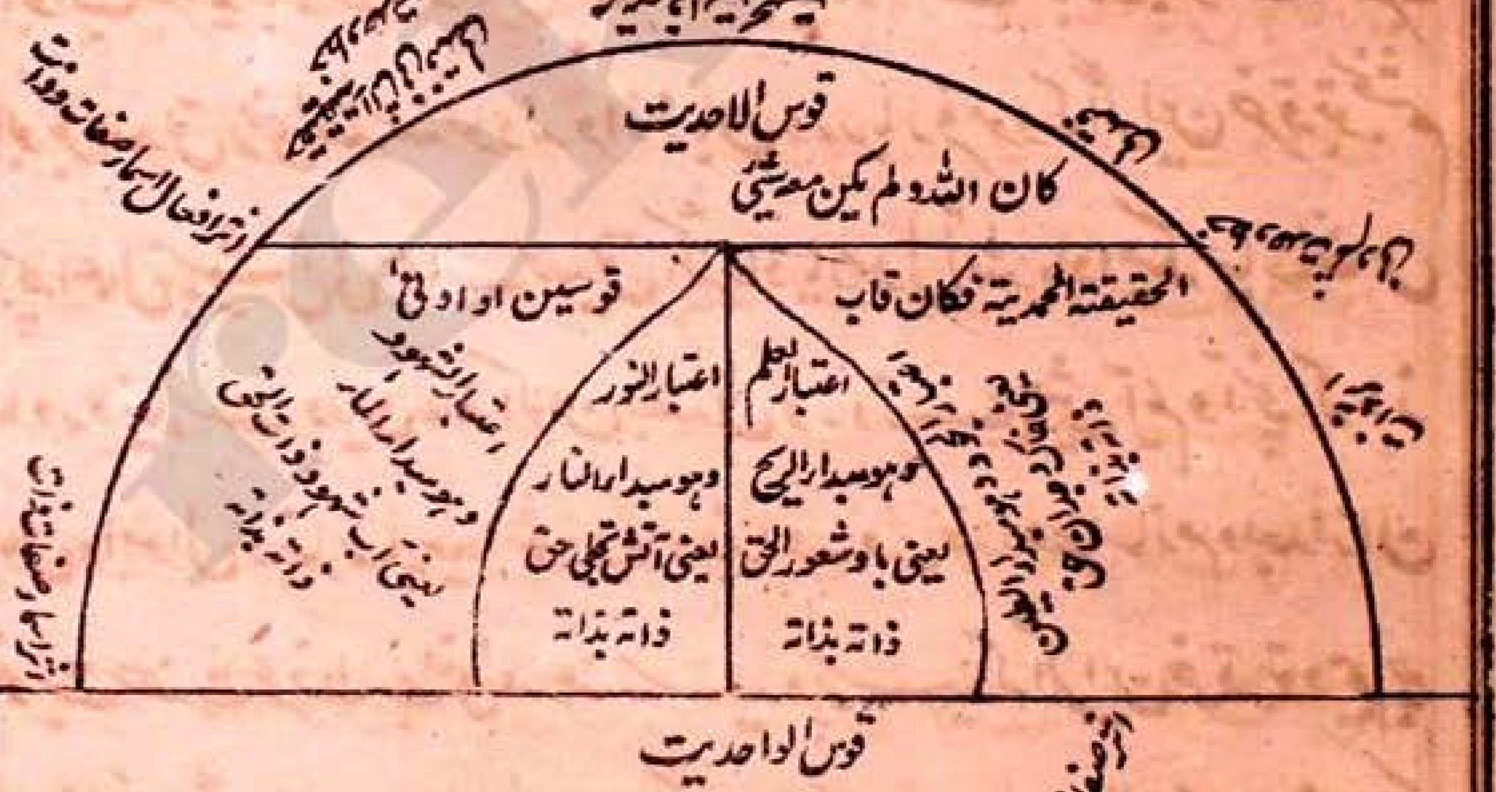

بعدہ حضرت شیخی و مولائی چشم پر آب کرد و فرمود ہر درویشے کہ رفعت وجاہ
طلبید و خود را اسیر لطائف لطف خلائق بلبس بکثافت کثیف گردانید و مصاحبت
عارفان بلطف لطیف گذاشت پس یقین میدان کہ او درویش نیست زیرا نچہ
اہل فقر را اعراض دنیا و اہل دنیا فی کل الاوقات ہمدرین محل حضرت قطبی فرمود
کہ شنیدہ ام از مرشد نامی و عارف سامی قطب الاقطاب بندگی شاہ ابراہیم
رامپوری میفرمودے کہ در ملفوظات خود قطب الموحدین حضرت شیخ فرید الحق

والدین مسعود اجودھنی میفرمایند چون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از معراج
بمشاہدہ قُرب ذات الٰہی استحیار واجلالاً رجوع القہقری برائے ہدایت عالمیان
از عالم لطیف بسوئے عالم کثیف رسیدند وصحابہ اکرمین را پیش خود طلبیدہ
فرمود کہ این خرقہ از مواہبات وعنایات لانہایات حضرت الٰہی یافتم حالانکہ مر
اللہ سُبحانہ وتعالیٰ بدادن شما حکم فرمودہ واین خرقہ بآن کسے بدہی کہ مجیب
جواب تو گردد وہر آنکس از صحابہ ما کہ این سخنے بشما مطابق اوامر آلٰہی می پرسم
بجواب حاضر آید باو عطا کنم اوّل سرور انبیاء روئے مبارک بسوئے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمودند واز زبان دربار فرمود کہ اگر این خرقہ بتو بخشم
بچہ اعمال پیش آئی جواب صدیق اکبرؓ داد یارسول اللہ مادامیکہ حیات انفاس
ما در دنیا است درین عالم اکوان بصدق وروزے پیش آیم وآنچہ کہ از
مال واموال دُنیا برما پیدا شود درراہ خدا ورسول خدا عطا سازم وبعد ازان
نوبت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ رسید وپرسید کہ اگر این خرقہ بتو دہم چہ
عمل درزی می گفت یارسول اللہ درعالم کون ومکان بعدل عدالت سروری کہ
اعدلوا ھوا قرب للتقویٰ حکم ناطق است وبانصاف ورزی ظلم ظالمان و
مظلومان ستم رسیدگان را بعدالت محمدی بانصاف رسانم بعد ہذا آن حضرت عثمان
ابن عفان رضے اللہ عنہ را پرسید جواب داد کہ یارسول اللہ آنچہ کہ حقوق خرقہ
باشد بجا آرم وسخاوت کنم وہر کارے کہ از ما بوقوع آید حیاء من اللہ باشد
بعد ازان سرور انبیاء بسوئے حضرت علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمودند جواب
داد کہ یارسول اللہ پردہ پوشی عالمیان کنم وہمہ عیوب خلایق الٰہی بصفات ستاری

بپوشم پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان گہربار فرمود بگیر کہ مستحق خرقۂ توئی و این خرقۂ خلافت مادامیکہ دنیا باقی است براولیاء عارفین کاملین خاندان تو جاری وساری خواہد شد ومرا امر آلہی بود ہر اصحابی کہ باین جواب بتو پیش آید باو عطا کنی بعد ہذا حضرت قطبی چشم پُرآب کردو فرمود درویشی پردہ پوشی ومصائب نوشی است درمیان خلائق آلہی چہار چیز مردرویش را واجب است کہ لزوم معمول عمل خود گرداند اوّل گوش خود را اصمّ بکم سازد تا ہرچیزے کہ ملایم نشیند نیست از واعراض کند و دوم چشم خود را نابینا کند تا عیوب برادر مُسلمین مشاہدہ نکند سیوم زبان خود را گنگ سازد تا کلمات ناشائستہ نگوید و چہارم پائے خود را لنگ سازد تا نفس بدخصال از افعال شنیعۂ فریبد کہ فلان جائے باید رفت باید کہ بازدارد چون درویش بمواہب آلہی باین خصال اربع موصوف شد کارش تمام شد والا حاشا کہ مدعیت و دروغ زن است از اخبار درویشی آگاہی ندارد وخود را در عالم بدرویشی اشتہار نماید العیاذ باللہ من ذالک بعد ازان حضرت قطبی بر لفظ مبارک راند قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ دُو رکعت نماز در آخر سال و آخر روز از ماہ ذیحجہ ادا نماید و بخواند درہر رکعتے بعد فاتحہ آیۃ الکرسی صد بار و بعد سلام ہفت بار این دُعا بخواند حقتعالے او را بیامرزد و در آن سال ہر گناہ صغائر و کبائر کردہ باشد در یک ساعت از فضل عمیم خویش محو و متلاشی گرداند و شیطان الرجیم از وے دست مالد و گوید واویلا ہرچہ درین سال گناہ کردہ بود ہمہ در یک ساعت نیست و ناپید شد دُعا این است اَللّٰھُمَّ ما عملت من عمل فی ھٰذہ السنۃ الماضیۃ مما نھیتنی عنہ

ولم ترضه ونسیته ولم تنسه وحملت عنی بعد قدرتك علی عفوبتی و
دعوتنی الی التوبة بعد جراتی علیك اللّٰھُمَّ فانی استغفرك منها یا غفور
واغفرہا لی وما عملت من عمل ترضاہ وعدتنی علیه الثواب فتقبله منی ولا
تقطع رجاءی منك یا عظیم الرجاء برحمتك یا ارحم الرّاحمین وبعد ازان
بر لفظ مبارك راند ہر آن بندہ کہ نو عروس بخانہ آرد وآنچہ کہ سنت و استجابت
باید کہ دو رکعت نماز بر گوشہ دامنے عروس بگذارد و دست بر پیشانی او مالد و
این دعا بخواند اللّٰھُمَّ اِنّی اسالك خیرها وخیر ما جبلت علیها واعوذ بك
من شرها وشر ما جبلت علیها وبعد ازان فرمود برائے دفع اعدائے و
ہلاکت ایشان ودفع لشکر غنیم وزخم تیر و تیغ وغیران وبستن زبان غمازان و
حسد حاسدان وبجہتہ ہلاکی خصم دعوت سورہ تبت یدا بخواند۔ باید کہ در روز شنبہ
اوّل وقت غسل کند وروزہ دارد وسورہ تبت یدا دوازدہ ہزار بار بخواند وسخنے
دیگر نکند واگر آن روز دعوت تمام شود ہمون روز دشمن ہلاك و کارش تمام شود
وبعد ازان فرمود چون از نماز جنازہ فارغ شود این دعا بخواند اللھم اغفرله
وارحمه وتجاوز عنه وعافه وعاف عنه واکرم منزله ووسع مدخله و
انس وحشته وارحم غربته ولقن حجته وبرد مضجعه ونور مضجعه برحمتك
یا ارحم الراحمین چون گورش تمام شود این تلقین بر سر بالین بردہ بخواند
یا عبد الله ابن امته نبی الله واذا جاء سائلان لا تخف ولا تبشر فقل بلسان
فصیح واعتقاد صحیح اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ و
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَقُلْ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

ولم ترضه ونسیته ولم تنسه وحملت عنی بعد قدرتك علی عقوبتی و دعوتنی الی التوبة بعد جراتی علیك اللهم فانی استغفرك منها یا غفور واغفرها لی وما عملت من عمل ترضاه وعدتنی علیه الثواب فتقبله منی ولا تقطع رجائی منك یا عظیم الرجاء برحمتك یا ارحم الراحمین وبعد ازان بر لفظ مبارک اند هر آن بنده که نو عروس بخانه آرد و آنچه که سنت و استجابت باید که دو رکعت نماز بر گوشه دامنے عروس بگذارد و دست بر پیشانی او مالد و این دعا بخواند اللهم انی اسألك خیرها و خیر ما جبلت علیها واعوذ بك من شرها وشر ما جبلت علیها وبعد ازان فرمود برائے دفع اعدائے و هلاکت ایشان و دفع لشکر غنیم و زخم تیر و تیغ وغیران و بستن زبان غمازان و حسد حاسدان وبجهته هلاکی خصم دعوت سوره تبت یدا بخواند. باید که در روز شنبه اول وقت غسل کند و روزه دارد و سوره تبت یدا دوازده هزار بار بخواند و سخنے دیگر نکند و اگر آن روز دعوت تمام شود همون روز دشمن هلاک و کارش تمام شود وبعد ازان فرمود چون از نماز جنازه فارغ شود این دعا بخواند اللهم اغفرله وارحمه وتجاوز عنه وعافه واعف عنه واکرم منزله ووسع مدخله و انس وحشته وارحم غربته ولقن حجته وبرد مضجعه ونور مضجعه برحمتك یا ارحم الراحمین چون گورش تمام شود این تلقین بر سر بالین برده بخواند یا عبدالله ابن امته نبی الله واذا جاء سائلان لاتخف والبشر فقل بلسان فصیح و اعتقاد صحیح اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله وقل رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا

وبمحمد رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیا وبالقرآن المجید اماما وبالکعبة قبلة وبالمومنین اخوانا وبالمومنات اخواتا وبجلال الله تعالی حلاوة وبحرام الله عذابا وبالجنة ثوابا وبالنار عقابا وان الساعة آتیة لاریب فیها وان الله یبعث من فی القبور وبعد فراغ این کلمات حضرت در نماز مشغول شد الحمد لله علی ذلک

۲۱ باب بیان فضیلت تواریخ اعراس ومنقولات

باب بست ویکم در بیان فضیلت تواریخ اعراس ومنقولات

بیان خوارق حضرت بندگی شیخ محمد شریف نیاولی قدس سره

خوارق عادات حضرات پیران خواجگان چشت اهل بهشت قدس الله ارواحهم درین باب فصل بیان کردیم۔ فصل اول در بیان خوارق وتاریخ عرس قطب الموحدین بندگی شیخ محمد شریف نیاولی قدس الله سره۔ نقل است قطب الاقطاب شیخ المشائخ والاولیاء شیخ محمد شریف در ابتدای عمر ده سالگی داشت چون قطب الابدال امام الاصفیاء حجة الاولیاء بندگی شیخ ابراهیم ارامپوری در قریه نیاول تشریف داشت چون حضرت قطبی دولت قدمبوس حاصل نمود بمجرد نظر فیض اثر نور وجود در آئینه عاشق ظاهر وهویدا شد سبحان الله مرشد حقیقی بعموم الطاف واضعاف اعطاف التفات بجانب مرید رشید نمود ونقوش مجازی حضرت قطبی الحقیقت کامله خود ها متحد یافت ودر قریه سیدپوره که آنجا مقام خاص الخاص ریاضات ومجاهدات ومشاهدات حضرت قطب الموحدین بندگی شاه ابراهیم ارامپوری بود همراه خود بردند آنچه امانت پیران عظام بود مطابق حکم معلی حضرت مجید علی که ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها سینه بسینه رسیده بود بمطابق حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم الارواح جنود مجندة فما تعارف ائتلف وما تناکر منها اختلف بموجب تعارف ازلی

سینہ بے کینہ حضرت بندگی محمد شریف ؒ املو ساخت و بعد ارشاد از یک
اسم ذات حقایق ہمہ اشیاء از عرش تا فرش و از شرق تا غرب منکشف
گردید و روح اضافی حضرت قطبی بحقیقت متحد شد و رنگ حقایق یافت الوان
محبت لون محبوب یافت ؎ این ہمہ رنگہائے پر بیرنگ + خم وحدت کند ہمہ یکرنگ +
چون حضرت شیخی بعد از ارشاد از حجرہ بیرون آمدند و آنچہ کہ بعد از ارشاد
مصافحہ کہ سُنّت پیران عظام ماست از ہمہ مریدان قطب الموحدین بندگی
شیخ ابراہیم آرامپوری میکردند و ہر مریدے کہ بحضرت قطبی مصافحہ نمودی
بے اختیار فنا مطلق مستولی شدی بر زمین افتادے و از سکر مستی شہود
بندگی شیخ محمد شریف سرشار بود، ہیچ خبرے از عالم اکوان نداشت چون
بعالم صحو آمدند از ان یومیکہ از قطب الموحدین بندگی شیخ ابراہیم آرامپوری
نام خدا سبحانہٗ از جہر و خفی تلقین شدند بلبل زبان را در قفس دہان دیگا
محبوب گویان گردانید و مثل شاہوار ہد ہد تاج ریاضات و مجاہدات بر سر نہادہ
سجدات عبودیت میکردی و طاؤس عرفان را ابمیادین معرفت الٰہی پرستان
مراقبہ ساعت بساعت جلوہ دادی حتی کہ از عالم ناسوت و از ملک ملکوت
و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است عبور فرمودند
سُبحان اللہ زہے کمالات و خے سلطان حالات بر حضرت قطبی بود و الحمد للہ علی ذلک
نقل است حضرت قطبی مولائی ذخیرتی عند اللہ در ابتداء سیر و سلوک
بہ مجاہدات چنان مشغول بودند کہ ہیچ یکے مرید از مریدان قطب الموحدین بندگی
شیخ ابراہیم سبقت نبرد و ہمہ مریدان بحضرت شیخی آمدہ آنچہ کہ مشکلات از حقایق

و معارف الٰہی بودے از ایشان حل نمودے۔ نقل است روزے شیخ المشائخ
والاولیاء حضرت قطبی بندگی شیخ محمد شریف بیدار از اول شب تا بسحر
بریاضات شاقہ و مجاہدات محبوب می بود حضرت الذات حسن خود را در آئینہ
محب روشن ساخت و تعینات کونی خود را منور بنور حق یافت و از سکر مستی
حضرت الذات در صحن مسجد قریہ نیاول ایستادہ بودند عزیزے یک شیشہ
پُر از عرق گلاب گذرانید و در عین حالت شیشہ را از دست روان ساخت
حتی کہ بخانہ ہیبت خان اچوت افتاد شیشہ ہمون طورے کہ صحیح و سالم بود
بر اصل خود ماند و کسی جائے زخم نرسید سبحان اللہ چہ کمال با کمال بود سخن
در گفتن و نوشتن نمی آمد والحمد للہ علی ذالک۔ نقل است روزے قطب
الموحدین شیخ المشائخ والاولیاء شیخ محمد شریف برائے نماز جمعہ در کعبۃ اللہ
رسیدہ بود شیخ عبد اللہ حاجی در حرم حریم حضرت کعبۃ اللہ کریم بحضرت شیخی
حصول دولت پابوس نمود مرۃ اخری در مسجد مدینہ معظمہ ہمراہ حضرت
قطبی نماز جمعہ حاجی نمودند و بخدمات خادمہ پیش آمدہ عرضداشت کرد کہ
بسیار اولیاء اللہ را دیدہ ام امّا اینقدر کہ از دیدن حضرت سکینت دلم را
نشدہ میخواہم بتوجہات آنحضرت نوعی مرا فنائے حاصل آید وجود کونی ما در
تصرفات و جذبات الٰہی در آید و مائی و منی از ما برخیزد و بذات محبوب حقیقی
متحد شوم۔ از زبان دُر بار فرمود بمقام خاص قریہ نیاول بیائی بہ مقصود و مقاصد
رسی و بمحبوب پیوستی و بعد از مدت یکسال حاجی عبد اللہ بقصبہ کرنال رسید
مردمان قصبہ اپر سید خصوصاً از محمد ساقی متکلم بکلام شد کہ شیخ المشائخ والاولیاء

حضرت شیخ محمد شریف نیاولی از بیت اللہ شریف تشریف آوردہ یا نہ و محمد ساقی و مردمان آنجا جواب داد کہ در تمام عمر خودہا ایشان بکعبۃ اللہ شریف نرفتہ اند آن حاجی عبد اللہ را تعجب پیدا شد کہ من ایشانرا بجانہ کعبۃ اللہ دیدہ ام از قصبہ کرنال چون حاجی بقریہ نیاول رسیدہ حصول دولت پابوس نمود حضرت شیخی نشناخت کہ حاجی بر وعدہ خودہا رسیدی بہ مجرد رسیدن حاجی ماجرا گذشتہ اظہار می نمود حضرت شیخی و مولائی انگشت گزان در دہن میمون فرمود کہ اے حاجی اسرار الٰہی و تعالٰے را اظہار مکن اللہ سبحانہ و تعالٰے بذات محبان خودہا یک قوتے الخ ساختہ در یک لمحہ از فرش تا بعرش بگذرند و از شرق تا غرب سیر نمایند و نسبت مجازی درمیان ایشان نماند و ہمہ یکرنگی عیان گردد و محب عین ذات محبوب شود ہر جا کہ خواہند در عالم طیر آیند حاجی عبد اللہ بیعت نمود و در سلک مریدان منسلک گردید۔ الحمد للہ علٰے ذلک +

نقلست روزے شیخ المشائخ والاولیا حضرت شیخ محمد شریف بیدار ہمہ شب از مشاہدہ محبوب از حجرہ بیرون آمدند خواست کہ از غلبہ اشتیاق و کثرت اذواق دیدن دیدار فائض الانوار آن مرشد کامل در دریائے معانی د غرغر گلزار سبحانی فلک الولایت شمس الدرایت قطب العالم بندگی شیخ ابراہیم آرامیوری بر اسپ بادیہ سوار شدہ در عین حالت سکر مستی شہود حضرت الذات روانہ شدند حتی کہ بساحل جمن رسیدند از سبب موسم برسات نہ کشتی یافتند نہ ملاحے این مصرعہ بخواندند ؎ نہ کشتی اندران دریا نہ ملاحے عجب کارے ست + در عین موسم برسات جمن بر کمال خودی خودہا لبب بساحل می رفت و از شورش

مستی غلبه آب هر چیزے که در فنادی معدوم و غارت شدی هیچ نامے و نشانی
ازو نماندے چون حضرت شیخی بواسطۀ مرشد نامی فانی شده باقی بحق مانده
قمچی زده اسپ مادیه را در چمن انداخت هر چندکه هزاران هزار آرزوے
چمن خواست که حصول دولت پابوس نمایم از سبب خودی بازیه پابوسی
حضرت قطبی نیافت چون حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عندالله بمقام سیدپوره
رسید که آنجا مقام خاص حضرت شیخ کبیر است حصول دولت پابوس نمود
بمجرد دیدن حضرت بندگی شاه ابراهیم آرامپوری فرمود که بابا محمد شریف
ولایت پیران عظام شامل حال بود الحمدلله از غلبه چمن بخیر و عافیت رسیدی۔ الحمدلله علی ذالک
نقل است روزے محمد غوث کهاروی بشیخ اسمٰعیل گفت که از هیبت
جلال حضرت شیخ نتوانستم که عرضداشت نمایم که صوفی لاهوتی کرا میگویند
که شما مرید خاص اید مگر بواسطۀ شما حقایق این مقدمات مرا معلوم گردد بمطابق
سوال سائل شیخ اسمٰعیل بحضرت قطبی شیخ المشائخ والاولیاء شیخ محمد شریف
دامت برکاته سوال کرد حضرت پیر دستگیر صوفی لاهوتی کرامی گویند و
بچه علامات و خوارق عادات معلوم می شود بمجرد استماع این سخن حضرت
قطبی را لرزه در تمام اندام مبارک پیدا شد و بیهوش افتاد۔ سید غلام محی الدین
همشیره زاده حقیقی حضرت و یاران دیگر تخت بالاپوش نموده و ده دوازده
فقرا و بشد اید قوت بر چهارپائی نهادند والا از غلبه لرزه شدید بر زمین افتادے
سبحان الله چه کمال باکمال بود چنانچه حالات واقعات براولیاء کاملین
ماسلف بود در ذات شریف و عنصر لطیف حضرت قطبی محمد شریف مرشد

ثانی دعارف سامی ظاہر و ہویدا بود بمجرد استماع ازین سخن مجاز خود را
بحقیقت ذات محبوب متحد ساخت وحقیقت ذات مطلق را در مجاز خود
جلوہ گر یافت و باندک سخن محبوب حقیقی مایل بسوے محب شد در روح علوی
خود را آئینہ حسن بیکیف یافت پس بے کیف را بے کیفی خود مشاہدہ
یافت و نسبت ثانی ومنی درمیان نماند ؎ ناظری روئے خود ہستان آیا +
دیگرے را درین میان چہ کار + بعد یکپاس حضرت قطبی بعالم صحو آمدند
از زبان دربار فرمود کجاست سایل شیخ اسمٰعیل عرضداشت کرد حضرت
پیر دستگیر حاضر است بر لفظ مبارک راندآن درویش کجاست کہ از تو
پرسیدہ - شیخ اسمٰعیل جواب داد کہ او حاضر نہ - از زبان گوہر نشار فرمود
وقتیکہ سالک بزہد و ورع و تقوی بکمال و بریاضات ومجاہدات شاقہ خود را
ازصورت معنی رساند وحجاب صورت یعنے ازمیان سالک مثالک فضائے عالم
حقایق منقرض گردید یعنی مراد از صورت عالم ملک ملکوت است و مراد از معنی
اتنی عالم جبروت است - چون صوفی ازین ہر دو مقام منتر شد و محبوب حقیقی
کہ مرتبہ ذات است حتی کہ ذات مطلق قید تعینات چہ عینی و چہ عیانی سالک
را منعدم گردانید و ہیچ شایبہ ازین تقیدات و تعینات - سالک نماند مضمحل
و متلاشی گردد ہمانا کہ صرف ذات بحت بماند کہ درفہم ہر کسے تاکس نگنجد و صوفی
جز خرقہ فنا رکلی در بر کردن چارہ و علاج خود ندارند و برین مقام حدیث نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم دال و شاہد حال کہ تفکروا فی الاء اللہ ولا تفکروا فی ذات
اللہ و سبحان اللہ ہستی محب صادق بہستی محبوب حقیقی مبدل یافت و نسبت

اضافات وتعینات، وکونیات وعنصریات خود را درمیان نیافت وہر چہ یافت از نایافت خود محجوب وہویۃ حق هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ او را باد مینی بی یسمع وبی یبصر ازینجاست ومعرفت ربانی بربی سالک را درین مقام برجاست وَيَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ کسے ہدایت راست وبنظر دوام شہود ذات بحت اعز و مشرف یافت کہ آن عالم لاہوتست وچون حضرت قطبی بعد اتمام این کلمات بیہوش افتاد وچون بعالم صحو آمدند شیخ اسمٰعیل سوال کرد حضرت پیر دستگیر قول کسے بزرگ است کہ سالک را باید علی الدوام در ہر لمحہ ودر ہر لحظہ بذکر مدام وبفکر تمام اشتغال دارد وبرین قول بزرگے اعتراض وارد میشود اگر سالک فکر تمام در ذات اللہ سبحانہ وتعالےٰ نماید حد در ذات باری لازم آید حالانکہ ذات مطلق را حدّے ونہایتے نہ بر لفظ مبارک راند و مراد از فکر تمام سالک را باید در واسطہ شیخ بجدت بصر چندان فکر تمام کند کہ در واسطہ شیخ فانی گردد وہیچ نامی ونشانے از ہستی او نماند دیا آنکہ این مراد داشتہ باشند کہ وسالک در صفات آلہی فکر تمام کند بحکم این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ الحمد للہ علی ذلک ۔

نقلست شیخ شیوخ العالم قطب علامۃ الدہر حضرت شیخ محمد شریف الملک قطب الاقطاب فلک الولایت شمس الدرایت بندگی حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری در قریہ بوڈہ کھیڑہ کہ آنجا مقام خاص الخاص حضرت عالم پناہ قطب الاقطاب فرد الافراد مست ذو الجلال برہان العاشقین حجۃ الواصلین حضرت شاہ شرف الدین

ابو علی قلندر قدس سرّہ العزیز حضرت قطبی را دست بر دست گرفتہ اندرون
حریم کہ آنجا نشست گاہ حضرت خاص است آوردہ عرض نمود کہ محمدؐ شریف
را بجناب معلّی گذاشتہ ام ہر وجہے من الوجوہ اولیٰ وانسب دانند دستگیری
نمایند واز جناب عالیمآب خود ہا گاہے جدا نکنند حضرت مخدوم شاہ شرف الدینؒ
از زبان درربار وگوہر نثار بحضور بندگی شیخ ابراہیمؒ در حضرت عالم مثال
فرمود خوش باش با ما باش ہر جا کہ باشی خانہ تست ٭

نقلست روزے شیخ شیوخ العالم قطب علامۃ الدہر حضرت شیخ محمدؐ شریف
الملک برائے مجالس عرس شریف قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شیخ
مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہ کلیر شریف تشریف
داشت ہمین کہ روضہ متبرکہ حضرت مخدوم قدس سرّہ مقدار یک پرتاب
تیر بلکہ عنقریب بماند حضرت قطبی را در آنجا فنا مطلق مستولی شد وہر دو
دست دراز کردہ در آن مقام ایستادہ شدند مقدار دو پہر کامل در آن مقام
استادہ شدند و پیرہن از عرق بدن سیلاب گردید چون بعالم صحو آمدند
باز بمقام خود کہ منازل فرمودہ بود بغیر از زیارت مرقد زیارت پاک تشریف
آوردند بعضے یاران پرسیدند کہ حضرت برائے زیارت رفتہ بودند زیارت
نکردند باز آمدند باعث معلوم نشد از زبان دُرربار فرمود کہ ارواح مبارک
حضرت در حضرت عالم مثال جسد جسمانی گرفتہ حضرت مخدوم صاحب اینجا ہم
تشریف می داشتند بعضے شبہات آیۂ کریمہ ولقد رأٰ من ایات
ربہ الکبریٰ حل کردہ بودم چون حضرت قطبی بعد فراغ عرس در بودہ کھیڑہ

اندرون حریم حضرت شاہ شرف الدین ابو علی قلندر قدس سرہ العزیز تشریف
آوردہ در مراقبہ شدند حضرت ابو علی قلندر قدس سرہ از زبان گوہر نثار فرمود
کہ اے محمد شریف چہ شبہات از ما حل نشدہ بود کہ آنجا برائے دفع شبہات
رفتہ بودی سبحان اللہ زہے کمالات حضرت شیخی و مولائی بود کہ
با اولیاء عظام این چنین مجالست می داشتند الحمد للہ علی ذالک
نقل است روزے شیخ الشیوخ العالم حضرت شیخ محمد شریف
قدس سرہ برائے مجالس عرس قطب الاقطاب حضرت بندگی شیخ عبدالقدوس
گنگوہی قدس سرہ العزیز در گنگوہ تشریف داشتند ہمین کہ در اثناء راہ با جماعت
فقراء در سایہ زیر درخت بمراقبہ نشستہ بودند ہمین کہ ناگاہ می بینند بالا ہوا
عالم لطافت میرود چون حضرت قطبی در عالم ہوا شدند می بینند کہ تخت سرور
انبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرود و متصل تخت رسیدہ
عرضداشت کردند کہ یا رسول اللہ کجا تشریف می برید رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمود برائے عرس شیخ عبدالقدوس می روم چون حضرت
قطبی بمقام تشریف آوردند بشب در مجلس حاضر شدند بعد فراغ قل قوالان
دست بر تار تنبور ترنگ ترنگ می زد ہمین کہ از اول شب تا صبح در وجد
ماندند بعد فراغ حالت وجد نماز فجر معہ ادعیہ ہائے ادا نمودند چون بعضے
یاران پرسیدند کہ حضرت بعد سی سال این حالت وجد بر آنحضرت معاینہ
کردم باعث معلوم نشد از زبان دربار فرمود در اثناء راہ بزیر سایہ درخت
نشستہ بودم عالم لطافت را معاینہ کردم کہ بالا ہوا میرود چون آنجا رسیدم

دیدم کہ تخت سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرود تصل تخت رسیدہ عرضداشت کردم کہ یا رسول اللہ کجا تشریف می برید فرمود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برائے مجلس عرس شیخ عبدالقدوس میروم چون در مجلس شب آمدہ حاضر شدم ہمون تخت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را مع عالم ارواح درمیان مجلس مشاہدہ کردم بمجرد معائنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرا حالت وجد پیدا شد تا کہ تخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت صبح رخصت شدند سبحان اللہ عجب حالت بر قطبی ما بود الحمد للہ علی ذالک

نقل است روزے درویش دلریش بخدمت حضرت قطبی شیخی ومولائی ذخیرتی عند اللہ در عظیم آباد آمدہ حصول سعادت ابدیہ ازلیہ نمودند بحضرت شیخی ومولائی سوال عجائب وغرائب کردند کہ آن قمری باغ احدیت بلسان فصیح بترنم الوہیت حضرت امیر المومنین وامام الاشجعین شمس المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورحمۃ اللہ علیہ می فرمایند لو عرفت اللہ بمحمد لما تبعتہ ولو عرفت محمداً بعبادت اللہ لما عبدتہ از زبان درربار معنی این قول فرمودند یعنی شناختم من اللہ را بفنا مطلق کہ جامع جمیع صفات کمالات ذاتیہ از روئے عاشقی کہ آئینہ معشوق آمد دران حالتے کہ فنا مطلق برما مستولی شود وحسن بکیفی خود در آئینہ من جلوہ گر گرداند ورفع حجبہائے ظلمانی ونورانی از میان مرتفع گردد ونقوش مجازی ازما بر داشتہ شود از ہستی خود معدوم گردم ووحدت حقیقی برمن ظاہر وہویدا شود ومحض یگانگی حق ہویدا آید ونسبت دوگانگی از میان

برداشتہ شود و در آن وقت ہر آئینہ متابعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ما کے درست آید و متابعت محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم از ہستی است وکسی کہ از خود فانی در ذات مطلق شود اواز متابعت در آن وقت معذور است ومر آن ذات را حدے ونہایتے نیست و ہمچنین طالب طلب را حدے ونہایتے نہ وکما قال اعرف الخلق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم ارنا الاشیاء کما ہی ونیز جاے دیگر فرمود ما عرفناک حق معرفتک واز برائے ہمین درین حالت حضرت علی ابن ابی طالب نعرہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل زدند ولو عرفت محمدًا لعبادت اللہ لما عبدتہ یعنی اگر شناختم من حقیقت محمد را یعنی نقوش مجازی از ما برداشتہ شود و در ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانی شوم و در آن وقت عبادت اللہ سبحانہ وتعالےٰ از ما کے درست آید حالانکہ عبادت اللہ تعالےٰ از ہستی است و نہ بر فانی واز عبادات در آن وقت معذور است وعبادت حضرت حق کار افعال جوارح است و در وقت فنا ہمہ افعال جوارح معطل است ؛

نقل است بعد وفات حضرت قطبی ومولائی حضرت محمد شریف قدس سرہ ساکنان بقعہ نیاول را سید غلام محی الدین ہمشیرہ زادہ حقیقی حضرت وبرادر خورد حقیقی شیخ عبد اللطیف نزاع افتاد کہ حضرت ایشان را درین نیا نقاہ خواہیم نہاد آخر الامر برائے دفع فساد تا بر سید ان سادات غلام از قصبہ

بیدولی تابوت حضرت شیخ را درین خانقاه نهادند بعد هذا برادر علاتی شیخ عبد اللطیف وغیره شرفاء از اعظم آباد آمده قابو بر وقت یافته بعد امضاء مدت بیست روز در اعظم آباد بُردند و روضه متبرکه حضرت شیخی هردوجاست واز مدت بست سال حضرت شاه شرف الدین ابو علی قلندر قدس سرہ حضرت شیخ را قبل وفات ولایت شهر اعظم آباد عنایت فرموده الحمد لله علیٰ ذالک چون عمر شریف عزیز هشتاد و شش سال در دُنیا تمام شد وفات آن شمس الدرایات آن مشائخ کبار و الاولیاء نامدار حضرت شیخ محمد شریف روز شنبه بعد مغرب سیزدهم شهر جمادی الآخر سنه ۱۱۲۴ه بتواریخ اسمر رضائک یا محمّدٌ مائة والف واربع وعشرین جان بجانان سپردند ۔ تاریخ تولّدے **شهے زدل محمد شریف** کل ہجری

۳۰۰ ۵ ۱۰ ۷ ۴ ۳۰ ۴۰ ۸ ۴۰ ۴ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰ ۸۰ = ۱۰۳۸

فصل اوّل ۔ در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس

از مرشد نامی که بسمع رسید درین نسخه مندرج ساختم نقل است قطب الاقطاب آن سرور مشائخ کبار آن بادشاه اولیاء نامدار حضرت بندگی شیخ ابراهیم آرامپوری بطالب علمی قصبات قدوم میمنت لزوم براه نهادند تا بشهر مرادآباد رسیدند چند مدت بخدمت اُستاد ماندند بعلوّ همّت خود ها از نسخه به نسخه ورق بورق حجاب بمقتضائے این قول العلم حجاب الاکبر واقع است از میان دور می نمودند حتی که هر نسخه کافیه که تالیف خاص الخاص ابن الحاجب است تا ابتدائے برائے شروع پیش اوستاد آوردند چون کتابے پیش اوستاد نمودند از زبان

فصل اول
حالات حضرت شیخ
ابراهیم محمد آرامپوری

گوہر نثار الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد بر آوردہ بہ مجرد خواندن این کلمات از شورش سکر طبیعت قلوب از جذبہ الٰہی از ہوش بیہوش مدہوش افتاد مشکل او وجہ در آن حالت نسیان باد ادراک عقول و فہوم از فرائض و سنن کہ مراسم شریعت است ہیچ خبرے و اثرے نماند برادر حقیقی شیخ عبد الحکیم را در آرامپور خبر کردند از ان حالت جذبہ بآرامپور بردند چون بعد مدت جذبہ الٰہی فرو شد کار خیر قطب الموحدین حضرت شیخ ابراہیم رح نمودند۔

نقل است روزے قطب شیخ ابوسعید برائے عرس قطب الموحدین شیخ جلال الحق والدین تھانیسری تشریف بردند پیراہن از گلوئے خویش بہ شیخ ابراہیم پوشانیدہ و در عین مجلس شاہ حسین سنوری مقابلہ شیخ ابوسعید نشستہ بودند و درین ضمن شاہ حسین بلسان فصیح ذکر علوم معارف الٰہی مے کردند قطب الموحدین شیخ ابراہیم ایستادہ بود جواب میدادند شاہ حسین رخ بجانب ابوسعید کرد و گفت این چنین مردان را امر بہ نشستن کنید الیق و انسب آنست کہ بنشینند حضرت ابوسعید شیخ ابراہیم را برابر خود نشاندند۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

نقل است روزے جلال خان روہیلہ از غلبہ اشواق و اذواق برائے حصول دولت پابوس حضرت شیخ ابراہیم در آرامپور خود را بردند۔ شیخ عبد الحق خلیفہ حضرت شیخ ابراہیم مانع آمد این وقت رفتن نیست ہر چند کہ مانع آمد از غلبہ اشواق خود را آنجا رسانید می بیند کہ در مراقبہ محبوب حقیقی در مشاہدہ دوست مستغرق اند ہمین می بیند اسم ذات اَللّٰہ بر پیشانی

گوہر نثار الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد برآورد بہ مجرد خواندن این کلمات از شورش سکر طبیعت قلوب از جذبہ الٰہی از ہوش بیہوش مدہوش افتاد شکل الوجود در آن حالت نسیان باد ادراک عقول وفہوم از فرائض وسنن کہ مراسم شریعت است ہیچ خبرے واثرے نماند برادر حقیقی شیخ عبد الحکیم را در آرامپور خبر کردند از آن حالت جذبہ بآرامپور بردند چون بعد مدت جذبہ الٰہی فرو شد کار خیر قطب الموحدین حضرت شیخ ابراہیم رح نمودند۔

نقل است روزے قطب شیخ ابوسعید برائے عرس قطب الموحدین شیخ جلال الحق والدین تھانیسری تشریف بردند پیراہن از گلوئے خویش بہ شیخ ابراہیم پوشانیدہ ودر عین مجلس شاہ حسین سنوری مقابلہ شیخ ابوسعید نشستہ بودند ودرین ضمن شاہ حسین بلسان فصیح ذکر علوم معارف الٰہی مے کردند قطب الموحدین شیخ ابراہیم ایستادہ بود جواب میدادند شاہ حسین رخ بجانب ابوسعید کرد وگفت این چنین مردان را امر بہ نشستن کنید الیق والنسب آنست کہ بہ نشینند حضرت ابوسعید شیخ ابراہیم را برابر خود نشاندند۔ الحمد للہ علی ذالک ‌+

نقل است روزے جلال خان روہیلہ از غلبہ اشواق واذواق برائے حصول دولت پابوس حضرت شیخ ابراہیم در آرامپور خود را بردند۔ شیخ عبد الحق خلیفہ حضرت شیخ ابراہیم مانع آمد این وقت رفتن نیست ہر چند کہ مانع آمد از غلبہ اشواق خود را آنجا رسانید می بیند کہ در مراقبہ محبوب حقیقی در مشاہدہ دوست مستغرق اند ہمین می بیند اسم ذات اَللّٰہ بر پیشانی

و بر ردا ے حضرت ہویدا شد حتی کہ بر ہمہ ردا ، و بر ہمہ در و دیوار ہویدا ست از ہیبت عظمت آن از آنجا برخاست بیرون آمد تا الی ہمون ردا کہ بر و لفظ اَللّٰہُ ہویدا بود بر مزار مبارک افتادہ است ۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ۔

نقل است متصل قصبہ آرامپور یک مزرعہ سالار پورہ بود آنجا یک عورتے صالحہ کہ پسر او گم شدہ بود از غلبہ گریہ چشمہا سفید شدہ بود بجناب معلی حضرت ابراہیمؒ ہمیشہ آمدہ عرض احوال خود ہا میکردی مدت مدید برآمدہ کہ پسر گم شدہ ہیچ اثرے و خبرے از و نمی یابم روزے حضرت شیخ متوجہ شدند و باشراق باطن معلوم کردند کہ در کوہ می گردد فی الفور حاضر شدند کہ مادر تو از فراق تو نابینا شدہ حقوق مادر فراموش کردی بہتر است امروز منزل ہمون طرف نما بہ مجرد فرمودن حضرتؒ رخ بوطن مالوفہ خود نمودند مادر اورا تشفی داد پسر تو در چند روز خواہد آمد خاطر جمع دار ۔ بعد چند روز بوطن مالوفہ آمد و با مادر ملاقات نمود تمامی احوال حضرت شیخؒ با مادر خود اظہار نمود کہ حضرت را در کوہستان گذاشتہ آمدہ ام مادرش جواب داد گاہے در کوہ نہ رفتہ حضرت را امروز بخانہ گذاشتہ آمدہ ام پسرک در حیرت آمد فی الفور آمدہ در پائے مبارک افتاد از توجہ حضرت تا اینجا رسیدم و الا آمدن ما ممکن نبود ۔

نقل است روزے شیخ ابوسعید فرمودند شیخ ابراہیمؒ عینک بر مصحف مجید است بیار فرمودند حضرت عینک شکستہ افتادہ است فرمودند حالا صحیح و سالم گذاشتہ ام چگونہ شکستہ شد فی الفور عینک از اندرون خانہ آوردند چہ بینند کہ فی الواقع شکستہ است فرمود شیخ ابراہیم زبان تو

سیف اللہ است دہن خود را بستہ میدار ۔ الحمد للہ علی ذلک ‌

نقل است روزے حضرت شیخ ابراہیم بطرف چمن کہ متصل سید پورہ واقع است تشریف بردند برائے ماندن خود ہا یک کاوہ حضرت نمودہ بود و متصل کاوہ حضرت یک درخت جامن بود کودکان سادات عظام برائے خوردن جامن آمدہ بود یک دختر سرمہ دانی حضرت از اندرون کاوہ بردند وقتے کہ حضرت تشریف از جانب چمن آوردند چہ بینند کہ سرمہ دانی گم شد فی الفور پدر بزرگوار دختر سرمہ دانی حضرت آورد و عذر کرد کہ یا حضرت برائے خوردن جامن ہا کودکان آمدہ بودند ہمراہ کودکان دخترم بود سرمہ دانی حضرت بردند فرمودند این درخت جامن گاہ بار نخواہد آورد تا الی الان بے ثمر است گاہے ثمر نمی آرد ۔ الحمد للہ علی ذلک ‌

نقل است روزے موسم سرما بود آتش در انگیٹھی افروختہ بود حضرت شیخ ابراہیم در استغراق بمشاہدہ محبوب حقیقی مستغرق بود شیخی و مولائی محمد شریف متصل نشستہ بودند چون حضرت بعالم صحو آمدند آنجا بر زمین استراحت فرمودند بعد چند ساعت پائے مبارک خود را دراز کردند در آتش افتادند بمجرد افتادن ہر دو پائے آتش سرد شد فرمودند کدام نشستہ جواب داد غلام شریف حاضر باز از زبان دربار فرمود محمد شریف این اسرار با کسے ظاہر نکنی ۔ الحمد للہ علی ذلک ‌

نقل است روزے حضرت شیخ داؤد گنگوہی قدس سرہ برائے حصول دولت ملاقات در سید پورہ آمدند فرمودند یا حضرت از سبب ہجوم خلائق

صلوٰة مکتوبہ بوقت ادا نمیشود بہزار دشواری می کنم حضرت شیخ ابراہیم جواب داد
آنچہ اسمار برائے رجوع خلایق میخوانید بگذارید چرا کسے بردر ابراہیم نمی آید۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است روزے شیخ محمدی خلیفہ بزرگوار شیخ محب اللہ برائے
حصول دولت پابوس در رسید پورہ آمد حضرت ابراہیم بمشاہدہ محبوب
مستغرق بودند چون بعالم صحو آمدند شیخ محمدی سوال توحید کردند فرمودند توچہ
دانی توحید باز از تصرف حضرت زبانش ساکت شد جواب برنیامد۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است روزے قطب الموحدین حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری در
مسجد نشستہ بعد نماز فجر در مراقبہ مستغرق بذکر جہر مشغول بودند جماعت
فقرا نیز مشغول بودند متصل آن حضرت شیخی و مولائی حضرت محمد شریف
آتش در انگیٹھی می افروخت درین ضمن کنیزک از دولتخانہ برآمد گفت
یا حضرت اندرون کارے ضروری است تشریف آرند حضرت شیخی حق
حق فرمودہ بعالم صحو آمدند و فرمودند چیست گفت اندرون کار ضروری
است بمجرد گفتن اندرون تشریف بردند بعضے فقرا کہ در حلقہ ذکر بودند
گفت شیخ محمد شریف گاہے در حلقہ بذکر بیاد حق نمیشود حضرت شیخی
در حلقہ در آمدند و ذکر ہمراہ فقرا می کردند درین ضمن شیخ ابراہیم زود از
اندرون خانہ برآمد فرمود محمد شریف ترا کہ گفتہ بود ذکر کن۔ اے
جماعت فقرا بہ یقین دانید آنچہ کہ ابراہیم مجاہدہ نفس و محاربہ می نماید برائے
شریف خود می نماید شما بکار خود مشغول باشید۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است قطب الموحدین بندگی حضرت شیخ ابراہیم برادر حقیقی شیخ عبدالحکیم

مصلحه کرده از برائے نوکری از خانه بیرون شدند اما قلب عاشق خداوند
حق جل وعلا میلان بسوئے مشاهده محبوب بود اما از غلبهٔ اشواق جویان
محبوب را بهزاران هزار اشتیاق وقطع علایق وعوایق کرد عاشق دار
لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ گویان گویان وپویان وجویان جویان پائے در راه
خانقاه قطب الاقطاب آن مشائخ کبار واولیار نامدار بندگی شیخ
ابوسعید گنگوهی نهادند یک بهیلی قند سیاه که از سید پوره عزیزی گذرانیده
بود پیش حضرت شیخ ابوسعید نهادند ارادت آوردند و در سلک مریدان
منسلک گردیدند چون بندگی شیخ ابوسعید دست بر دست گرفته اندرون
حجره آوردند آنچه که از پیران عظام رسیده بود بتمکینه بندگی شیخ ابراهیم
را مملو ساخت همان وقت اندرون حجره عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر
بچند مدت واصل بخدا شوم فرمودند که در ده روز یا به بیست روز یا بچهل
روز یا به شش ماه حتی که در تمام یکسال ٭
نقل است قطب الموحدین بندگی شیخ ابراهیم آرامپوری مشغول شده
بیرون حجره آمدند همان ساعت بلبل زبان را در قفس دهان یادگار محبوب
گویان گردانیدو در یاد دوست قطع مراحل ومنازل هائے طے میکرد واز
قلم نسیان بر دفاتر جریده ماسوی الله مشق می نمودند و در صحبت محبوب
را محبت صادق در صدف دل پرورانید و مثل شاهوار هر مد تاج ریاضات
و مجاهدات بر سر نهاده سجدات عبادات میکردی و جواهر وزواهر ذکر جهر و
خفی را علی الدوام در رشته نیاز محبوب منتظم میگردانیدی وزحمات مشقات

وجراحات مجاہدات اسفار منازل محبوب را مرہم دل افگار مشتاقان بصد ہزاران اشتیاق می شمروندی وطاوس عرفان ابیادین معرفت آلہی بہ بستان مراقبہ ہر ساعتے وہر لمحہ جلوہ دادی حتی کہ درچہل روز از حضرت عالم ناسوت واز ملک ملکوت واز عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است منازل بمنازل ومراتب بمراتب عبور فرمودند بعد ہذا ولایت سید پور بنام حضرت مسلم ساختہ رخصت نمودند ومدت سی سال آنجا بیاد حق مشغول ماندند سبحان اللہ زہے کمالات وخہے سلطان حالات برخلایق اظہر من الشمس خوارق عادات ظاہر ہویدا شدہ

نقل است روزے قطب الموحدین بندگی شاہ ابراہیمؒ آرامپوری در صحن مسجد سید پورہ باجماعت فقرا نشستہ بودند عزیزے مسافر درویش دل ریش درآن مسجد حصول دولت پابوس نمودند آن درویش عرضداشت کردیا حضرت روزے درخانقاہ بخدمت شیخ ابراہیمؒ مرادآبادی نشستہ بودم اتفاقاً یکے از فقرا ایشان از سکر مستی شہود حضرت الذات از حجرہ بیرون آمدہ واقعات آلہی وواردات لامتناہی بخدمت شیخ ابراہیم مرادآبادی اظہار می کرد بوقت کلام گاہے درخندہ آمدی وگاہے درگریہ شدی بمجرد استماع این سخن قطب الموحدین حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری روئے بسوئے شیخ المشائخ والاولیا حضرت شیخ محمدؒ شریف نیاولی کردند و بحضور خود طلبیدہ ہردودست برکتف شیخ محمدؒ شریف نہادند بمجرد نہادن ہردودست ہمون حالتے کہ آن معائنہ کردہ بود اینجا دیدند ازیک سخن گاہے درخندہ آمدی گاہے درگریہ آمدی آن درویش در تعجب آمدہ گفت سبحان اللہ

زہے کمالات و خہے سلطان حالات کہ از یک توجہ ہمون حالت اعیانہ کردم الحمد للہ علی ذلک

نقل است روزے حضرت بندگی شیخ داود گنگوہی قدس سرہ برائے حصول دولت ملاقات در قریہ سید پور بحضرت معلی شاہ ابراہیم ارامپوری آمدہ فرمودند کہ برآن حضرت حقایق خواب و خورش چیست و در مقام کیست حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری بگریست و خوش گفت چون محبوب آئینہ محب شود لباس کثرت و نفس مجاز سالک از میان برداشتہ شود و در بحر محیط احدیت کبریت در آن دریائے عالم جبروتست غوطہ خورد و اضافت جسمی کہ در حضرت عالم ناسوت است کہ از خواب و خورش باقی است بالکلی از سالک مرتفع شود و تمامی خود را روح اضافی شناسند وَقُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی ازین روح بارواح اشارات بابشارات است درین حالت او را نہ اندیشہ خواب و خیال ماند و بعذاب و ثواب وصال داند الحمد للہ علی ذلک

نقل است روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ حضرت محمد شریف نیاوبی دامت برکاتہ می فرمودند کہ حضرت شیخ ابراہیم در موسم سرما یک گلیم می داشتند روزے یکے از مریدان دو بالاپوش نذر حضرت شیخ آوردند یکے را گسترانیدند و دیگرے را برخود انداختند چون نیمہ شب گذشتہ کہ ہاتف بگوش ہوش حضرت شیخ آواز داد کہ اے شیخ ابراہیم چندان آرام محب را نباید کہ کدورتے از درمیان محبوب آید

نقل است روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند کہ شیخ ابراہیم آرامپوری شش ماہ بموسم گرما خاموش می ماندی و شش ماہ

از آتش عشق دل ہمچو مرجل جوشیده و خروشیده و بزبان جوشش
بجوشش خروشش از جوش می کشادندے درین اوقات اگر کسے
سامع درمیان بودے یا نبودے خود بخود از خود شورش عشق در
عالم بیقراری و اضطراری گویان بودے و اسرار محبوب از زبان محبوب
بصفتہ محبوبے گشتہ گویان شدی و خودی گفتی و خودی شنودی ے
خودمی گوید راز خودمی شنود   از ما و شما بہانہ برساختہ اند
چنانچہ بزبان شجرہ خودمی شنودند بسمع موسی علیہ السلام پس گوینده
خود باشد و شنونده خود باشد۔ بیقراری عشق شور انگیز، شر و شورے
فگند در عالم فَاِذَا جَاءَ نہر اللہ بطل نہر عیسےٰ اشارات بابشارات
این کشف است۔ اَلْحَمْدُ للہ علےٰ ذالک ٭

نقل است روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند
چون حضرت شیخ ابراہیم قدس اللہ سرہ وروحہ وصال یافتند مریدان
معتقدان بخانہ خود ہا رفتند و در آن مقام من متصل چارپائی پیر خود از
ماتم غم جدائی مدہوش بیہوش از ہوش خود نشستہ بودم۔ چون
بوقت وصال یکپائے حضرت شیخ ابراہیم ایستاده بود دراز نشده بود
فی الحال از مشاہده احوال بزرگان سلف بخاطرم خطرہ خطیر درگذشت کہ
اکثر بزرگان بعد وصال مریدان و معتقدان را از خوارق عادات تسکین
نموده اند ہمین بہ مجرد خطرہ پائے خود ہا آہستہ آہستہ دراز کردند عرض داشت
کردم حضرت پیر دستگیر عیان دیدم آنچہ کہ بہ خاطر گذشت بعد وصال حضرت

ابراہیم قدس سرہٗ دو خلیفہ صاحب ارشاد بودند یکے بندگی شیخ محمد شریف
نیا دلی قدس سرہ دوم خلیفہ حضرت شیخ محمد[لہ] رامپوری کہ در دہلی آسودہ اند و
فضائل وکمالات وخوارق عادات آن قدس سرہ اظہر من الشمس است وشاہ
محمد نصیر خلیفہ حضرت شیخ محمد کہ در گڑھی عبداللہ خان آسودہ اند۔ الحمد للہ علی ذلک

نقل است۔ عمر شریفش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاولیاء وافر الفضل
والاحسان آن اکرم مکرم اہل ایمان وآن مالک اولیاء صاحب ایقان حضرت
شیخ ابراہیم آرامپوری بتاریخ سیزدہم شہر ربیع الاول روز جمعہ وسنہ اربع
وسبعین والف جان بجانان سپردند ؛

فصل دوم در حالات حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی قدس سرہ

فصل دوم۔ در بیان خوارق عادات وتاریخ اعراس آن پروردہ اسرار
نبوت وآن کاشف انوار فتوت دعرع گلزار مشیخت سعد سعید حضرت
شیخ ابو سعید گنگوہی منقول است۔ **نقلست** قطب الموحدین بندگی شیخ
ابو سعید گنگوہی روزے بشغل سہ پایہ دم در کشیدند وآن شہباز بلند پرواز
بعلو ہمت خود ہا دم فرو نکشاد عزم بالجزم بر مرگ نہاد موتوا قبل ان تموتوا
را بر وجود عنصری تازیانہ ساخت تا کہ محبوب حقیقی را مشاہدہ نمایم دم فرو نکشایم

لہ حضرت شیخ محمد رامپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت بندگی شیخ ابراہیم جی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ دوم اور حضرت
بندگی شاہ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے کامل مکمل اولیاء اللہ سے گذرے ہیں۔ مزار مقدس
دہلی میں شیخ محمد جی کی بائین کے نام سے مشہور اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے۔ ان کے خلیفہ حضرت
شاہ محمد نصیر رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ان کے خلیفہ حضرت شاہ غلام سادات ہوئے اور ان کے خلیفہ شاہ
صابر بخش رحمۃ اللہ علیہ ہوئے انکے خلیفہ حضرت میر عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ان کے خلیفہ حضرت شاہ
امیر حسین صاحب اب بقید حیات دہلی محلہ دریا گنج اپنی خانقاہ میں رونق افروز یادگار سلف ہیں
آپ نے اپنے پوتے شاہ کرار حسین صاحب کو جانشین بنا دیا ہے ۱۲

چون دم بدیر کشید ضلع مبارکش را شکستی اُفتاد و از مقام خود قطره قطره گردید قطب
الموحدین بندگی شیخ نظام الحق والدین بہمان حالت در مقام گنگوہ فرستادند ولایت
قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سرّہ موجود بود در حضرت عالم مثال
حاضر شده از کارد شکم چاک کرده بسوزن آن مقام را دوزیدند۔ چون شیخ ابوسعید
از حالت مقام پیدا شدند کارد خون آلوده را پہلوے خود یافت و نوعے گرسنگی
ہا پیدا شد و طعام طلبیده تناول فرمودند۔ نقلست روزے قطب الموحدین
شیخ ابوسعید برائے گوشت خادم را تاکید فرمودند کہ یکے مرغ بسمل کنید درین
ضمن قطب الموحدین شیخ ابراہیم ارامپوری عرضداشت کرد کہ علی الدوام بلاناغہ
گوشت خوردن باعث معلوم نیست قطب الموحدین بندگی شیخ ابوسعیدؒ خادم
را منع کردند کہ ذبح نکنند امروز گوشت موقوف ساخت و در دست دست
شیخ ابراہیم گرفتہ برائے قضائے انسانی بر نعلین چوبی سوار شده بیرون از شہر
شدند ہمین آن شہباز لاہوتی یک دو نیزه پرواز بہوا نمودند باز آہستہ فرود
آمدند و فرمودند کہ اے شیخ ابراہیم باعث خوردن گوشت ہمین است اگر
نخورم از حضرت عالم ناسوت پرواز بحضرت عالم لاہوت نمایم۔ الحمد للہ علی ذالک
نقل است روزے یکے از مریدان حضرت شیخ ابوسعید بر در حجرۂ خاص
حضرت رسید چون در حجره در آمد حضرت شیخ را نیافت بہ تعجب ماندند
کہ کجا رفتہ اند ہمین ساعت گذشت درون حجره یافت چون بوقت نماز از حجره
بیرون آمدند پرسیدند کہ حضرت درون نبودند حالا از کجا آمدند از زبان گہر
نثار فرمود کاروانے بود کہ جہاز او در قعر دریا غرق می شد ادما یاد کرده بود

چون دم بدیرکشید ضلع مبارکش را شکستی اُفتاد و از مقام خود قطره قطره گردید قطب
الموحدین بندگی شیخ نظام الحق والدین بہمان حالت در مقام گنگوہ فرستادند ولایت
قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سرّہ موجود بود در حضرت عالم مثال
حاضر شده از کارد شکم چاک کرده بسوزن آن مقام را دوزیدند - چون شیخ ابوسعید
از حالت مقام پیدا شدند کارد خون آلوده را پہلوئے خود یافت و نوعے گرسنگی
ہا پیدا شد و طعام طلبیده تناول فرمودند - نقلست روزے قطب الموحدین
شیخ ابوسعید برائے گوشت خادم را تاکید فرمودند که یکے مرغ بسمل کنید درین
ضمن قطب الموحدین شیخ ابراہیم ارامپوری عرضداشت کرد که علی الدوام بلاناغه
گوشت خوردن باعث معلوم نیست قطب الموحدین بندگی شیخ ابوسعیدؒ خادم
را منع کردند که ذبح نکنند امروز گوشت موقوف ساخت و در دست دست
شیخ ابراہیم گرفته برائے قضائے انسانی بر نعلین چوبی سوار شده بیرون از شہر
شدند ہمین آن شہباز لاہوتی یک دو نیزه پرواز بہوا نمودند باز آہسته فرود
آمدند و فرمودند که اے شیخ ابراہیم باعث خوردن گوشت ہمین است اگر
نخورم از حضرت عالم ناسوت پرواز بحضرت عالم لاہوت نمایم - الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک
نقل است روزے یکے از مریدان حضرت شیخ ابوسعید بر در حجرۂ خاص
حضرت رسید چون در حجره درآمد حضرت شیخ را نیافت بہ تعجب ماندند
که کجا رفته اند ہمین ساعت گذشت درون حجره یافت چون بوقت نماز از حجره
بیرون آمدند پرسیدند که حضرت درون نبودند حالا از کجا آمدند از زبان گہر
نثار فرمودند کار دانی بود که جہاز او در قعر دریا غرق می شد او مارا یاد کرده بود

بر سر جهاز او حاضر شدم الله سبحانه بعزّ و عظمت خود جهاز او را سلامت خت

نقل است عمر شریفش در دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب وافر

الفضل و الاحسان و اکرام اہل ایمان سعد سعید حضرت شیخ ابو سعید بتاریخ دوم

شهر ربیع الآخر جان بجانان سپردند۔

فصل سیوم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس حضرت شیخ نظام الحق والدین

تھانیسری بلخی از مرشد نامی عارف سامی استماع یافته منقول است

نقل است قطب الاقطاب آن قطب المشائخ و آن عالم علماء لدنّی درویش

عظیم با عظمت صاحب عنایت و ولایت و اکرم با کرامت و مرتضی با ریاضت

و در مجاہده لانہایات بود که روزے در معکوس آویزان شدند و با خود عهد کردند

و عقد موانست وصال محبوب بستند و ترک طلب خودها کردند و خواست خودها

از میان برداشت عاشق بیغرض با معشوق صحبت داشت حتی که معشوق حقیقی

یعنی آن مرتبه ذات در هر لحظه و در هر مرتبه چه در حضرت عالم ملکوت و چه

در عالم جبروت و چه در حضرت عالم لاہوت مناسب آن مراتب ہائے با باہم

رنگے نمودن نگیرد از معکوس فرود نیایم چون بدیر رسید فنا کلی بفیوضات

الٰہی بر آنحضرت مستولی شد صورت محبوب در آئینه محب ظاہر و ہویدا شد

یعنی تجلی آن ذات مطلق در آئینه محبّ صورت تقید نمودن گرفت و محب ہم

در کلام آمده و حضرت شیخ مامور بامر مناہی این اسرار شد که اے نظام این اسرار

با پیر خود اظہار نخواہی کرد فاما باشراق باطن حضرت قطب الموحدین شیخ جلال الحق

والدین را حقایق اجمالاً منکشف گردید چون حضرت شیخ نظام الحق والدین بحضور

فصل سیوم در بیان خوارق عادات حضرت شیخ نظام الدین بلخی

پیر خود آمدند فی الفور فرمود کہ امروز محبوب حقیقی بر تو پرتو انداخت بزبان خود باید نواخت چون حضرت شیخ نظام الحق والدین مامور بامر اظہار اسرار حضرت بار نبود بجناب معلی پیر خود عرضداشت کرد حکم ہم برین عالی متعالی حضرت رحمٰن است غلام تابع فرمان است حضرت شیخ جلال الدین از شیخ نظام الدین ہمچنان شنید بہای ہای بگریست بدرگاہ حضرت حق عرضداشت کرد کہ الٰہی ما بندہ جلال از پس پردہ صفات حجاب می آری چنانکہ صاحب قوت القلوب می فرماید حُجِبَتِ الذات بالصفات و حُجِبَتِ الصفات بالافعال یعنی پوشیدہ شدہ است ذات بصفات یعنی حجاب ذات صفات او آمد حجاب صفات افعال او آمد و آن عالم کون و شہادت است۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است روزے قطب الموحدین حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سرہ در حجرہ مشغول بحق بودند چون احوال حضرت شیخ مشاہدہ کرد حضرت شیخ نظام الدین شہباز لاہوتی بر عرش خرامان فراوان میگروند چون حضرت شیخ ابوسعید از حجرہ بیرون آمدند درون حجرہ حضرت شیخ رفتند چہ بینند کہ حضرت شیخ در مراقبہ بخداوند حق جل وعلیٰ مشغول اند بوقت انکشاف حقایق شیخ را ہم بر عرش خداوند حق جل وعلی خرامان دیدند۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است قطب الموحدین حضرت شیخ نظام الحق والدین تھانیسری عزم بالجزم خانہ کعبہ معظمہ نمودند و یکے از مریدان شیخ پایندہ افغان نیوی پشت بسوے قبلہ کردہ رخ برخ مقابل پیر خود ساختہ ہم برین نوال تا بقعر دریا رسیدند و قتیکہ بر جہاز سوار شدند بعد دو سہ روز جہاز تباہ شدہ بگرداب عمیق افتاد

ہمین کہ شیخ پاینده را حالتے سکر متضمن شہود حضرت الذات دران دریا پیدا شده میان دریا افتاد و بعد سہ روز او دریا سر برآورده طمانچہ بروئے جہاز زد و روان گردید و بزبان حال محب صادق و مخلص واثق از خود فانی شده بصفت محبوبی گشتہ خوش می گفت غرق می کردیم فا مانی کنیم و بعد از ہفت روز جہاز از گرداب روان شد و ساکنان جہاز کہ از زندگانی خود مایوس شده بودند حالا بجان امید زندگانی داشت۔ چون از زیارت کعبہ معظمہ فارغ شدند رخ بجانب مدینہ منورہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہادند چون آنجا رسیدند و زیارت نمودند ہمان شب شریف روضہ منورہ را امر عالی متعالی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صادر و وارد شد کہ شیخ نظام میزبان ماست فلانے حجرہ عنایت شود شریف مطابق امر معلّے دیروز منادی کرد کہ شیخ نظام کدام خاص است کہ درون حجرہ بیاید کہ امر خاص است و دران مجالس چند کس شیخ نظام پیدا شدند شب دیگر شریف بجانب معلّی عرضداشت کرد یا رسول اللہ کدام شیخ نظام را امر است فرمودند کہ شیخ نظام بن عبد الشکور تھانیسری دیروز شریف منادی شد شیخ نظام بن عبد الشکور کدام است چون حضرت شیخ درون حجرہ بمقتضاے امر معلّی داخل شدند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیژده لمعہ از لمعات فخر الدین عراقی در حضرت عالم مثال بصورت مثالی شده تعلیم می فرمودند و ہر جا کہ لمعہ دران نسخہ انگشت مبارک نہاده اند آنجا نشان حضرت شیخ کرده اند چنانچہ کہ علمہاے ظاہری و باطنی و ہفت طبق قرآن مجید بر آن حضرت شیخ منکشف گردیده اند بگوش ہوش

هرکس وناکس بوالهوسی بوالفضولی نیاید مگر کسے کہ از علم ظاہری و باطنی بہرہ داشتہ باشد در فہم آید - فہم من فہم -
نقلست قطب الموحدین حضرت نظام الحق والدین تھانیسری از ملک ہندوستان عزم بالجزم بجانب ولایت بشہر بلخ نمودند ظل سبحانی و خلیفۃ الرحمانی دو سہ منزل بآداب تمام وباعزاز واکرام استقبال حضرت شیخ نمودند و اسپ بادشاہ و حضرت برابری رفتند و باہم ہمکلام می بودند - ہمین کہ پسر عزیز صاحب تمیز حضرت شیخ خواست کہ برابر اسپ حضرت شیخ روم جاسوسان بادشاہ ہمان وقت اہتمام یکضرب عصائے بصاحبزادہ زدچنان باہم ضرب صاحبزادہ آہ برآورد کہ اے پدر بزرگوار واے عارف نامدار مارا از وطن مالوف جدا ساختہ درین ملک آوردہ آبروے ما بردہ وخراب و رسوا ساختہ چنانچہ فریاد بگوش ہوش قطب الموحدین رسید درجذبہ آمدہ پرسید کہ کیست ترا رنجانیدہ گفت جاسوسان بادشاہ برین ضرب بے ادبانہ انداختہ حضرت شیخ فرمود کہ ہنوز گردن او نشکستہ ہمین برزبان مبارک برآوردہ بود فی الفور ہمون جاسوس از اسپ افتاد و گردن او از تن جدا شد و بمرد - نقلست یکے از علمار عالمان دہر و اکابران آن شہر حسد و حقد بر کمال و جمال حضرت شیخ نظام الحق والدین بُردند و ہمہ فضلائے و طلبا را از شہر بلخ جمع ساختہ متفق باقوم بھندیلہ کہ یعنی آن قوم را از مسخران میگویند الفاقی کردند کہ بادشاہ بلخ با حضرت شیخ اعتقاد کمال دارد چنانچہ کہ از حیلہ بے اعتقاد باید کرد ہمین یکے زندہ را مُردہ مقرر ساخت

جنازه او تیار کرده بر در مسجد آمده است برائے نماز تشریف آوردند چون شیخ
برائے نماز باجماعت فقرا بر سر جنازه حاضر شدند از مالک حضرت شیخ سه مرتبه
اجازت خواست و تحریمه به بست آن مردود هر دو جهان بمرد و همه منتظر که برخیزد
بدان اے عزیز مرده از کجا خیزد و همه علماء و طلباء شرمنده شده یک محضر دیگر
بر حضرت شیخ نمودند که شیخ نماز جماعت با امام مسجد نمیگذارد و همه اصاغر و اکابران
جمیع محضر به پیش بادشاه آوردند آن بادشاه بجناب معلی حضرت شیخ رسوخیت
و اعتقاد تمام می داشت اما بمقتضائے امر شریعت با علماء دم نه برخاست
چون حضرت شیخ دران محکمه حاضر شدند بزبان مبارک فرمود موزه از پائے
امام بکشید و بشگافید چون موزه بشگافتند اسماء مبارک اصحاب ثلاثه رض
بر آوردند بادشاه در غضب آمده آن امام مردود لعین را در انبار آتش
سوخته گردانید و همه علماء و طلباء شرمنده شدند زهے کمال و خوارق
عادات بر خلایق اظهر من الشمس است. نقلست عمر عزیزش از دنیا تمام شد
وفات آن قطب الاقطاب مشائخ و عالم علم لدنی حضرت شیخ نظام الحق والدین
تهانیسری بروز دوشنبه بتاریخ ششم شهر رجب المرجب جان بجانان سپردند

فصل ۱۴ در حالات حضرت مولانا جلال الحق والدین تهانیسری

فصل چهارم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن مرشد کامل
که الصوفی هو الله من الله الی الله زیب و زینت بخش چهارده خانواده حضرت
شیخ جلال الحق والدین تهانیسری

نقلست قطب الموحدین
حضرت شیخ جلال الحق والدین تهانیسری عالم علوم ظاهری بود دران عصر
همچنان بود که همتائے او کسے دیگرے نبود حتی که یک لکھ حدیث نبوی از

جنازه او تیار کرده بر در مسجد آمده است برائے نماز تشریف آوردند چون شیخ برائے نماز با جماعت فقرا بر سر جنازه حاضر شدند از مالک حضرت شیخ سه مرتبه اجازت خواست و تحریمه بربست آن مردود هر دو جهان بمرد و همه منتظر که برخیزد بدان اے عزیز مرده از کجا خیزد و همه علمار و طلبار شرمنده شده یک محضر دیگر بر حضرت شیخ نمودند که شیخ نماز جماعت با امام مسجد نمیگذارد و همه اصاغران و اکابران جمیع محضر به پیش بادشاه آوردند آن بادشاه بجناب معلی حضرت شیخ رسوخیت و اعتقاد تمام می داشت اما بمقتضائے امر شریعت با علمار دم نبرخاست چون حضرت شیخ دران محکمه حاضر شدند بزبان مبارک فرمود موزه از پائے امام بکشید و بشگافید چون موزه بشگافتند اسمار مبارک اصحاب ثلاثه رض بر آوردند بادشاه در غضب آمده آن امام مردود لعین را در انبار آتش سوخته گردانید و همه علمار و طلبار شرمنده شدند زہے کمال و خوارق عادات بر خلایق اظهر من الشمس است. نقلست عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب مشائخ و عالم علم لدنی حضرت شیخ نظام الحق والدین تھانیسری بروز دوشنبه بتاریخ ششم شهر رجب المرجب جان بجانان سپردند

فصل ۱۴ — در حالات حضرت مولانا جلال الملة والدین تھانیسری

فصل چہارم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن مرشد کامل که الصوفی هو الله من الله الی الله زیب و زینت بخش چهار ده خانواده حضرت شیخ جلال الحق والدین تھانیسری

نقلست قطب الموحدین حضرت شیخ جلال الحق والدین تھانیسری عالم علوم ظاهری بود دران عصر همچنان بود که همتائے او کسے دیگرے نبود حتی که یک لکھ حدیث نبوی از

صحاح ستہ وحفظ کلام مجید وفرقان حمید در سینہ بکینہ می داشت۔ چون
قطب العالم شیخ عبدالقدوسؒ در تھانیسر تشریف آوردند برملا فرمودند
کہ عبدالقدوس خدائے را بچشم ظاہر دیدہ است اگر کسے بیاید او را بنمایم چون
این سخن بحضرت شیخ جلال الدینؒ رسید چہار و پنجہ طلباء را نزد حضرت
شیخ فرستاد و فرمودند کہ بالملائمت آن اولیاء نامدار را بگوئید کہ ازین سخنان
خلاف شرع توبہ کنید چون طلباء بجناب حضرت شیخ عبدالقدوس رسیدند
وگفتند کہ مارا حضرت شیخ جلال الدین عالم علماء دہر نزد شما فرستادہ است
این سخنان خلاف شرع مگوئید توبہ کنید حضرت قطب العالم فرمودند کہ من از
ہمہ خلاف شرع توبہ کردم۔ دو سہ مرتبہ ہمین نوبت رسید آخرالامر مرتبہ سیوم
طلباء را حضرت شیخ جلال الدین فرمود بان شیخ بسختی پیش آئید باز این
چنین سخن نگوئید چون ہمہ طلباء جمع شدہ بجناب حضرت قطب العالم رسیدند
وبسختی پیش آمدند قطب العالم بزبان مبارک فرمود اس (ہندی) بابری کو لگی
نہیں لگے گی تجھ جانے گا۔ چون طلباء بخدمت حضرت جلال الدین
رسیدند بعد از ہمہ ماجرائے این سخن ہندوی کہ بزبان پوربی حضرت
قطب العالم فرمودہ بود اظہار کردند بمجرد شنیدن این سخن آتش عشق سینہ
بکینہ عاشق را در گرفت ہائے ہائے کردہ برخاستند فامابر کس معلوم
نشد چندروز اندرون خانہ با غم محبت معشوق حقیقی مخفی ماند چون طلباء
جمع شدہ بخدمت عم حضرت جلال الدین فریاد بر آوردند کہ حضرت مدت
دوازدہ روز است کہ سبق نمیشود عم حضرت شیخ جلال الدین را طلبیدہ فرمود

کہ بابا جلال الدین طلبار را چرا تعلیم نمی کنید حضرت شیخ جلال الدین فرمود
کہ حضرت یک مسئلہ دارم اگر حل شود تا سبق اینہارا تعلیم کنم حضرت شیخ
جلال الدین آن مسئلہ اظہار کرد خانہ شخصے میسوزد و خانہ ہمسایہ میسوزد
آب ہمین قدر ہست کہ خانہ خود را سرد کند یا خانہ ہمسایہ۔ عم آنحضرت فرمود کہ
خانہ خود را سرد کند۔ حضرت شیخ جلال الدین فرمود الحال خانہ مارا آتش عشق
در گرفتہ کہ مارا طاقتے نیست کہ خانہ دیگران سرد کنم و در ہمین اثنار حضرت قطب
العالم باز در تھانیسر تشریف آوردند چون شب شد حضرت شیخ جلال الحق
والدین برائے زیارت آمدہ حصول سعادت نمودند و بعد امتحان علوم ظاہری
حضرت شیخ جلال الحق والدین را اشواق و اذواق الٰہی پیدا شد بزبان حال
فرمود کہ حضرت مارا در سلک مریدان و معتقدان منسلک نمایند تا از
زمرۂ حضرت ایشان شوم قطب العالم فرمود حالا برائے عرس حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ میروم انشاء اللہ تعالےٰ آمدہ آنچہ
کہ از پیران عظام بما رسیدہ سینہ بے کینہ ترا مملو خواہم ساخت دریں
ضمن حضرت شیخ جلال الدین اینجا ایستادہ شومی آیم حضرت شیخ بموجب
فرمودہ پیر خود بر کنار تالاب از صبح تا شام علی الدوام منتظر آمدن قطب العالم
دست بستہ بر سر راہ ایستادہ می شد تا بحدیکہ قطب العالم از مقام دہلی
نزول بطے منازلہا و قطع مراحلہا می آیند چون سواری قطب العالم قریب
اقرب رسید یک غبارے ابر رقیق از آسمان پیدا شدہ و دران ابر برق
درخشندہ بر شیخ جلال الدین افتاد و از ہیبت آن درون تالاب پوشیدہ

شدند چون شیخ جلال الدین از تالاب سر برآورده دید که قطب العالم با جماعت
فقرا بر کنارهٔ تالاب نشسته اند چون از تالاب بیرون آمده حصول سعادت
دولت پابوس نمودند فرمود اے جلال الدین برق قدوسی اتاب نیاوردی
خوب کار تو بدیر خواهی شد اما خواستی که ترا در یک لمحه و یک لحظه بخدا رسانم اما
قضائے الٰہی در اعیان ثابت ہمین بود که تو خود را درون تالاب پوشیدی۔
قطب العالم قطب العلامة الدہر شیخ عبد القدوس دست بر دست شیخ
جلال الدین گرفته درون حجره بُردند و آنچه نعمت که از پیران عظام رسیده
بود سینه بکینه شیخ جلال الدین را مملو ساخت ہمان ساعت بلبل زبان را
در قفس دہان یادگار محبوب گویان گردانید و دریاد دوست قطع منازلها
طے میکردو مدت بست دو سال پُشت مبارک بر زمین ننهاد و شبانروز
درون حجره نشسته می ماندند و بعد فراغ نماز عشا دم سه پایه چنان کشیدی
بوقت طلوع صبح صادق برائے نماز خلاص کردی آن شهباز لاهوتی بود
پرواز بر عرش می نمود پنجاه و دو سال قوت از نان و برگ درختان هم نکرده
بود از آفات جوع بحق رجوع از سرتاپائے هم سُنّت نبوی بود از یک مُو
تفاوت و تجاوز نکردی و قیام وجود مبارک را از تجلیات دوست بود و
همیشه در مشاهده محبوب می بود و ورع و تقوی می داشت کسے همتائے خود دران
زمان دیگرے نداشت۔ نقلست روزے خادم را فرمان شد که چوکی برائے
وضو نهید چون خادم چوکی نهاد حضرت شیخ جلال الحق والدین باستعداد وضو
بر چوکی نشستند همین بخاطر مبارک گذشت که روزے برائے بول اینجا نشسته بودم

وبُوئے خادم میدید کہ اینجا برائے بول نشستہ بودم خادم عرضداشت کرد کہ چوکی برائے بول اینجا نہادہ بودند فاما بول نکردہ بود فرمود چوکی بردارید اگرچہ بول نکردم بودم اما قصد بول کردہ بودم پس باداب من اداب رسُول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم۔

نقل است در تھانیسر کھرکھیتر یک مقام معبد کُفار بعد دوازدہ سال مردم ہنود از اطراف وجوانب بمثابہ جمع می شوند کہ اظاہر الجس عقل تعداد آن نمی تواند بود و در آن مجمع کُفار یک جماعت عارفان نامدار و از صہبا رشہود سرشار بطرق ملامیت قال صاحب العوارف ان الملامیتی تشربت عروقہ طعم الاخلاص و تحقق بالصدق فلا یحب ان یطلع احد حالہ را عالہ باین عنوان دران مجمع کفار می آیند و در چشم اہل شہود آن معبد ہنود کہ مظہر اسم معبود است اللّٰہ سُبحانہ وتعالےٰ قلوب خلایق اند بحسب مناسبت ازلی کہ بآن حقیقت مربوط اند از اختیار بے اختیار منجذب ساختہ۔ پس بدان اے عزیز صاحب تمیز ہر مربوب بنسبت رب خود برشاہراہ است کو بہ نسبت رب دیگر گمراہست ذات بحت اللّٰہ سُبحانہ از آنچہ درحیطۂ اندیشہ درار الوراء است و ادرا باخلق بوجہ من الوجوہ نسبتے نیست فضلاً عن ان یکون الخلق مظہراً لھا۔

چنانچہ حافظ شیراز خوش می گوید ؎

کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجاست + اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

پس اے عزیز ہوشدار باش و از خواب غفلت بیدار باش غایۃ الامر شیونات حضرات اسمار وصفات حق سُبحانہ وتعالےٰ کہ عبارات از اعتبارات

است در مراۃ اعدام پرتو انداختہ وظہورے پیدا ساختہ وآن ظہور مسمی
بعالم است اگرچہ افراد عالم من حیث الحقیقت متحد اند فامّا من حیث
التعین مظہر آثار متضادہ اند فلاشک ان کل مربوب بالنسبۃ الی
مرتبہ مھتد بعل بمقتضی علمہ وارادتہ چون حضرت شیخ جلال الحق والدین
یک رقعہ نوشتہ بدست خادم دادہ در ان مجمع کفّار در معبد کھرکھتہ
فرستاد و فرمود در ان مجمع کفّار یکے از عارفان عارف نامدار عالی مقدار
گردہ خود حلقہ زدہ نشستہ اند سلام و رقعہ ما رسانی در ان مجمع کفّار رسید
چہ بیند کہ یک جماعت فقرا اہل کمال گرد خود دائرہ سفالہ زدہ نشستہ اند چونکہ
خادم حضرت شیخ در تحیر وتفکر بماند کہ این رقعہ کرا دہم ازان جماعت یکے از عارفان
نامدار فرمود رقعہ برادرم شیخ جلال الحق والدین آوردہ بیار چون آن صاحب
کمال رقعہ را بخواند درجواب آن فرمود برادرم جلال الحق والدین را سلام ما رسانی و
بگوئی کہ شما مردم اہل شریعت اند جائے آمدن شما نیست انشا اللہ تعالےٰ
بعد رفع مجمع کفّار خود را خواہم رسانید وآن عارف نامدار بعد رفع مجمع کفّار
درخانقاہ قطب الموحدین حضرت شیخ جلال الحق والدین برائے حصول ملاقات خود
را رسانید و فرمود برادرم جلال الحق والدین را از و خبر کنید کہ بیانید یکے از خادمان
حضرت بہ بے ادبانہ پیش آمد وآن عارف نامدار در جذبہ آمدہ توجہ نمود آن خادم
بمرد و روئیش سیاہ گردید قطب الموحدین را احوال خادم باشراق باطن درون
حجرہ منکشف گردید بجلدی تمام از حجرہ بیرون آمدند چہ بینند کہ خادم بمرد و رویش
سیاہ است وآن عارف نامدار رفت باز شیخ بجلدی تمام دردن حجرہ داخل شدند

وبعد از تمام سیر باطن آن عارف نامدار را در جزیرهٔ قعر دریا یافتند حصول
ملاقات نمودند فرمود اے برادر جلال الدین این چنین خادمانے بے ادبان
را جاے در خانقاه می دہی چون قطب الموحدین فرمود حضرت از بندہ خطا و
ذلت و از تو عطا و رحمت و فردا قیامت چنان گویند کہ خادم جلال بدوزخ
میروند فرمود براے خاطر عاطر شما بخشیدم بس بدان اے عزیز از غصۂ اولیاء
اللہ باید ترسید ؎ جراحت نیزہ بہ گردد بدارو ٭ ولی جرح لسان زانیست دارو
چون قطب الموحدین حضرت شیخ جلال الحق والدین از حجرہ بیرون آمدند
آن خادم را تجہیز و تکفین نمودہ بمنزل رسانیدند۔ الحمد للہ علی ذلک
نقل است ۔ چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن مرشد کامل
در ذات حق شامل زیب و زینت بخش چہاردہ خانوادہ حضرت شیخ جلال الحق
والدین بتاریخ بیست و پنجم شہر ذیحجہ جان بجانان سپردند۔

فصل ششم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن قطب ابرار و سردفتر
اولیاء نامدار حضرت شیخ عبد القدوس الحنفی الچشتی منقول است۔

نقل است چون قطب الموحدین قطب العالم بندگی شیخ عبد القدوس قدس اللہ
سرہ العزیز شغلے کہ از اشغال عمل معمول از پیران عظام رسیدہ بود وقتے
کہ در شغل مشغول شدی دو سقہ مشک پر آب ساختہ بر سر مبارک حضرت قطب العالم
انداختی و بعد تمام سقہ دیگر ہمچنان آب انداختی و ہمچنین تا کہ مشغول باشغال
بودی آب بر سر می انداختی و یک قطرہ آب بسر فرو نچکیدی۔ سبحان اللہ
اینچنین اشغال درین ایام در استماع نیافتہ و نہ کسے را دیدہ است مولوی وجہ

فصل (۶) در ذکر خوارق عادات و تاریخ عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی چشتی

که یکے از علماء دین صاحب یقین و مستحکم بر شرع متین بود آن زمان خدمت احتساب تمامی ممالک محروسہ بادشاہ آن زمان باو سپردہ کہ بدعت در عہد ما از کسے بوقوع نیاید حتیٰ کہ مُلّا اوجھڑ تا بنواحی گنگوہ رسید اعلام بر حضرت قطب العالم فرستاد مضمون آن اعلام ہمبرین سوال بود اگر تائب شوی بہتر والا نہ بیائی و من بجہت ابلاغ احکام شرع شریف بتو می آیم حضرت قطب العالم استقبال اعلام نمودہ و باعزاز تمام در دست گرفتہ بوسہ دادند و بآداب مودبانہ بر سر و دیدہ نہادند فرمود تا کہ فقیر حقیر عبد القدوس است پیرامون بدعت نگردد صاحب اعلام بخدمت مولوی اوجھڑ حسن سلوک حضرت شیخ العالم معروض داشت مولوی را ابواب عیش بکشاد حضرت قطب العالم سرود و سماع بالکلیہ موقوف کردند ساکنان قصبہ گنگوہ بطعن و تشنیع در آمدند و خلفاء و پسران حضرت شیخ برقعہ خجالت بر سر مے انداختند و بحضرت قطب العالم پسران معروض داشتند چونکہ حضرت سماع موقوف داشتہ خلایق اینجا می خندند قطب العالم فرمود رضائے دوست حاصل کنم یا رضائے خلق ہمین کہ چند روز گذشتہ بود کنیزکان دولتخانہ حضرت در وقت نیم شب از خروش آسیا این ہندوی می گفتند ے دہ دُکھ ری چنبل کی گہاٹہہ پاہُہ ڈوبی پتھر اتیرین + حضرت قطب العالم را بر آواز کنیزکان حالتے سماع پیدا شد برقص در آمدہ و در ان وقت قوالان حضرت ہمہ آلات رباب وغیرہ حاضر شدند و فرمود کسے ہست اوجھڑ را خبر کند عشق آتشے در دادہ خشک و تر را ہمہ می سوزند اگر طاقتے داری بیا آتش را فرو نشان مریدان شادان و فرحان رو بسوئے مُلّان اوجھڑ نہادند آنچہ کہ قطب العالم فرمودہ بود باو اظہار کردند

ملان اوجھڑ جواب داد الحال وقت شب است انشاء اللہ تعالے بعد فراغ نماز
فجر می آیم مریدان گفتند اگر بیائی مردانہ وار بیا بوقت فجر ملان اوجھڑ بر در
خانقاہ رسید چہرہ او زرد گردید چون اندرون دروازہ رسید دستار زدہ
مدہوش از ہوش بیہوش گردید چون بہ عالم صحو در آمدند از حال خراب ملان اوجھڑ
اطلاع یافتند قطب العالم آب بر روئے زدند بہوش آمد ملان اوجھڑ گفت
حالا مسلمان شدم حضرت شیخ العالم فرمودند ہنوز مسلمانی دور است و شاگردان
با مولوی در استفسار آمدند کہ ترا چہ شد کہ دستار بر زمین زدی و چہرہ متغیر
گشتی ملان اوجھڑ جواب داد دران زمان کہ بدروازہ خانقاہ رسیدم
حضرت شیخ را بر عرش خرامان در رقصان می دیدم بمجرد معائنہ این حال چہرہ
ام زرد شد۔ چون اندرون آمدم ہر دو دست حضرت بر دوش نہادند گویا کہ
تمام ہفت آسمان و زمین بر سرم نہادند از ہوش بیہوش مدہوش بر زمین
افتادم ملان اوجھڑ از سر صدق بیعت آورد و یکے از عارفان نامدار عالیمقدار
گشتند و وقت وصال خود وصیت کردند کہ مارا در پایہ نردبان روضہ
حضرت دفن کنند مطابق وصیت برابر پایہ نردبان نہادند۔ الحمد للہ علی ذلک
نقل است حضرت قطب العالم را چند روز تکسر بدنی پیدا شد و بعد ادائے
نماز اندرون خانہ کہ محل خاص الخاص عبادات و ریاضات و مشاہدات آنحضرت
بود بالائے تخت ارشاد جلوس فرمودہ بودند چنانکہ ابرار و خلفاء و مریدان
عرفاء اطراف و جوانب قریب پنجہزار بلکہ زیادہ حاضر بودند مثل شیخ عبداللہ
بہتی۔ و سید ابراہیم ابرچھی و شیخ نظام الدین ملتانی و شیخ کمال الحق دہلوی

وشیخ نورالدین برہان پوری وشیخ خواجگی سیدپوری وشیخ عبداللہ بنتی و
شیخ غیاث الدین ناگوری وشیخ کبیر پسر شیخ محمد غوث گوالیری وشیخ صلاح
وشیخ عبدالرزاق سہارنپوری وشیخ عبدالرزاق جھنجانوی وغیرہم در مجالس
شریف ومحفل منیف فیض بخش از سخنہائے حضرت استفادہ می گرفتند واز
کلمات در عالم تحیر می بودند کہ این سخن از کدام عالم است ودرین ضمن ناگاہ
مردے با محاسن سفید ملکی صفت چہرہ اش مثل خورشید خوش تواضع دران
مواضع بآداب مؤدب تمام پیدا شد در رقعہ بخط نمکین بر کاغذ سبز رنگین با چند گل
از دستارہ در دست برآوردہ بدست آنحضرت داد چونکہ مطالعش نمودند و
گل بوئے کردہ این مصرع میخواندند ؎ اے گل بتو شادیم کہ تو بوئے کسے داری۔
بزبان درر بار این مصرع راندہ نعرہ حق حق سہ مرتبہ زدہ جان
بحق تسلیم فرمودند چنانکہ قطب الاولیاء موحدان حضرت اللہ حافظ شیرازؒ
می فرمایند ؎ این جان عاریت کہ بحافظ سپردہ اند + روزے رخش بہبینم وتسلیم وے کنم +
بعد از تجہیز وتکفین حضرت قطب العالم مردے دیگر با حلہ ہائے سبز در بر کردہ در رسید
وامامت بر جنازہ ایشان کردند واز نظر ہائے مردمان غائب وپنہان شد آخر
الامر معلوم شد کہ حضرت خضر علیہ السلام بود۔ الحمد للہ علی ذالک +
نقلست چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن شاہ درگاہ وصلت
آن فلک الولایت شمس الدرایت شامل در ذات قدس حضرت شیخ عبدالقدوسؒ
بتاریخ بیست وسیوم شہر جمادی الآخر روز دوشنبہ بعد از نماز چاشت توفی
سنہ اربع واربعین وتسعمایۃ عمر عزیزش یکصد ویکسال بود وغریو وشور

یک بیک از مجلس برخاست که حضرت قطب العالم نماند چنانچه بزرگی در تاریخ

حضرت گفته شیخ اجل یعنی شي ي خ ا ج ل ۹۴۳ھ الحمد للہ علیٰ ذالک

فصل ہفتم - دربیان خوارق عادات وتاریخ اعراس آن پیشوائے جمیع

اہلِ کمال آن سیراب ترشحات ذوق وحال آن نورِ محض در طلسم جسمانی

آئینہ صحو وسکر ربانی آن گم گشتہ در بحر ذات سرمد قطب دائرہ وجود

شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس سرہٗ وے خلف راستین خلیفہ و

جانشین مطلق پدر بزرگوار خود حضرت شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق

بودہ وآن حضرت سرحلقہ بادہ نوشان توحید وسردفتر درکشان مشرب

تجرید وتفرید بود در فقر وفنا وکشف وصفا عجوبہ روزگار وہمت برکمال

داشت کہ بمشاہدہ ذات مطلق یکدم نمی آسود ووے را استغراق تمام بود کہ

ہرساعت از کثرت بہ وحدتش می برد واز عالم کون چنان چشم بربستہ

بود کہ گاہے نمی کشود ومثل اسم مبارک خود برآستہ ہر طائفہ محمود و

محمد بود ووے را ہمین تشریف بس است کہ ہم اسم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ

علیہ وسلم آمدہ واز خوان الوان مشارب وے بہرہ کامل برداشتہ بلکہ خود در

ذات آن خواجہ دوسرا محو ونایاب گشتہ از وجود خویش اثرے نگذاشتہ

ہمین محمد فقط ماندہ وکمالات محمدیؐ قدس سرہٗ ازینجا قیاس باید کرد کہ مثل

قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس بن شیخ اسمٰعیل حنفی کہ شاہباز بلند پرواز

عالم لاہوت بود باطن ترتیب وارشاد از روحانیت حضرت شیخ احمد عبدالحق

قدس سرہ یافتہ بود این ہمہ کمال وعلو حال بموجب اجازت باطن آنحضرت

فصل ہفتم در حالات حضرت شیخ محمد ردولوی قدس سرہ

مرید حضرت شیخ محمدؒ شده و خرقہ خلافت از دستِ وے قدس سرہٗ پوشیده
زیاده ازین کدام خوارق عادات حضرت شیخ محمدؒ خواهد بود که نوشتن آنها
شاید و حضرت شیخ رکن الدین فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهیؒ در
لطائف قدسی می فرماید که قصه ارادت پدر بزرگوار من چنان بود که حضرت
شیخ محمدؒ بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق قدس الله اسرارهم
چون نسبتے هم نسبتے پدرم مے داشت بنابران پدرم را توجه و التفات
بوے اندک بود می خواست که جائے دیگر بیعت کند و کلاه مریدے
بگیرد۔ هر بار که این خطره مزاحم مے شد روح حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر
می گشت و به پدرِ من فرمود که تو از آن مائے جائے دیگر مرو پدرم سکوت
می کرد عاقبت الامر چون این معامله بسیار تکرار یافت در خاطرِ پدرِ من
گذشت که بیشک من از ایشان هستم۔ اما من حیث الظاهر جائے بیعت
می باید کرد چون این خطره غالب شد روحانیت حضرت شیخ احمد عبدالحق
قدس سرہٗ متجسم بچشم ظاهری شده رو نما گشت و گفت که هنوز ترا شبه
باقی است و ما را امروه میدانی هیچ جائے مرو که تو از آن مائی اگر خطره بیعت
ظاهری در دل داری به نبیره من شیخ محمدؒ بیعت کن بعد ازان پدرِ من
بخدمت حضرت شیخ محمدؒ قدس سرہٗ بیعت کرد و مرید شد و حضرت
شیخ محمدؒ اگرچه پیر بودند اما تعظیم و احترام پدرم بسیاری می کردند و در اکثر نسخه
وے می نویسند که حضرت شیخ محمدؒ بحضور خود بر سبیل استقلال و اصالت
امانت پیران چشت مع سجادگی حواله فرزند خود شیخ بده کرده در پرده شد

فصل (۸) در بیان حالات حضرت مخدوم شیخ عارف

والله اعلم و سنه وفات حضرت شیخ محمد قدس سره جائے به نظر در نیامده ۔

ازمه شعبان چو بد بیست و یکم		آب بحر زندگی زو گشت گم

فصل ہشتم - در بیان خوارق عادات آن مدرس مسایل عشق و عرفان آن محدث حقایق وجد و بیان آن قبله طالبان وصل و شهود آن فارغ از قید مشیخت و نمود آن لسان حق و ترجمان معارف قطب دوران شیخ المشائخ حضرت مخدوم شیخ عارف قدس سره وے فرزند ارجمند حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق و خلیفه و جانشین ویست در فقر و فنا بے همتا بود و در ریاضات و مجاهدات یکتا همتے بلند و احوال پسندیده داشت و در تربیت مریدان بے نظیر زمان بود چنانچه بیک توجه ساکنان مقام بعد و حرمان را بمرتبه وصل و عرفان مشرف می ساخت و در بیان اسرار حقایق و نکات توحید دستے داشت و در کشف و کرامات معجزه محمدی صلے الله علیه وسلم و در رعایت سنن و آثار مکمل تابعان احمدی بوده و بغایت صلاح و خوبی آراسته و بنهایت خلق و مرغوبی پیراسته روش وے قدس سره در طریقت محبت است و مقبول همه فرقه بود - نقل است که روزے حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق با اهلخانه خود گفت که این فقیر بدرگاه حق بسیار گستاخی کرد که چند مرتبه رسولان حق بجهت طلب من آمده اند و من هر بار همین جواب دادم تا از کار خیر پسر خود فارغ نمی شوم نمی آیم اے مادر کهوری هوشیار شو و در استعداد کار خیر وے کوشش بکن و فرزند آنحضرت را شیخ نام عارف کرده بود از غایت شفقت ویرا کهوری می گفتند پس روزے آن حضرت شیخ نور الدین

خلیفه سید موسیٰ که بخدمتش اعتقاد و اخلاص تمام می داشت گفت که دختر خود
در عقد پسر من شیخ عارف در آرد وے بر فور قبول کرد آنحضرت با جمیع
مریدان همراه شیخ نور الدین جانب خانه وے روان شدند تا امروز کار خیرش
فارغ شویم چون بر در شیخ نور الدین رفته نشستند وے اندرون رفت و
تمام کیفیت با اهلخانه خود باز گفت وے نیز قبول کرد چون این خبر بقاضی
شمس خسر شیخ نور الدین رسید وے بنا بر آن که مرد وے صاحب دستگاه
بود این امر قبول نه کرد و گفت مارا بدرویشان چه مناسبت خصوصاً چنین
درویشے که دریک کله آتش دارد و دریک کله آب آنحضرت بفراست باطن
دریافت که قاضی شمس خسر شیخ نور الدین این امر قبول نمی کند و دینجا حاضر
نمی شود بنا بران غیرتے در باطن شریفش راه یافت و تیر جلال جانب وے
انداخت در حال قاضی شمس مذکور را خون از شکم جاری شد وے را بر داشته
پیش آنحضرت آوردند و کیفیت بیان کردند وے قدس سره باستدعای
شیخ بختیار تا اتمام کار خیر حضرت شیخ عارف قاضی شمس را مهلت حیات
داد - الغرض شیخ نور الدین با اهلخانه خود مشورت کرده نسبت دختر خویش
با پسر آنحضرت مقرر کرده و درین فکر بود که چند روز مهلت می باید تا اسباب
کار خیر مهیا کرده بود وے پروا زم که چه حیله باید کرد تا ازان حضرت مهلت
حاصل شود و ایشان بخانه خویش باز کردند پس بمشورت اهلخانه خود چند
دختران را آراسته کرده پیش آنحضرت آورد وے قدس سره گفت شیخ
نور الدین این چیست شیخ نور الدین عرض کرد که مخدوم این دختران میگویند

که اگر چند روز فرصت بیابیم و در کار خیر تاخیر شود خوشی کنیم و سرود گوئیم
آنحضرت را شفقت در کار شد گفت شش ماه مهلت دادیم بروید و
مستعد شوید پس آنحضرت از انجا جانب خانقاه خویش توجه فرموده و
قاضی شمس مذکور را تا هنگامے که کار خیر نشده بود تندرستی و صحت نقد وقت
بود جمله از کار خیر حضرت شیخ عارف قدس سره فراغ حاصل گشت باز قاضی
شمس را خون از شکم روان شد اقربایش باز وی را بخدمت آنحضرت آوردند
وے قدس سره فرمود تیر بهدف رسید و کار بآخر انجامید۔ پس بعد از چند
روز قاضی شمس وفات یافت و از حضرت شیخ عارف دو دختر و یک پسر که
شیخ محمد نام داشت بوجود آمده بودند دختر بزرگ وی را بسیدے شریفے
عقد بسته بودند آن مناسب حال بود دختر دویمی وی را به اهلخانه اش
بندگی ام کلثوم باشارت روحانیت حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق در عقد
نکاح قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس گنگوهی در آورد چنانچه بیانش
مفصل بجائے خود خواهد آمد۔ تاریخ وفات آنحضرت بتاریخ هفتدهم
ماه رجب المرجب جان بجانان سپرد و سن و سال بتحقیق نه رسیده است

فصل (۹) در حالات شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق

فصل نهم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن قطب نامدار
عالی مقدار و واقف اسرار لی مع الله حضرت مخدوم احمد عبدالحق در نسخه
انوار العیون که تالیف خاص قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سره
است منقول است۔ **نقل است** قطب الموحدین شیخ احمد عبدالحق هفت ساله بود چون
مادر حضرت شیخ در نیمه شب از جهت تهجد بر می خاستند که مادر را خبر نبودے حضرت شیخ هم مے خاستند

ومادر بزرگوار را خبر نبودے کہ بزاویہ خانہ باداء نماز تہجد مشغول مے شدے چون مادر شں مہربان بعد انفراغ روزے در خوابگاہ نمی یافتند و تفحص می کردند و در زاویہ از زاویہ ہائے می یافتند و می گفتند اے احمدؒ جدّ و پدر تو ہم شیخ بودند لیکن چنین کہ توئی و بر تو فرض خدا تعالیٰ فرض نیست نوافل چرا چندین می کنی الغرض مادر مشفق حضرت شیخ العالم را از برخاستن آخر شب منع می فرمودند و بازمی داشتند۔ شیخ العالم را جوش و خروش محبّت محبوب غالب آمد فرمودند کہ مادر نیست راہ زن است کہ کار خود مے کند و مارا از یاد حق باز میدارد و سر در عالم کشیدند و از خود بیخود پائے در راہ حق بسفر نہادند بروایتے دوازدہ سال عمر بود بسفر آمدہ بودند۔ نقل است۔ قطب الموحدین حضرت شیخ احمد عبد الحق از غلبۂ اشواق و اذواق کمال و وجد لایزال در گرد عالم مے گردیدند و نشانے بر آشیانہ خود نمی یافتند ناگاہ در مقام پانی پت رسیدند و پابوس قطب الاقطاب حضرت شیخ جلال الحق والدّین حاصل نمودند حضرت شیخ جلال الحق بامر حضرت صمدیت و باجازت حضرت احدیّت قبول فرمودند و کلاہ از سر خود کشیدہ بر سر حضرت شیخ احمد عبد الحق نہادند و فرمودند کہ بر حکم فرمان الٰہی است چندان کرم کردند کہ در احاطہ تحریر نمی آید و بعد ہذا حضرت شیخ احمد عبد الحق را بعضے از مریدان حضرت شیخ جلال الحق بمہمانے بردند سیخ و کباب آوردند شیخ العالم را چون نظر بر محظورات افتاد در حال تبرا نمودند و فرمودند کہ این چہ شیخے است و ہمانوقت بر شیخ المشایخ والاولیا شیخ جلال الحق آمدند و طاقیہ باز

گردانیده روان شدند چون بیرون شهر افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه
افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه اُفتادند که هیچ راه دران بادیه نمی یافتند و
بالا درخت سوار شده چه بینند که دُو کس از دُور مے آیند شیخ العالم از درخت
فرود آمدند و جانب آن دُو کس جانب قطب الموحدین می آمدند حتی که باهم
پیوستند حضرت شیخ احمدؒ عبدالحق آن دُو کس را پرسیدند که راه کدام
طرف است ایشان جواب دادند که راه بردرِ شیخ المشائخ و الاولیاء گم
کردی حضرت شیخ احمدؒ عبدالحق پرسیدند همچنین است ایشان گفتند همچنین
است تا سه مرتبه میان ایشان و حضرت شیخ سوال جواب رفت و غائب
شدند حضرت مخدوم احمدؒ عبدالحق بیقین دانستند که ایشان رسولان خدائے
عزوجل بودند که فرستاده حضرت حق برین فقیر آمدند در دل خود ها فرمودند
اے احمدؒ مقاصد مقصود جز بدرِ شیخ جلال الحق نیست از آنچه اعراض نموده
بودند توبه نصوح کردند و بدریا انابت غسل کردند و ازان بادیه بازگشتند
رُوئے بسوئے شیخ جلال الحق والدین کردند حضرت جلال الدین استاده
برآستانه خود منتظر بودند حتی که شیخ احمد عبدالحق رسیدند و در زیر
پائے پیر خود افتادند حضرت جلال الحق به شفقت تمام و به تعظیم عظام در کنار
گرفتند و بزبان مبارک فرمودند اے عبدالحق امروز تو مهمان ما باشی قطب
الموحدین شیخ احمد عبدالحق سر بر زمین نهاده قبول نمودند حضرت شیخ جلال الحق
خادم خود را فرمودند هر جنس طعام که ممکن باشد و از هر جنس محظورات که
مشتغل باشد موجود کُن مطابق امر معلیٰ خادم طعام موجود کردند حضرت شیخ

جلال الحق والدین شیخ احمدؒ عبدالحق را پیش خود نشاندند و بعضے یاران کہ شایان آن بودند نیز حاضر بودند۔ الغرض کہ بعد دست شستن دستر خوان فراز کردند و طعام از ہر جنس کہ موجود بود یکان یکان آوردند و بعضے مخطورات ہم آوردند و پیش نہادند و حضرت شیخ جلال الحق شیخ احمدؒ عبدالحقؒ را فرمودند اے عبدالحق ہر آوندے کہ از حضرت احدیت او جدادانی و سعید نہ پنداری بر آن آوند دست مزن و از وے اعراض کن شیخ احمدؒ عبدالحق را بمجرد این اشارت بابشارت نظر بر جمال وحدت حق افتاد و افواج تجلیات اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ بدل شیخ احمدؒ عبدالحقؒ را تاختن آورد حتی کہ شیخ العالم از خود فانی شدند و بیہوش افتادند و در عالم جبروت ماندند و زار زارے گریستند و می نگریستند و از ہر دو چشمہای چشمۂ جیحون آب روان شدند و مدّتے در زاویہ خانقاہ بیخودی گریستند و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار گشتند و بعد ہذا حضرت شیخ جلال الحق والدین بعموم الطاف و عنایات لانہایات کرم فرمودند و بر سر وقت حضرت حضرت شیخ احمدؒ عبدالحق آمدند و فرمودند اے عبدالحق چیزے اختیار کن تا بہوش خود باز آئی شیخ عبدالحق از غایت کمال در آتش باطن کہ سرد نمی شد ہیچ چیز اختیار نمی کردند و می فرمودند تا غایت کار نمی دانستم کہ چہ میخورم و از کجا و کرا میخورم و بکہ روئے می آرم و از کہ اعراض می کنم و فارق پاک ناپاک چون بگیرم چون حضرت جلال الحق والدین کرات مرات فرمودند بعد ہذا شیخ احمدؒ عبدالحق عرض کردند اگر نان شاماخ باشد این فقیر بخورد

حضرت شیخ جلال الحق والدین درحال آدمیان را بیرون شہر فرستادند تا شاماخ آرند المقصود نان برنج وشاماخ آوردند حضرت شیخ جلال الحق والدین شیخ العالم را نان شاماخ خورانیدند وفرمودند اے عبد الحق خدا تعالےٰ پاکیست پاک را پاک ساند واز ناپاک ہمیشہ پاک دارد تو متوجہ حضرت پاک باش آن گاہ حضرت احمد عبد الحق را اطمینان قلب شد وتسکین باطن پیش آمد الحمد للہ علےٰ ذالک +

نقل است - قطب الموحدین حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ روحہ چنان مستغرق حال ودایم الاحوال می بودند اگر کسے از قرابتے دیا از مریدان دیا آشنایان مے آمدندے چشم بستہ می پرسیدندے کہ تو کیستی او عرض میداشتے کہ من فلانم - باز شیخ العالم پرسیدے کہ فلان کیست واو عرض مے داشتے کہ فلان بن فلان تا چند پشت خود سوال وجواب می گذشتے تا حضرت شیخ العالم معلوم میکردندے ہاں اے فلان از آن ماست زہے کمال سبحان اللہ وخہے سلطان حال درحال راہ پیر خود سید الاولین والآخرین کمال خود را رسانیدہ وتحصیل مقامات ساختہ وہذا کما سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا حین جاء تہ فی حال الاستغراق من انت ونقل ان رسول اللہ سالہا من انت بفتح التاء ولم یقدر بالفرق بین التذکیر والتانیث بغلبۃ الحال فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا انا عائشۃ فقال رسول اللہ صلعم من عائشۃ فقالت انا بنت

ابابکر بن قحافہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قحافۃ
فہربت عائشۃ رضی اللہ عنہا من بین یدی الرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا الو لم ہربت من
بین یدیہ لاحترقت فاذا خرجت من حجرتہ قعدت علی بابہ و
تنھی خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخولہ
فقالت لھم ان محمداً اعشق ربہٖ فاذا خرج رسول اللہ من حجرتہ
وافاق من حالہ فسألت عائشۃ رضی اللہ عنہا من الرسول
صلعم فقال الرسول صلعم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل وذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
الاقطاب شیخ الشیوخ العالم حضرت مخدوم احمد عبد الحق بتاریخ پانزدہم
شہر جمادی الثانی شب دوشنبہ سنہ اسبع وثلثین وثمان مایۃ
بعد ادائے نماز تہجد جان بجانان سپردند ؕ

فصل دہم - در بیان خوارق عادات وتاریخ اعراس قطب الاقطاب
آن سرور مشائخ کبار آن بادشاہ اولیا ر نامدار حضرت جلال الحق والدین
بن محمود پانی پتی قدس اللہ سرہٗ

فصل (۱۰) [illegible]

نقل است قطب الموحدین حضرت جلال الحق والدین در ہر لمحہ ودر ہر لحظہ
بمشاہدہ محبوب حقیقی چنان مستغرق بودند ہیچ اخبار از عالم اکوان نداشتند
چون قطب الموحدین حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی خرقہ خلافت

پوشانیدند و فرمودند اے جلال الدین این خرقهٔ محمد مصطفی و علی المرتضی
و پیران خواجگان چشت است فقر و فاقه اختیار کنی و از اغنیاء اعراض کنی
بطابق امر معلی فقر و فاقه اختیار کردند و علی الدوام در خانه
حضرت فاقه گذشتی و بر آن فقر و فاقه قانع و شاکر بودے۔

نقل است۔ روزے طائفه فقرا بجناب معلی آمده حصول سعادت
پابوس نمودند و معروض داشتند وقتیکه ما یان همه جماعت تحریمه
مے بندیم کعبهٔ معظمه را مشاهده می نمائیم حضرت شیخ جلال الحق والدین فرمودند
درین خانقاه مردانند وقتیکه تحریمه مے بندند نظر از عرش تا فرش مشاهده
محبوب می کشایند و هر لمحه و هر لحظه از مشاهده محبوب خالی نیند و این اشارات
بر مریدان خود ها مے فرمودند و آن جماعت فقرا سر در پائے حضرت
آوردند و استفاده حاصل ساخته برفتند۔

نقل است۔ چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
الاقطاب قطب مدار و آن شاهنشاه نامدار عالیمقدار حضرت شیخ
جلال الحق والدین پانی پتی بتاریخ سیزدهم ماه ربیع الاول روز چهارشنبه
بعد ادائے نماز ظهر سنه اربع وستین وسبعمائة جان بجانان سپردند۔ الحمد لله علی ذلک

فصل یازدهم۔ در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن
اولیاء نامدار عالیمقدار قطب مدار حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی منقول است

فصل ۱۱ در حالات حضرت مخدوم شمس الحق والدین ترک پانی پتی رحمة الله علیه

نقل است۔ قطب الموحدین حضرت شیخ شمس الدین قدس الله سره
العزیز را خرقهٔ خلافت و مثال ولایت پانی پت داده مرخص فرمودند

حضرت مخدوم علاء الدین احمد علی صابر وصیت فرمودند که اے شمس الدین فقر و فاقه بمقتضاے این قول کن فی الدنیا کانک غریب غریبانه وفقیرانه گذران کنی و قصد و مقاصد نشو و نما خود ها نکنی چون بمطابق امر معلی به پانی پت تشریف آوردند بصحرا در گوشه نشستند و بیاد حق بمشاهده حضرت حق مستغرق می ماندند ۔ سلطان العارفین و برهان العاشقین قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاه شرف الدین بو علی قلندر خادم خود را بخدمت حضرت شیخ شمس الدین رحمة الله علیه فرستاده فرمودند که این شهر از بزرگان معمور است حضرت شیخ العالم جواب دادند که من از خود نیامده ام بلکه از امر الٰهی و امر پیر خود آمده ام و درین شهر ولایت ماست و غلغله شماست و بعد هذا هر دو عارفان کامل و در ذات شامل بایکدیگر ملاقات نمودند و باهم از کلمه کلام توحید ذات محظوظ گشتند و فی مابین چندان اخلاص رو نمود که در احاطه تحریر نمی آید و اغلب اوقات حضرت شیخ شمس الدین و شاه شرف الدین بو علی قلندر و حضرت شیخ جلال الحق در پس روضه حضرت شیخ جلال الدین احاطه ایست آنجا هر سه بزرگان باهم پیوستند و باهم کلام می گشتند ۔ حضرت مخدوم شیخ جلال الدین بجناب حضرت شاه شرف الدین اخلاص می داشتند و حضرت شاه شرف الدین بر جمال کمال شیخ جلال الدین عشق می باختند و بمقتضاے النصیب بالنصیب بحضرت شاه شمس الدین بیعت آوردند و ارادت خواستند و یکے از خلفاء راشدین گشتند ۔

نقل است - قطب الموحدین حضرت مخدوم علاؤ الدین احمد علی صابر قدس سرہ ازمشاہدہ دوست بعالم صحو کمتر آمدندے واز زبان در بار میفرمودے یک شمس ما کافی است تا بقیام قیامت روشن خواہد ماند۔

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن دیار کامل و در ذات حق شامل قطب الاقطاب شیخ شیوخ العالم والمقتدائے وقت حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی بروایتے بتاریخ پانزدہم شہر جمادی الاول و بروایتے مشہور دہم جمادی الثانی روز جمعہ وقت اشراق سنہ عشر وسبعمایۃ جان بجانان سپردند الحمد للہ علی ذالک۔

فصل دوازدہم - دربیان خوارق عادات وتاریخ اعراس آن قطب الاقطاب فرد الافراد با لاستحقاق صابر حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر منقولست

فصل ۱۲ در کرامات و بیان حضور مخدوم العالمین علاؤ الدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ

نقل است حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین در نسخہ راحت القلوب می نویسند کہ تالیف خاص الخاص است حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجودھنی می فرمایند کہ دیگر مریدان عارفان محرم اسرار قلب و روح من اند و شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر محرم سر سینہ من است۔

نقل است - حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجودھنی بطریق نصائح بحضرت علی احمد صابر را می فرمودے کہ اے علی احمد ہر کہ یافت از خدمت درویشان یافت و ہر چہ می خواہی از خدمت ایشان دریاب و علی الدوام طعام بدرویشان قسمت کن و بخوران بمطابق امر معلٰے دوازدہ سال طعام بفقراء می خورانیدند و خود چیزے نخوردے روزے حضرت گنجشکر حالش بجدے حقیر دید

در پرسید که اے علی احمد ترا چه حالت است که چندین حقیر مے شوی دیگر فقرا ر
عرضداشت کردند که مدت دوازده سال است چیزے از جنس طعام نخورده
اند حضرت قطب العالم گنجشکر فرمود که چرا نمی خوری - شیخ علاؤالدین علی احمد
صابر عرضداشت کرد حضرت برائے خورانیدن فرموده بودند نه برائے خوردن - الحمد لله علی ذلک

نقل است حضرت شیخ فریدالحق مسعود اجودهنی خرقه خلافت مع مثال و
ولایت شهر کلیر حضرت شیخ علی احمد صابر را مع درویشان عالم صاحب عرفان
همراه حضرت شیخ داده مرخص فرمودند و درویشان را فرمودند آنچه که در
عروج معارج مقامات در مرتبه ذات یعنی آن مرتبے کیفے است که
آنجا حضرت اسماء و صفات محو اند بقیه مانده بخدمت ایشان حاصل کنید
الغرض که حضرت شیخ العالم با جماعت درویشان بشهر کلیر رسیدند و
بیکجائے استقامت نمودند - آن درویشان که همراه حضرت بودند شهره
بولایت حضرت شیخ العالم دادند چون همه ایشان صاحب خسته حال و شکسته
بال بودند و ساکنان شهر کلیر به تمسخر پیش آمدند و گفتند که صاحب ولایت
همچنان باید و آن شهر کلانی مثل دهلی بود و هفتاد عالم صاحب مسند و
پالکی نشین بودند بروز جمعه در مسجد حاضر می شدندے وقتیکه خطیب خطبه
می خواندے حضرت شیخ العالم نعره ها برداشتی و همه علماء مے گفتے ایشان
را از مسجد بیرون کنید بمقتضائے امر همه درویشان را از مسجد بیرون مے
کردندے و همه درویشان بر جور و جفا ایشان شاکر و صابر بودندے
مدتے همین منوال گذشت حضرت شیخ العالم عریضه بجناب معلی حضرت

فرید الحق والدین بنوشت کہ مردمان اینجا این قدر شوخ و شنگ سراپا
جنگ اند کہ درویشان را بہ نماز از مسجد بیرون می کنند چون حضرت
شیخ فرید الحق عریضہ بخواند و بجوش آمد عالمان آنجا را نامہ بنشت بر
این مضمون کہ ولایت علی احمدؒ صابر ہمچون ولایت حضرت عیسیٰ و نوح علیہما السلام
است از وی بترسید و بر حکم او کار کنید و او را چون غریب غریبانہ
فرید دانید چون علماء آنجا را شقاوت ازلی سر از گریبان برمی زد نوشتہ
حضرت گنجشکر مؤثر نہ شد بہمان طرق سلوک نمودند کہ سابقاً بود باز حقیقت
حال حضرت شیخ العالم بنشت در جواب آنحضرت فرید الحق والدین دو
کلمہ در ہندوی نوشت ؎ بکری تساڈی ہی کہہ کھاؤ بھاویں کھاؤ۔
چون حضرت شیخ العالم خط حضرت گنجشکر بخواند ہمچون شیر شیرانہ گردید
بروز جمعہ برائے نماز در صف اول نشستند ہمہ علماء سلوک سابقاً نمودند
کہ از مسجد بیرون کردند حضرت شیخ العالم بسمت قبلہ ایستادہ مسجد را
فرمان داد کہ ایشان را در زیر زمین باید بموجب امر عالی متعالی مسجد
بیفتاد ہمہ را غارت کردند و بعد ازان حکم کرد ہمہ شہر زیر و زبر گردید دیگ
محلہ از معتقدان حضرت بودند بحفظ خود داشتند پس ای عزیز از غضب اولیاء اللہ باید ترسید

جراحت السنان لہا التیام	ولا یلتام ما جرح اللسان
جراحت نیزہ بہ گردد بدارو	وے جرح اللسان اینست دارو

الحمد للہ علیٰ ذلک

نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب

لولو لجۂ حقیقت و غزغ گلزار شیخت شیخ الاسلام حضرت شیخ علاؤ الدین
علی احمد صابر بتاریخ سیزدہم شہر ربیع الاوّل روز دوشنبہ بوقت اشراق
بعد ادائے نماز برین حدیث رأیت ربی فی لیلۃ المعراج علی صورت
امرد شاب قطط در رقص آمدند و در عین رقص جان بجان سپردند و عمر
شریفش ہشتاد و پنجسالہ بود توفی سنہ ۷۱۵ھ خمس و عشر سبع مایۃ الحمد للہ علی ذالک

فصل ۱۳ سیزدہم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن شیخ شیوخ العالم و آن قطب علامۃ الدہر قطب العالم و در اسرار محرم و کردم مرغ ہوائے صید بیکدم حضرت شیخ فرید الحق گنجشکر مسعود اجودھنی قدس اللہ سرہٗ منقول است۔ نقل است حضرت شیخ نظام الدین اولیاء در تصانیف خود ہا می نویسند کہ گاہ گاہے حضرت شیخ فرید الحق در حالت سکر مستی شہود حضرت الذّات میفرمودے اغلب بزرگان سلف بیک چیزے فروشدہ اند من ہرگز بچیزے فرونشدہ ام بیکبارگی خود را فدائے محبوب حقیقی ساختہ ام و نیز حضرت ہمیشہ در جنگل ہانسی حتی کہ دوازدہ ۱۲ سال بصحبت حضرت قطب جمال الدین احمد الہانسوی می ماندند و بروایتے بیست و پنجسال ماندہ اند چون از ہانسی بمطابق امر الٰہی بہ پٹن رسیدند منزل گاہ بخانہ مخدوم بہاؤ الدین ذکریا در ملتان نمودند حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکریا عرضداشت کرد حضرت باوجود چندین نعمت عظما و فقرا حاضران مجالس شریف را بے نور مے یابم باعث معلوم نیست حضرت شیخ فرید الحق و الدین جواب دادے کہ اے برادر بہاؤ الدین نیمہ نعمت خود را بجمال خود عطا نمودم و نیمہ نعمت کہ

فصل ۱۳ در حالات حضرت شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر قدس سرہ

باقی ماندہ بود در جنگل جمال خود پاشیدم جمال جمال ماست گرد سر جمال بگردم و اغلب اوقات حضرت شیخ فرید الحق قدس سرہ میفرمودے ۔

گر ارادت پیر ہم جائز بودی پیش مرید — باجمال خویش آوردی ارادت ہم فرید

چرا کہ جمال جمال ماست گرد سر جمال بگردم ۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ۔

نقل است یک جماعت از صوفیان صوف پوش بجناب معلے حضرت شیخ فرید الحق والدین آمدہ حصول پابوس دولت نمودند و عرضداشت کردند اے حضرت شیخ العالم من شما زادر بیت المقدس معاینہ کردہ بودم حضرت جواب داد آرے فیما بین عہد معہود ہمچنان بود راز این اسرار بحضور کسے نخواہم گفت فی الحال جماعت درویشان نادم شدند کہ سر شیخ را ظاہر کردیم باز از زبان دربار فرمود ہر جا کہ مردان خدا باشند ہمانجا در پیش نظر ایشان خانہ کعبہ و عرش و کرسی و ہر چہ موجودات موجود است در پیش ایشان موجود است باز درویشان را فرمودند نظر پیش کنید کہ قدرت خدا تعالےٰ را مشاہدہ نمایند چون حضرت شیخ العالم توجہ نمودند آن درویشان خانہ کعبہ و عرش و کرسی و حقایق ہمہ موجودات از تحت الثریٰ تا بعرش معائنہ کردند و آفتاب جمال اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بر ایشان روشن شد و ہمہ راحق یافتند و غیر از نظر ایشان برداشتند و ہمہ درویشان در پائے حضرت افتادند و بیعت نمودند از زبان دربار فرمود اے عزیز چشم غیر بین خدا بین نشوند بچند مدت مجاہدہ کنانیدہ و خرقۂ خلافت و مثال دادہ بہ بوستان مرخص فرمودند ۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

نقل است چون وقت وصال حضرت شیخ فرید الحق والدین قریب اقرب رسید ہمین تکسر بدنی پیدا شد از صبح تا شام پنج ختم قرآن شریف کردند بعد ہذا بذکر جہر مشغول گشتند چندان ذکر از غلبۂ اشواق و اذواق محبوب کردند از ہر بن موئے قطرہ ہائے خون جاری شدہ نقوش اسم اللہ بزمین پیدا شد و بعد از فراغ ذکر خلایق از معتقدان و مریدان و فرزندان را فرمودند از خانہ بیرون شوید بمطابق امر معلّٰی از خانہ بیرون شدند ہمان ساعتے نہ گذشتہ بود آواز بر آمد کہ این زمان دوست بدوست خواہد پیوست ہمہ معتقدان بخانہ در آمدند حالت شیخ العالم را دگرگون یافتند و نماز عشاء باجماعت گذاردند و بعد ازان بیہوش گشتند ساعتے گذشت از بیہوشی باز آمدند و پرسیدند کہ نماز عشاء گذاردہ ام یا نہ گفتند آرے فرمود کہ یکبار دیگر بگذارم خدا داند چہ شود دویم کرت نماز ادا نمودند و باز در عالم استغراق شدند چون باز بہوش آمدند پرسیدند کہ نماز عشاء گذاردہ ام یا نہ گفتند دو بار گذاردہ اید فرمود یکبار دیگر بگذارم خدا داند چہ شود غنیمت است کہ ہر بار از ما نماز ادا شود بعد ہذا سر بسجدہ نہادند چند کرات مرات یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ گویان جان بجانان سپردند و از عالم غیب یک صدائے عجیب بر آمدے امانتے بزمین بود بحق سپروند۔ الحمد للہ علی ذالک

نقل است۔ چون عمر شریفش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شیخ فرید الحق والدین گنجشکر مسعود اجودہنی کہ نود و پنجسالہ بود بتاریخ پنجم شہر محرم الحرام شب سہ شنبہ اربع و تسعین و ستمائہ جان بجانان سپردند۔ الحمد للہ علی ذالک ✦

فصل ۱۴ در حالات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

فصل چہاردہم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن غزغر گلزار
مشیخت و آن مبین دقایق واقعات ملکوتی و آن واضح مواضح لطائف مشاہدات
لاہوتی و آن صاحب اختیار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ روحہ
منقول است از نسخہ اسرار المشائخ. نقلست قطب الموحدین حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی در بطن مادر بزرگوار بحکم السعید من اسعد فی بطن امہ اسعد
سعید بود ہم از شکم مادر سعید اسعد برآمدہ تولد آن مشائخ کبار و اولیا نامدار
بہ نصف لیل شدہ بود بمجرد پیدا شدن در حضرت عالم شہادت نورے از انوار
ذات الٰہی از حد لامتناہی آن خانہ را محیط گردانید و آن خواجہ ہر دو سرائے
در سجدہ رفتہ و در آن نور ذات مستغرق گشتہ و از زبان در بار یک صدائے
اسم اللہ اللہ می آمد و از ہیبت آن صدائے مادر بزرگوار در خوف آمد و از
عالم غیب الغیب زان یکصدائے دلربائے برآمدے مادر قطب الدین
مترس این نوریست از نور اسرار ماست من مواہبات خود ما این نور را در قلب فرزند
دلبند انداختہ نواختہ ام و قلب قطب ماست گنجینہ جواہر حقایق اسرار ماست و علی الدوام
قلب او منور از انوار ما باشد. نقلست از مادر بزرگوار منقول است کہ خواجہ
قطب الدین تا در شکم ما بود در وقت نیمہ شبے جنبیدے و نماز تہجد میگذارے عنقریب
بعد فراغ نماز اللہ اللہ بذکر جہر گویان شدے و بسمع من آواز جہر مے آمدے۔
نقل است حضرت خواجہ قطب الدین تا چہار سال و چہار ماہ و چہار روز
رسید مادر بزرگوارش بہ پیش حضرت خواجہ معین الدین آوردہ عرضداشت
کرد حضرت بزبان مبارک خود ما بسم اللہ تعلیم فرمایند تا از برکت زبان عالم علوم

ظاہری و باطنی گردد حضرت خواجہ معین الدینؒ خواست کہ بر تختہ اعوذ باللہ بنویسند ہاتف از غیب الغیب صدائے دلربائے درداد باش اے خواجہ معین الدین کہ حمید الدین ناگوری از ناگور مے رسد ہمین کہ قاضی حمید الدین ناگوری بموجب امر الٰہی کہ فرمان حضرت حق در رسید کہ اے حمید الدین دراوش برو و تختہ قطب الدین را بنویس بمجرد این صدائے دلربائے قاضی حمید الدین در عالم طیران شدہ بطرفة العین از ناگور باوش رسیدند حضرت خواجہ معین الدین چون قاضی حمید الدین را معانقہ کردند بتواضعات کریمانہ و تملقات رحیمانہ پیش آمدند و تختہ بردست قاضی حمید الدین دادند تا بسم اللہ بنویسند - قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین چہ نویسم خواجہ قطب الدین فرمود سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی برنگارند قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین سبحان الذی سیپارہ پانزدہم است و مابقی اوّل از کہ آموختی حضرت خواجہ فرمود کہ مادرم پانزدہم سیپارہ یاد داشت نظر بر دل مادر کردم اللہ سبحانہ تعالیٰ بعز قدر قدرت خود ہا بمطالعہ من در آورد یاد کردند بمجرد شنیدن این ماجرا قاضی حمید الدین در عالم حیرت بماند و سُبْحَانَ الَّذِی تا آخر سورہ بر تختہ نوشت و در چہار روز قرآن شریف قاضی حمید الدین یاد کنانید قاضی حمید الدین فرمود اے بابا قطب الدین تو دوست خدا ہستی اللہ سُبحانہ و تعالیٰ ہمہ علم ظاہری و باطنی ترا ہنگام طفولیت عطا کردہ - قاضی حمید الدین بعد فراغ علم ظاہری بحضرت خواجہ معین الدین تسلیم کرد و عرضداشت نمود قطب الدین

مرید وخلیفہ شما است الحال تعلیم بعلم باطن بجا ہدات وریاضات تعلیم نمایند وتربیت علم ظاہری از ماست وتربیت علم باطنی از شما است +
نقل است قطب الموحدین حضرت شیخ فرید الحق والدین می فرمایند کہ روزے بشرف دولت پابوس خواجہ قطب الدین مشرف شدم ودران مجالس شریف ومحل منیف قاضی حمید الدین ناگوری ومولانا شہاب الدین اوشی وسید شرف الدین ابوعلی قلندر پانی پتی ویاران دیگر دران مجالس شریف حاضر بودند وبرمیان ایشان محبوب بود حالتے پیدا شد چنانچہ ہمہ در ذکر شدند چندان کردند از ہوش بیہوش گردیدند وباز در ذکر شدند بحدے ذکر گفتند از ہر بن موئے جوبہاے خون روان گردید واز ہر قطرہ ہاے نقوش سبحان اللہ پیدا شد وازان نقش آوازہ ذکر محبوبے می آمد وسید شرف الدین بوعلی قلندر نبیرہ حضرت امام المسلمین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی اند اما ایشان را قطب الموحدین شیخ فرید الحق والدین در ملفوظات خود ہا از جانب مادر سید نوشتہ اند والدہ حضرت قطب الاقطاب قطب جمال الدین ہانسوی ووالدہ حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر ووالدہ شاہ فرخ کہ در گھانہ آسودہ اند وہر سہ ہمشیرزادہ حضرت میران سید نعمت اللہ شہید کہ در قلعہ ہانسی آسودہ اند واز فتاوے جامع الروایات است حضرت امام اعظم در بغداد کشتہ شدند بزہر بعد یک صد وپنجاہ سال از ہجرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم وہفتاد سال در دنیا بقید حیات بودند بتاریخ دہم ماہ رجب بروایتے دہم ماہ رمضان المبارک جان بجانان سپردند وبیک روایت بتاریخ چہاردہم ماہ شعبان +

نقل است از فواید السالکین من تالیف حضرت گنجشکر کہ قاضی حمید الدین ناگوری و علاؤالدین کرمانی و سید شرف الدین پانی پتی و غیرہ عزیزان دیگر حاضر بودند از عرش تا تحت الثرےٰ پیش نظر ایشان حجابے نبود ہمین سخن از مسافران کعبہ معظمہ مے رفت حضرت خواجہ قطب الدین بزبان مبارک فرمود کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ را انسان کامل اند و از ہستی خود فانی و خرابہ درجائے خرابہ مقام می داشتند کعبہ معظمہ با مور بامر الٰہی است ہر جا کہ ایشانند گرد ایشان طواف کن ہمدرین سخن بودند حضرت خواجہ و بزرگان دیگر برخاستند و استادہ شدند در عالم تحیر با ذواق و اشواق در مشاہدہ محبوب مستغرق گشتند - القصہ خواجہ بزرگ و آن عزیزان دیگر یک بیک تکبیرات برداشتند مثل حاجیان کہ بطواف کعبہ میخوانند و از اعضائے ہر یکے از ایشان جویہائے خون روان شدند و از ہر قطرہائے خون کہ بر زمین مے افتاد و نقوش تکبیرات بر می آمد چون بعالم صحو آمدند کعبہ معظمہ را پیش خود استادہ دیدند چنانچہ آداب است بجا آوردند چہار بار گرد دیگر دا دمی گردیدند ہاتف لمن غیب غیب الغیب یک صدائے دلربائے در داد اے بزرگان کامل و اے واصلان بذات حق شامل حج و طواف شما اللہ سبحانہ و تعالےٰ قبول گردانید و بخشانید ہمہ لوث عصیان الحمد للہ علیٰ ذالک

نقل است حضرت خواجہ قطب الدین از عالم فنا بعالم بقا رحلت فرمودند و در قبور نہادند قاضی حمید الدین ناگوری چند ساعتے بر سر قبر حضرت خواجہ استادند و در مراقبہ احوال قبر و عالم برزخ حضرت خواجہ منکشف گردید

چه بینند که منکر نکیر آمده مؤدب بآداب حسنه بحضور حضرت بنشستند و
خواستند که به حضرت خواجه رحمة الله والغفران سوال کنند که مَنْ رَبُّكَ
ومن نبیك ودینك واسلامك درپس این فرشتگان دیگر
آمدند وکاغذ رنگین بخط سبز نمکین بحضرت خواجه قطب الدین دادند ومضمون
درآن کاغذ همبرین نمط بود که اے قطب الدین من از تو خوشنود واز
عظمت برکت تو عذاب از همه اہل قبور گنهگاران وتبه کاران امت
محمدؐ مصطفےٰ صلے الله علیه وسلم برداشتم چون خلایق الٰہی در عالم حیات
از تو منفعت می یابند واہل میت نیز از تو نفع یابند ونیز قاضی حمید الدین
می فرمایند باز دیدم که دو فرشتگان دیگر رسیدند حضرت خواجه اسلام
حضرت حقتعالےٰ رسانیدند ومنکر نکیر را فرمان ربّ العزّت رسانیدند از
قطب الدین ما سوال مکنید ومن با قطب الدین خود سوال کرده ام واو مِن
جواب داده - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ علےٰ ذٰلك ⁂

نقل است - چون بتاریخ چهاردهم ماه ربیع الاول روز پنجشنبه
بوقت صبحے پیش دروازه جماعت خانه قوّالان دست ترنگ زنگ به
تنبور به نغمات ملیحه می زد حکم معلّےٰ حضرت خواجه رسید اندرون خانه
بیایند واین بیت در نغمه مے گفتند ؎

عاشق رویت کجا بیند بکس	بستهٔ مویت کجا یابد خلاص

چون حضرت خواجه قطب الاقطاب در گریه وزاری آمدند وهمچنان
صلاح الدین غزلخوان ونصیر الدین پسر کریم الدین این بیت آغاز کرده ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را	هر زمان از غیب جان دیگر است

چون قطب الاقطاب در سماع آمدند و گاہے اینقدر سماع نشدہ بود و موازنہ دہ گز جست می زدند و باز بر می اُفتادند در تمام روز و شب حضرت شیخ الاسلام در سماع می بودند حتی کہ چہار روز ہمچنین گذشت روز دوشنبہ از ہر بُنِ موئے قطب الاقطاب خون چکیدن گرفت ہر قطرہ ہائے کہ بر زمین افتادے از وے اسم اللہ بر آمدی و نقش اللہ بر زمین ہویدا گشتے چون بوقت عشاء رسید برین بیت ؎

کشتگان خنجرِ تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگر است

جان بحق تسلیم فرمودند چنانچہ قدوۃ الاولیاء حضرت امیر خسروؒ می فرمایند ؎

جان برین یک بیت دادہ آن بزرگ	آرے این گوہر زکان دیگر است
کشتگان خنجرِ تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگر است

اَلحَمدُ لِلّٰہِ علیٰ ذٰلک ؛

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد آن قدوۃ الاولیاء و زبدۃ الاصفیاء قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہٗ بتاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول روز پنجشنبہ بوقت چاشت جان بجانان سپردند - توفی سنہ ۶۳۵ھ خمس وثلثین وستمائیہ و عمر شریفش آنحضرت بیست و چہار سالہ بود - الحمد للہ علی ذلک

فصل ۱۵ پانزدہم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن گلِ گلزار معانی و غرغر بوستان سُبحانی و آن واقف اسرار لی مع اللہ و آن واضح

فصل ۱۵ (در حالات حضرت خواجہ معین الدین ... رضی اللہ عنہ)

مواضح لطائف مشاہدات لاہوتی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح
قدس اللہ سرہ منقول است **نقلست** قطب الموحدین حضرت خواجہ معین الدینؒ
شیخ با عظمت و صاحب کرامت و عالم علوم ظاہری و باطنی کمال برکمال داشت
و اغلب تصانیف آنحضرت در ملک خراسان و ولایت مشہور و معروف است
و ہفتاد سال حضرت خواجہ دو جہان در شب خواب نکردہ و پشت مبارک
بر زمین ننہادہ و ہفتاد سال وضو میمون جز بقضائے انسانی مبطل نشدہ
بود چونکہ ولایت ہندوستان بنام حضرت مسلّم شد در ملک کفر نماند و ازین جہت
حضرت خواجہ را ہند الولی می نامند۔ **نقلست** روزے قطب الموحدین حضرت
خواجہ معین الدینؒ با جماعت فقرا اہل کمال در مسجد نشستہ بودند حضرت خواجہ
را از سکر مستی شہود حضرت الذات حالتے پیدا شد و در عین حالت ذکر جہر
آغاز کردند بمقتضائے حالت آنحضرت دیدہ ہمہ بزرگان دین و اہل یقین
کہ دران مجالس شریف و محل منیف حاضر بودند فی الفور ہمراہ حضرت خواجہ
دو جہان بذکر جہر مشغول شدند یک شبانروز در حالت ذکر گذشت کہ از خودی
خود ہیچ شائبہ اثرے و خبرے نماند و از ہر بن موئ مبارک خون روان شدند
و از ہر قطرہ ہائے خون نقوش اسم اللہ بر زمین پیدا می شد و از ہر نقوش
اللہ یک صدائے دلربائے اللہ بر مے آمد۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔
نقل است حضرت خواجہ معین الدینؒ در سالے بطواف خانہ می رفتے
گاہے در شش ماہ و گاہے در یک ماہ و گاہے در ہفتہ و گاہے علی الدوام روزے
بر زبان مبارک راندچون کار من بکمالیت رسید کعبہ معظمہ گرد من مے گردید۔

نقل است حضرت خواجه معین الدین حسن سنجری شبانروز از مشاهده دوست چشم
بسته می داشت بوقت نماز در عالم صحو آمده می کشادے دران وقت بر هر که نظر
افتادے ولی الله و یا اهل کرامت می شدے و گاه بے گاه مے فرمودے که من هرگز
پائے در بهشت ننهم تا که مریدان من در بهشت نروند حضرت خواجه معین الدین
می فرمایند که روزے من در حرم خانه کعبه مشغول بودم از غیب غیب الغیب
هاتف آواز داد که اے معین الدین من از تو خوشنودم و ترا و اهل بیت ترا
بخشیدم بمجرد آن صدائے حالتے پیدا شد باز بحضرت عزت عرض کردم یا الٰهی آنانکه
مرید معین الدین و مرید مریدان معین الدین هستند آنها را بخش باز هاتف آواز
داد از برائے تو بخشیدم و حضرت خواجه جهان را غلبه اشواق و اذواق در سماع
بسیار می شدے حتی که از حالت سماع در عین سماع از خود فانی و در مقام اتصلو
الا فرق بینی و بینکو مے گشتے و هر کسے که در عین حالت سماع دران
مجالس شریف و محفل منیف حاضر شدے او هم صاحب سماع گشتے و حضرت
خواجه قطب الدین بختیار اوشی می نگارند که دران مجالس شریف و محفل منیف
حضرت خواجه معین الدین شیخ شیوخ العالم حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی
و شیخ اوحد الدین کرمانی و محمد اصفیاءؒ و خواجه اجل شیرازیؒ و شیخ سیف الدین
باخرزی و شیخ جلال الدین تبریزی و اغلب دیگر مشائخان کبار و اولیاء نامدار
از اطراف و جوانب آمدے حصول سعادت ابدی و استفاده از علوم و معارف
الٰهی می بردندے و از زبان گوهر نثار حضرت خواجه معین الدین می فرمودے ادنیٰ
درجه از درجات الٰهی بمقام قرب مر عارف کامل آنست که از خود فانی شده

ولصفت محبوبی گشته بیک لمحه از لمحات بعالم بکیف رسند و آنجا ذات بحت ذات
و باز بلمحه دیگر از مقامے بمقامے رسند که خبر از خود و از آن مقام ندارند که کجا
می روند الحمد لله علی ذلک + **نقلست** حضرت خواجه معین الدین حسن سنجری
قدس الله سره نماز فرائض تا که سلطان التارکین از ناگور نیامدے ادا نفرمودے
حالانکه سلطان التارکین پنجوقت در نماز برائے امامت حاضر شدے - روزے
از روزہائے سلطان التارکین چند ساعت توقف نموده حضرت خواجه معین الدین رح
از نماز فارغ شد همین سلام داده بود حاضر شد عرضداشت کرد باوار وضوء
توقف شد ترسیدم سلطان التارکین با چند مقتدیان برائے نماز ایستادند
حضرت خواجه معین الدین باز پس سلطان التارکین نماز ادا نمودند بعضے مقربان
حضرت عرضداشت کردند یا حضرت یک مرتبه نماز ادا نموده بودید بار دیگر چرا کردید
حضرت خواجه صاحب فرمودند وقتیکه نماز پس سلطان التارکین ادا نمایم در
نظر من کنگره عرش می آید و مشاهده می نمایم الحال که من نماز ادا کرده بودم
کنگره عرش در نظر من نیامده بود سبحان الله چه صاحب کمال مرید حضرت
بود باین مراتب رسانیده بود - الحمد لله علی ذلک +

نقلست قطب الاقطاب بدر العارفین و قدوة الکاملین امام الاولیاء هند
شیخ الاسلام و برکت الانام حضرت خواجه معین الدین حسن سنجری بتاریخ سیوم
رجب المرجب حافظے از کلام مجید و فرقان حمید بجناب معلے حضرت حصول
دولت پابوس نموده چند آیات و کلمات میخواند بمجرد استماع کلام الله
بر ایشان حالتے از حالات قرب الٰهی مستولی شد حتی که سه شبانروز در عالم

مستی شهود ماندند و هیچ نماز بجماعت فوت نه کردند و می آرند حضرت خواجه

معین الدین قدس الله سره و نور مرقده چون از عالم فنا ر بعالم بقا ر رحلت فرمودند

بر جبین مبارکش ایشان نگاشته پدید آمد هذا حبیب الله مات فی حب الله

نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن مشائخ کبار و

اولیا ر نامدار قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت خواجه معین الدینؒ حسن سنجری

بتاریخ ششم شهر رجب المرجب بروز دوشنبه و عمر شریفش یکصد و پنجساله

بود سنه ثلث و ثلاثین و ستمائه بود جان بجانان سپردند- الحمد لله علی ذالک

فصل شانزدهم ۱۶ - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن سرور

مشائخان کبار و آن اولیا ر نامدار قطب الاقطاب حضرت خواجه عثمانؒ هارونی

قدس الله سره منقول است- نقل است حضرت خواجه معین الدینؒ می فرمایند

چون بجناب معلّٰے حضرت خواجه عثمانؒ هارونی در مساجد سید الطوایف مشائخان

کبار حضرت شیخ جنیدؒ بغدادی حصول سعادت ابدیه و ازلیه دولت پائبوس

حاصل کردیم و اغلب مشائخان کبار و اولیا ر نامدار دران مجالس شریف و محفل

منیف حاضر بودند بشرف بیعت حضرت خواجه عثمان هارونی مشرف شدم

بهمان ساعت از زبان درربار فرمود که بالا ر آسمان نظر کن بمقتضاے امر

معلّٰے نظرم بسوے آسمان افتاد از زبان درربار فرمود چه می بینی عرض کردم

که اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی را مشاهده می نمایم- باز از زبان گوهر نثار

فرمود که در زیر زمین نگاه کن همین بمجرد دیدن فرمود از کجا تا کجا می بینی گفتم که تمامی

حقایق ممکنات از تا یه تحت الثرے بر من متجلی است باز از زبان گوهر نثار فرمود

فصل (۱۶) در بیان حالات حضرت خواجه عثمان هارونی رحمة الله علیه

سورۂ اخلاص ہزار بار بخوان بمقتضاے امر عالی متعالی خواندم فرمودند کہ باز بہ بین حالا چہ در مشاہدہ می آید عرضداشت کردم تمامی حقایق ہیژدہ ہزار عالم از عرش تا تحت الثرا ے منکشف گردید باز فرمودا ے معین الدین حضرت حق تو بعموم الطاف اصناف عطاف کار ترا انصرام گردانید۔ الحمدُ للہ علی ذالک

نقل است حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ می فرمایند چون ہمراہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی بزیارات کعبہ معظمہ می رفتم حضرت خواجہ عثمان ہارونی درحق این درویش دلریش مناجات بدرگاہ حضرت کائنات دست فراز کردند از عالم غیب الغیب ہاتف آواز داد اے عثمانؒ من معین الدین ترا قبول مقبول خود کردم ویکے از اخص الاخصان محبوب بارگاہ جناب کبریایہ ماست باز ازانجا ہمراہ عارف سبحانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی بزیارات مدینہ منورہ وحصول سعادات ابدیہ وازلیہ سرور کائنات خلاصۂ کل موجودات افضل المخلوقات تاج الانبیا رآن دائرۃ الاحدیت اولی بمعنی واخری بصورت احمدؐ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم برفتم بعد چندگاہ حصول زیارات روضہ منورہ میسر آمد حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی این نحیف را فرمودا ے معین الدینؒ سلام کن بمقتضاے امر معلےٰ عرض کردم صداے دلربا ے سرور انبیاء بگوش ہوش این عاجز رسید وعلیکم السلام یا شیخ البر والبحر۔ الحمد للہ علے ذلک +

نقل است چون حضرت خواجہ عثمانؒ ہارونی صلوٰۃ مکتوبہ اداے نمودے از عالم غیب الغیب ہاتف آواز دادے کہ اے عثمانؒ من صلوٰۃ ترا

قبول کردیم تا بخواہ بدرگاہ کبریائی من ہر چہ میخواہی تا بتو بفضل عمیم خویش عطا نمایم۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی فرمودے الٰہی من ترا می خواہم وغیر ترا گنجائے نباشد ومرا یا رضائے خویش قرین دار۔ ودر جواب آن یکصدائے دلربائے می آمدے اے عثمان من انوار تجلیات ذاتیات بر تو عطا کردیم دیگر حضرت عثمان فرمودے الٰہی گنہگاران وتبہ کاران امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم را بخش باز یکصدائے می آمدے اے عثمان سی ہزار گنہگاران امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم برائے خاطر عاطر تو بخشیدم وبعد ہر نماز پنجگانہ ہمین بہ دعا ومناجات کردے واین آواز از عالم غیب غیب الغیب از ہاتف می شنیدے وہمین بشارت مے یافتے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نقل است چون کسے از دنیا رحلت کردے حضرت خواجہ معین الدینؒ ہمراہ جنازہ او می رفتے چون خلایق او را مدفون بقبر کردہ باز گردندے خواجہ معین الدینؒ متصل قبر او چند ساعات نشستہ قدرے از قرآن مجید وفرقان حمید می خواندے حتیٰ کہ احوال عالم برزخ بر آنحضرت منکشف گشتے چنانچہ شخصے از مریدان حضرت عثمانؒ ہارونی از دار دنیا بدار بقا رحلت نمود حضرت خواجہ متصل قبر او چنانکہ رسم عادات او بود از قرآن مجید میخواندند ہمین اثنا دو فرشتہ ہائے عذاب در رسیدند وبر حضرت خواجہ احوال قبر وعالم برزخ آن مرید منکشف گردید چہرہ مبارکش متغیر گردید بانکہ رنگ چہرہ اش بر اصل خود گردید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بجناب حضرت خواجہ معین الدین عرضداشت کرد حضرت پیر دستگیر را باعث متغیر شدن چہرۂ مبارک معلوم نہ شد حضرت

خواجه معین الدینؒ فرمودند چون من قرآن مجید می خواندم چه مشاهده می نمایم
دو فرشته هائے عذاب بصاحب میت قبر در رسیدند چهرهٔ من متغیر گردید
و همدرین اثنا پیر من بخشاینده عاصیان و تبه کاران حضرت خواجه عثمانؒ
حاضر شدند عصائے بکریه بجانب فرشتگان برداشته آواز در دادند که
دست عذاب ازین کس بردارید فرشتگان عرضداشت کردند که ما یان
بر امر شما رویم یا بموجب امر رحمان - خواجه عثمان گفت اے فرشتگان
بدرگاه حضرت حق از من عرضداشت کنید که الٰہی بندهٔ عثمان تو عرضداشت
بعفو این میت میدارد که این از مریدان من است از درگاه حضرت
رحمن فرمان در رسید اے فرشتگان عثمان مارا بگوئید این بے فرمانی
من نکرده برائے بے فرمانی تو این معذب بعذاب کنم فرشتگان این
ماجرا بحضرت شیخ عثمان آمده عرضداشت کردند حضرت خواجه عثمان باز
بدرگاه حضرت حق عرضداشت کردند الٰہی اگرچه این بے فرمانی عثمان کرده
فاما عثمان دست اورا گرفته باز فرمان در رسید که اے فرشتگان برائے
عثمانؒ من دست عذاب ازو بدارید معذب عذاب مکنید واورا بخاطر عثمانؒ
بخشیدم حضرت خواجه معین الدین بحضرت خواجه قطب الدین هم درین معنی یک
حکایت دیگر نقل کردند که یک بزرگے بود از بزرگان دین و عارفے بود
از عارفان اہل یقین از قضائے الٰہی باتهام گرفتار آمد پادشاه آن زمان
بموجب امر شریعت و بفتوائے علمائے طریقت اورا بقتل گاه بردند آن
بزرگ مهلت بوضو خواست چون از وضو فارغ شد پشت خود را بسمت

قبلہ کرد و بر نطع بنشست و روئے بسوئے پیر خود نمود سیاف گفت اے
عزیز صاحب تمیز تو مرد مسلمان هستی روئے از جانب قبلہ چرا گردانیدی و بجانب
دیگر رخ نمودے و آن بزرگ جواب داد کہ اے سیاف من روئے بسوئے قبلہ
پیر خود کردہ ام تو بکار خود مشغول باش - در همین گفتگوے بودند ناگاہ حکم
بادشاہ بعفو او در رسید - پس اے عزیز صاحب تمیز هوشدار باش
از خواب غفلت بیدار باش اعتقاد او را از هلاکت جان خلاص گردانید -
حضرت معین الدین رح بر اعتقاد او ہا رہا می گریست و فرمودند در حضرت
عالم ناسوت اعتقاد و بیعت بجناب پیر خود نیکوترین چیزیست و اعتقاد
از همہ نیکوئیہا نیکوتر است همہ ہا کہ مسلمان شوند و یا غوث و یا قطب و یا ولی اللہ
می باشند از عظمت و برکت اعتقاد خود می باشند - پس اے عزیز اگر مے خواہی
تو هم از ایشان می باشی اگر جان برود اعتقاد خود را از دست مدہ تا تو یکے
از ایشان باشی چنانچہ صاحب عوارف در عوارف می فرمایند یکے از
مریدان کثیر الاعمال و قلیل الاعتقاد و دیگرا از مریدان کثیر الاعتقاد است و
قلیل الاعمال آن شخصے کہ کثیر الاعتقاد ست فوقیت دارد بر کثیر الاعمال الحمد للہ علیٰ ذالک
نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
الاقطاب و الشمس الاولیا ربدر الاتقیا حضرت خواجہ عثمان رح ہارونی بتاریخ
دہم شہر شوال شب جمعہ و عمر شریفش تا بنود سال رسید کہ جان بجانان سپردند۔
فصل ہفتد ہم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آں قطب الاقطاب
فرد الافراد مست جام الست بے غشی حضرت حاجی شریف زندنی از نسخہ

از نسخہ اسرار المشائخ منقول است۔ نقلست ازان یومیکہ درخانہ حضرت حاجی
شریف زندنی فاقہ شدے شیخ در جامہ نگنجیدے و شکرانہ صد رکعت ادا
نمودے و بعضے یاران پرسیدند ازان یومیکہ درخانہ حضرت فاقہ مے گذرد
شادی باعیش می گذرد و شکرانہ صد رکعت می گذارند درین چہ اسرار لیست
بزبان درربار فرمود اگر ہر تار موی برتن حاجی شریف زبانی دارد ہزاران
ہزار شکرانہ نماید شکرانہ این دولت عظمی نتواند نمود زہے دولت فقر و خہے
سعادت عظمتہائے فقر کہ اللہ سبحانہ و تعالےٰ کہ خاصہ محمد مصطفے صلے
اللہ علیہ وسلم و خاصہ علی المرتضےٰ رضے اللہ عنہ و خاصہ پیران عظام ہاست
قدس اللہ ارواحہم حاجی بیچارہ را اعطا فرمودہ و یکے ازیشان نمودہ۔ الحمد للہ علےٰ ذالک
نقل است قطب الموحدین حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرہٗ
در صلوۃ چندان حضوری میداشتے کہ اگر جراحت تیر یا نیزہ رسیدے
ہیچ خبرش از خودی خود نہ داشتے روزے قطب الموحدین حاجی شریف
زندنی در صحرا بصلوۃ مشغول بود بتقضائے الٰہی قطاع الطریقان برسر
حضرت رسیدند و ہر جانب تیرے می انداختند چنانکہ یک تیر مفسدان
برتن مبارکش خلید ہیچ خبرے نہ شد سبحان اللہ ایچنین عاشق مست از
جام الست از ہستی خود فانی شدہ بذات محبوب پیوستہ در حضوری صلوۃ
ہیچ خبرے خلیدن تیرے نشد و چون از نماز فارغ شدند چہ بینند کہ ہمہ جامہ
خون آلودہ است و ہیچ غبارے برخاطرش نرسید۔ الحمد للہ علےٰ ذالک
نقل است قطب الموحدین حاجی شریف زندنی علی الدوام در گریہ و مصیبت بودے

چندان می گریستے کہ اثر گریہ حضرت بر حاضران مجالس شریف و محفل منیف موثر شدے و ہمہ ماحضر مجلسیان می گریستندے چون قطب الموحدین بعض اوقات از غلبہ گریہ مدہوش و از ہوش بیہوش می شدے و باز در افاقت می آمدے ماحضر مجلسیان عرضداشت میکردندے کہ یا حضرت چندان گریہ میکنی و دیگران را در گریہ می آری چندان اثر گریہ موثر میشود باعث آن گریہ چیست و در مقام کیست بزبان مبارک فرمود کہ چون مرا این آیت کریمہ یاد می آید وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون مرا در گریہ می آرد چرا کہ ازین بیچارہ ناچارہ از حاجی ہیچ نمیشود ازان سبب دایم در مصیبت مے باشم۔

نقل است چون فقراء و اہل دنیا برائے حصول دولت پابوس و مجالس شریف و محفل منیف مے آمدے اہل دنیا را برا ہل فقراء بالا نہ نشاندے چونکہ فقراء رخص می شدے خاکپائے ایشان گرفتے و بر روئے مبارک خودہا می مالیدے و میفرمودے الٰہی از خاکپائے ایشان درویشان مارا یکے از ایشان گردانی و حضرت شیخ حاجی شریف زندنی چندان در سماع اشواق و اذواق می داشتے و ہیچ خبرے از ہستی خود نداشتے و ہرکس کہ در مجالس شریف حاجی شریف زندنی حاضر شدے او ہم از اہل سماع میشدے

نقلست چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الموحدین شیخ الاسلام مقتدائے اولیاء عظام حضرت خواجہ حاجی شریف روز دوشنبہ بتاریخ دوم شہر رجب المرجب بعد ادائے نماز چاشت جان بجانان سپردند۔ صد و بست سالہ عمر مے داشت ؛

فصل در بیان حالات حضرت خواجه قطب الاسلام مودود چشتی رحمة الله

فصل [١٨] هیژدهم در بیان خوارق عادات وتاریخ اعراس حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری ست منقول است ـ نقل است قطب الاقطاب آنسرور مشائخ کبار آن بادشاه اولیاء نامدار حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی مدت طویله وبعیده سی سال شبهائے بیدار انیس خلوت سرائے اسرار حضرت پروردگار وریاضات ومجاهدات شاقه وکنس وجود کرده در میادین فتوحات تجلیات لانهایات بروح پاکش رسیده وهر کرا بتوجهات وعنایات بطون وبنظر رحمت دیدے او هم صاحب نعمات باعظمات وصاحب کرامات گشتے وهر عزیزکه در رباط حضرت قطب الدین مودود چشتی سه روز متواتر مسکن نمودی تمامی امور چه دینی وچه دنیوی بروے مکشوف گشتے وهر مریدے که بیعت حضرت خواجه مودود چشتی کردے همان روز چه حجب ظلمانی وچه نورانی از میان مرتفع گردیدی ومحبوب حقیقی را بے پرده اشیائے مشاهده می نمودے ونظر آن مرید صادق از عرش تا تحت الثرائے افتادے ویکے از عارفان نامدار وکاملان صاحب وقار وور صفوف عاشقان وواصلان عالی مقدار شدے وغناء ذاتی بروے حاصل شدے که اِنَّ اللهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ وصف ایشان شدے و گاه بیگاه گرد دنیا ردنی نه گشتے ۔ نقل است قطب الموحدین خواجه قطب الدین مودود چشتی عالم علوم ظاهری بدرجه کمال بودند از وظائف شریعت نبوی بمقابله یکمو تفاوت وتجاوز نه کردے ودر مجاهدات طریقت گاہے جبان بدل نه شدے وهر قولے وفعلے که از حضرت [illegible] اول

از زبان گوہر نثار قطب الدین مودود چشتی فرمود کہ اے صوفی تو صوف پوشی تا الی در صفائی وکنس قلب نکوشی وتا الی نظر تو بر تو ظاہر است وچشم باطن تو بروشنی نرسیدہ فاما ظاہر چون در اہل سماع در سماع می آیند نشنیدۂ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاکیا عن ربہ تعالی یا احمد شراب الاولیاء اذا شربوا سکروا واذا سکروا طربوا واذا طربوا طابوا واذا طابوا وجدوا واذا وجدوا وصلوا واذا وصلوا اتصلوا واذا اتصلوا لا فرق بینی وبینہم وایشان از مقام درجۂ علی حاصل آید وہر کس ناکس چہ داند کہ اہل سماع در چہ مقام اند ونشناسند او را مگر اہل سماع کہ بدان مقام رسیدہ باشند۔

نقل است قطب الموحدین مودود چشتی وقتے کہ در تواجد آمدے ہر دو چشمہائے سوئے آسمان کردہ گاہے در خندان وگاہے در گریہ وزاری سینہ بکینہ بریان شدے واز غلبہ گریانی سینہ بکینیہ مبارکش تر شدے عزیزے عرضداشت کرد یا حضرت در عین حالت وجد گاہے خندان وگاہے درگریان می شوند باعث چیست از زبان دربار فرمود محب در وصال محبوب در عین حالت سماع ودر مشاہدہ دوست ودر معاینۂ انواعات اسرار محبوب بشادی طبیعت قلوب خندان میشود ومن ہمیشہ محبوب را میخواہم ومرا چنین در تجلیات لانہایات جلوہ می دہد کہ محب بغیر جمال محبوب ہرگز در یک لمحہ ودر یک لحظہ نیاساید ومحب را جز محبوب دیگرے نمی نماید وچون محب در عین وصال محبوب مخصوص بحظے است ودر آن عین حالت گریہ وزاری برائے ہمین است کہ مبادا نفس مثال بقاعدہ بشریہ عنصریہ کثیفہ صلصالیہ گردد واز ان حظے ولذتے

قرب مرا باز داشته بسوے عالم اکوان آرد پس بدان اے عزیز اگر اسرار
سماع بر شما ظاہر کنم علمار شریعت مرا فتوے برائے سوختنم دہند و ہمہ پیران
عظام ما اسرار سماع را پوشیدہ داشتہ اند و بر اہل سماع مخفی نیست۔
نقل است قطب الموحدین سید قطب الدین مودود چشتی وقتیکہ مرید و بیعت
پدر عالی مقدار صاحب وقار سید ناصر الدین شدند از زبان گہر نثار فرمود
اے قطب الدین باید کہ فقر و فاقہ کہ الفقر فخری نبی ماست اختیار کنی و انکشاف
مشکلات امور درویشی ہمہ در فقر است فخر خود شمارے ہر چند کہ درویش
فقیر تر است کار توی بعلو درجات تر است و سرور انبیار صلی اللہ علیہ وسلم
فقر اختیار کرد الفقر فخری وصف خود بلسان فصیح خود کرد و چون محمدؐ
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم از شب معراج بازگشتند و بعد ادائے نماز فجر
بدر گاہ رب العزت دعا خواست اللّٰھم احینی مسکینا و امتنی مسکیناً
و احشرنی فی زمرۃ المساکین و ہمہ پیران عظام فقر را فخر خود دانستہ
بمتابعت سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضےٰ رضہ اختیار کردہ و فقیران
و طالبان خدائے را دوست داشتہ اے قطب الدین مودود چشتی ہر کہ
فقیران و مسکینان را دوست دارد بر ناصیہ او اثر سعادت مندی است و
ہر کہ از فقیران احتراز کند و محتر ز بفقیران گردد یقین می دانی کہ بر ناصیہ او اثر
شقاوت بدی و بدبختی است و از صحبت آن شقی باید گریخت و چون سید
قطب الدینؒ مودود چشتی ہمہ نصائح پدر عالیمقدار صاحب وقار از دل و جان
قبول کردہ بلبل زبان را بذکر جہر چنانچہ رسم حضرت خواجگان چشت است

بیاد حق مشغول شدند و زخمات مشقات و جراحات مجاهدات اسفار منازل
محبوب را مرہم دل افگار مشتاقان بصد ہزاران ہزار اشتیاق می شمردندی و
طاؤس عرفان را بمیادین معرفت عرفان آلہی و بہ بستان مراقبہ در ہر ساعت
و در ہر لمحہ جلوہ دادی و ہر کہ برائے حصول دولت پابوس حضرت
قطب الدینؒ مودود چشتی آمدہ مشرف شدے باشراق باطن بطون حضرت
خواجہ ہمہ حقایق اورا بیان و عیان نمودے نقل است چون قطب الاقطاب سید
قطب الدین مودود چشتی در حلقہ بیعت سید ناصر الدین شدند مدت
بیست سال در زاویہ دار ہوانست خدائے عزیز کریم غفار نشستہ بریاضات
مجاہدات بہ بستان معرفت آلہی دل خود را منور بانوار تجلیات لانہایات
میکردی و ہر روز دو ختم قرآن مجید می کردے و بعد از پنج شش روز
بمجاہدات شاقہ نفس را گوشمالی فاقہ دادہ روزہ افطار کردے و بلبل زبان
را بذکر جہر از حد افزون گویان کردے و سید قطب الدینؒ مودود چشتی از زبان
مبارک بارہا فرمودے آن مقامیکہ قرب ذات محبوب حقیقی من می دارم ہیچکس را
درین مقام مقابلہ خود نہ پندارم و تا الی خرقہ خلافت محمد مصطفےؐ و علی المرتضےؓ و
پیران عظام در برنکردہ ام و قایمقام ایشان نہ شدہ ام و مقام عارفان مقام عالی است
نقل است حضرت قطب الدینؒ مودود چشتی بعد از امضائے ارادت
بیست سال سید ناصر الدین خرقہ خلافت محمد مصطفےؐ و علی المرتضےؓ و پیران
عظام بحضرت سید قطب الدینؒ مودود چشتی پوشانید و نائب مناب بر جادہ
سجادہ ارشاد خود گردانید و بلسان فصیح چند نصائح فرمودے قطب الدین

خرقہ خلافت کسے بپوشد گاہے جنبان دل بریاضات و مجاہدات نشود و از غل و غش پاک و مصفا باشد ممدوح و مذموم نزدیک او یکے باشد بعد ہذا سیّد ناصر الدین اسم اعظم کہ از پیران عظام رسیدہ بود بحضرت قطب الدین مودود چشتی را تعلیم ساخت و ہر علمے از عوالم الٰہی کہ در جہان بود از برکت وعظمت آن اسم اعظم منکشف گردید و خلایق الٰہی را بمطابق این حدیث اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ الشَّفَقَۃُ بِخَلْقِ اللّٰہِ تواضع بسیار کردی حتی کہ بعجز و انکساری نفس غلامان و کنیزکان خود را سلام کردے و کسے بر سلام حضرت قطب الدینؒ مودود چشتی سبقت نبردے و باہمہ کس تعظیم و تکریم پیش آمدے روزے یک عزیزے پرسید اے قطب الدینؒ غلامان و کنیزکان را اسلام کردن و بتواضعات چندین پیش آمدن چہ باعث است از زبان دُر بار فرمود سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم در شب معراج از عالم کثیف بعالم لطیف عروج نمودند اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ اوّل سلام بحبیب نبی خود گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس بدان اے عزیز اللہ سبحانہ وتعالےٰ از ہمہ سرور است و بادشاہ ہمہ بادشاہان است اوّل سلام گردانیدہ خود را و نیز خصوصاً خاصہ نبی شفیع ما است مرصحابہ رضوان اللہ علیہم را اسلام کردے و گاہے کسے سبقت سلام بر حضرت نکردے **نقل است** قطب الموحدین خواجہ مودود چشتیؒ شیخ کامل و عارف واصل بود و نظر پاکش از عرش تا تحت الثرا افتادے و ہر علیلے و مریضے کہ در نظر پاکش گذشتے فی الحال از فرش امراض بعرش صحت رسیدے

خرقہ خلافت کسے بپوشد گاہے جنبان دل بریاضات و مجاہدات نشود و از
غل و غش پاک و مصفّا باشد ممدوح و مذموم نزدیک او یکے باشد بعد ہذا
سیّد ناصر الدین اسم اعظم کہ از پیران عظام رسیدہ بود بحضرت قطب الدین
مودود چشتی را تعلیم ساخت و ہر علمے از عوالم الٰہی کہ در جہان بود از برکت
و عظمت آن اسم اعظم منکشف گردید و خلایق الٰہی را بمطابق این حدیث
اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ الشَّفْقَۃُ بِخَلْقِ اللّٰہِ تواضع بسیار کردی حتی
کہ بعجز و انکساری نفس غلامان و کنیزکان خود را اسلام کردے و کسے بر
سلام حضرت قطب الدین مودود چشتی سبقت نبردے و با ہمہ کس تعظیم و
تکریم پیش آمدے روزے یک عزیز پرسید اے قطب الدین غلامان و
کنیزکان را اسلام کردن و بتواضعات چندین پیش آمدن چہ باعث است
از زبان دُر بار فرمود سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم در شب
معراج از عالم کثیف بعالم لطیف عروج نمودند اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ
اوّل سلام بحبیب نبی خود گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ پس بدان اے عزیز اللہ سبحانہ وتعالےٰ از ہمہ سرور انست
و بادشاہ ہمہ بادشاہانست اوّل سلام گردانیدہ خود را و نیز خصوصاً خاصہ
نبی شفیع ماست مر صحابہ رضوان اللہ علیہم اسلام کردے و گاہے کسے سبقت سلام بر
حضرت نکردے **نقل است** قطب الموحدین خواجہ مودود چشتی شیخ کامل و
عارف واصل بود و نظر پاکش از عرش تا تحت الثرےٰ افتادے و ہر
علیلے و مریضے کہ در نظر پاکش گذشتے فی الحال از فرش امراض بعرش صحت رسیدے

و در ملفوظات قطب الاقطاب شیخ فرید الحق والدین مسعود اجودھنی منقول است
آنروز که حضرت قطب الدین مودود چشتی ازین عالم فنا بعالم بقا رحلت خواهند فرمود
آنچنان بود بخدمت عالی متعالی حضرت نشسته بودم و هر اندام مبارکش قدرے
تکسر بود اما بطرق منتظرے که کسے بر شاهراه نشنید نشسته بودند الغرض درین
اثنائے مردے با هیبت و عظمت اندر در آمد ولا یراه علیه اثر السفر
یعنی دیده نمیشود بر او علامت سفر و از مایان کسے نه شناخت که کیست و از
کجا است و کاغذ تحریر از حریر بر دست نهاده پیش حضرت عالی درجات و
آن ملکی صفات آمده آن کاغذ بر دست خواجه داد همین که خواجه مطالعه
فرمود و دران کاغذ تحریر اسم الله بود و می بینیم که ازان شیرین زبان نام
الله گویان جان مبارکش در قلب نماند همچنین غلو در عالم اکوان افتاد که خواجه
مودود چشتی درین عالم کون و مکان نماند و چون حضرت خواجه را غسل داده
جنازه کردند و هیچکس را یارائے و مجال آن نه که جنازه حضرت برگرفته بسوئے مقام
برده مقبره نمایند و همه مردمان در عالم تحیر حیرت زده بماندند همین که یک
زمان گذشته بود صدائے صعب و مهیب آمدن گرفت و همه خلایق از هیبت
آن صدائے مهیب یکطرف شدند و درین ضمن مردمان غیب آمده نماز جنازه
کردند بعد ازان که خلایق منتظر ایستاده بود نماز ادا کردند بقدرت الٰهی جنازه
خود بخود در هوا شد و همه خلایق دنبال جنازه می رفت و در اینجا مشرکے
بت پرست بمجرد معاینه کردن این احوال حضرت مسلمان شد پرسیدند اے
مشرک چه دیدی که مسلمان شدی و زنار کفر خود شکستی آن مشرک جواب داد می بینم

که جنازه حضرت قطب الدینؒ مودود چشتی را ملایکه افواج بر هوا کرده می
بُردند و جاے نمی یابند گفتم سبحان الله در دین محمد مصطفٰے صلے الله
علیه وسلم اینچنین مردان خدا هستند - تاریخ وفات آن قطب الاقطاب آن سرور
مشایخ کبار آن بادشاه اولیاے نامدار قطب الحق والدین مودود چشتی روز
پنجشنبه بعد اداے نماز ظهر و غرّه رجب المرجب سنه سبع وعشرین وخمسه
مایته چند روز ذات ملکی صفات ایشانرا زحمت مزاحم شد در اثناء زحمت
مردے با هیبت بیامد آن پاره حریر را بر چشم مبارک نهاده جان بجانان
سپردند الحمد لله علی ذالک

فصل ۱۹ در بیان ناصرالدین ابو یوسف چشتی

فصل نوزدهم [۱۹] - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس از طبقات
چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول ست.

نقل است قطب الاقطاب آن قطب المشایخ و آن عالم علما و آن سید
اصفیاء سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی درویش عظیم با عظمت صاحب
عنایت و ولایت و اکرام با کرامت و مرتضی با ریاضت و در مجاهدات لانهایات
بود و موانست با فقرا داشتے و از دل و جان خدمت خادمانه درویش
دلریشان کردے و شراب وصل و محبت عشق محبوب حقیقی چشیده بود هر که
سه روز صحبت صاحب مصاحب سید ناصر الدینؒ شدے یکے از کاملان و
واصلان و با عظمت و کرامت شدے. **نقلست** شیخ شبلی مرید و خلیفه حضرت
شیخ جنید بغدادی قدس الله سره براے حصول دولت پابوس سید ناصر الدین
را مشاهده کردی چندان اشواق و اذواق در سماع پیدا شدی حتی که در تواجد آمدے

روزے یک عزیزے پرسید اے شبلیؒ بمجرد دیدن دیدار فایض الانوار سید
ناصرالدین در سماع آیند بے طاقت و بیقرار شوند چہ باعث است شیخ شبلیؒ جواب
داد اے عزیز صاحب تمیز اللہ سبحانہ و تعالیٰ درباب سید ناصرالدین مواہبات
انوار تجلیات لانہایات عطا کردہ ناگاہ بدیدن روئے مبارکش مرا سرے از
اسرار الٰہی والہ و دیوانہ مثل پروانہ گرداند من بمجرد مشاہدہ اسرار محبوبؒ تواجد می آیم۔
نقل است قطب الموحدین سید ناصرالدین ابو یوسف چشتیؒ در طلب علم بود
عالم علوم ظاہری کسے مثل ایشان نبود روزے بخدمت سید ابو محمد زاہدؒ سوال
از چند کلمات مشکلات از مسئلہ نمود سید ابو محمد زاہد جوابش دادند ساکت ماندند خاطر
خود را مثل آن کسے کہ اول مرتبہ از معلم بر تختہ کودکی حروف تہجی بخواند از نادان
تر یافت سید ناصرالدینؒ بمجرد معاینہ کردن حقایق کمالات در سلک مریدان گرویدؒ
سید محمد زاہدؒ فرمود اے ناصرالدین ہفت مرتبہ از صدق دل نامم بگو و سوئے
آسمان نظر کن سید ناصرالدین ہمچنان کرد نظر سید ناصرالدین از عرش تا تحت الثریٰ
افتاد ہمہ حجب ظلمانی و نورانی از میان مرتفع گردید عجائبات و غرائبات انوار
تجلیات لانہایات معاینہ نمود بعد ہذا سید ابو محمد زاہدؒ اسم اعظم از حضرت
خواجہ خضر علیہ السلام رسیدہ بود سید ناصرالدین را عطا نمودند و اجازت داد
علی الدوام وظایف خود گردانی و از عظمت این اسم اعظم علم لدنی بر تو منکشف
خواہد شد و سید محمد زاہدؒ از زبان گوہر نثار فرمود اے ناصرالدینؒ فقر و فاقہ
اختیار کنی و فقر و فاقہ خصوصاً خاصہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ است
و ہمہ پیران عظام ہست و تو ہم مبادا ہرگز ہرگز از این فقر و فاقہ جنبان دل نشوی

نقل است قطب الموحدین سید ناصر الدینؒ ابو یوسف بعد ارشاد چہاردہ سال
بریاضات و مجاہدات بلبل زبان را بذکر لا الہ الا اللہ گویان گردانید و
بعد امضائے سہ و چہار روز افطار کردے و جامہ نو گاہے نپوشیدے و
دُنیا و اہلِ دُنیا را دوست نداشتے با فقیران علی الدّوام محبّت داشتے۔

نقل است قطب الموحدین سید ابو محمد زاہد چشتی بعد امضای چہاردہ
سال و بعد ریاضات و مجاہدات تمام سید ناصر الدین را خرقۂ خلافت کہ از
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰؓ و از پیران عظام رسیدہ بود
عطا نمودند و بر جادہ سجادہ ارشاد نشاندند و از زبان در بار فرمودائے
ناصر الدین خرقۂ محمد مصطفےٰ و علی المرتضےٰ و پیران عُظام پوشیدے شرم
داری و قدم بر قدم ایشان روی و پیران ایشان کنی و خود را از ہمہ کہتران و
ہمہ خلایق الٰہی را از خود مہتران شناسی سید ناصر الدینؒ ہمہ نصایح پیر خود قبول کرد
فقر و فاقہ قبول کرد حتی کہ در خانہ سید ناصر الدین پنج و شش فاقہ گذشتے
تارک دنیا دنی بود و با اہل دُنیا گاہے متکلم بکلام نشدے +

نقل است قطب الموحدین سید ناصر الدین چشتی را وقتے کہ در سماع اشواق
و اذواق از اسرار انوار الٰہیات لانہایات پیدا شدے چندان گریان و
بریان شدے گویا کہ سینہ مبارکش پارہ پارہ و قطرہ قطرہ گردد چون سید
ناصر الدین جذبہ بار عام بزبان گوہر نثار فرمودے ہر کہ در صحبت او در آید
صاحب نعمت با عظمت و کرامت گردد و در ان شہر یک فاسقے بفسق و فجور
خود چندان مشہور و معروف بود ہمچو تقی کہ در عہد حضرت مریمؑ بود بمجرد معاینہ

کردن حضرت جبرائیل علیہ السلام را حضرت مریمؑ را دید و شناخت کہ تقی فاسقے درآمد درین اوقات کہ من برہنہ نشستہ ام و گفت حضرت مریمؑ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا و در آن عہد ہر شخصے کہ سخنان شنیعہ فسق و فجور او شنیدے ہزار ہزار استغفار فرستے ناگاہ این اخبار آن صاحب اسرار بگوش ہوش آن فاسق رسید ہر کہ در صحبت سید ناصر الدینؒ و صاحب نعمت با عظمت و کرامت و صاحب ولایت گردد آن فاسق در سماع سید ناصر الدین حاضر شد و در ہمین حالت وجد نظر میمون بر آن فاسق افتاد و آن فاسق را از مواہبات الہیات و توجہات لانہایات سید ناصر الدینؒ جذبہ الٰہی پیدا شد و مجذوب گشت و ہمہ حقایق مخفیات الہیات از عرش تا تحت الثریٰ بروے منکشف گردید و خلوت اختیار نمود و یکے از عارفان کبار نامدار گشت نقل است شخصے بخدمت سید ناصر الدینؒ عرضداشت کرد یا سید ناصر الدینؒ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ چرا توبہ از سماع نمودند پس معلوم شد امرے ناشائستہ از شیخ بوقوع آمدہ باشد کہ ازان توبہ کرد از زبان دربار فرمود کہ شنیدہ ام از شبلی مرید رشید شیخ جنید بغدادی اغلب اوقات با ما ظاہر نمودے کہ پیر ما جنید بغدادیؒ توبہ از برائے ہمین کردہ است کہ فقد الاخوان و دران ایام خجستہ فرجام مثل جنیدؒ از اہل عرفان و حالت سماع دران مجالس شریف و محفل منیف کسے نبود و شبلی ہم حاضر نبود بلکہ منازلات و قطع مراحلات اسفار حج از عزہ حج اختیار کردہ بود چون جنیدؒ بغدادی احوال حاضر مجلسیان معاینہ کرد کہ درین محفل یاران موافق نماندند

وکسے کہ ہست در مبادی سیر و سلوک بریاضات و مجاہدات در سلوک اند و بحضور ایشان حضرت جنیدؒ سماع خود را الیق و انسب ندید کہ در سماع آیند مبادا سالکان از سیر و سلوک باز مانند و سید ناصر الدینؒ قسم بر زبان مبارک راند و فرمود اگر این بیچارہ در مجالس شریف و محفل منیف جنید بغدادیؒ حاضر شدے و جنیدؒ در رقص آمدے ہرگز تائب و توبہ نکردے اوّل باید کہ طرق پیران عظام آنست کہ در مجالس سماع اہل فسق و فجور را جائے نہ دہند و ہمہ صاحب بریاضات و مجاہدات باشند الیق و انسب سماع نفس پرستان و ہوا پرستان نشوند کہ سماع مناسب اہل دل است زاکہ دل ایشان از ہمہ اشیاء مردہ باشد و از غلبہ اشتیاق ربانی جویان و پویان حال سبحانی شدہ باشند و باز از زبان فرمود عاشقان سرے کہ در سماع یابند صد سال در خلوت نیابند اگرچہ شب و روز در وصال محبوب حظے و لذتے یابند و مقام اہل سماع مقامیست معلّی جز خدائے حق سبحانہ و تعالی این اسرار دل اہلِ سماع کسے ندارد۔

نقل است چون عمر عزیزش در دنیا تمام شد وفات آن قطب المشائخ آن عالم علماء و آن سید اصفیا ناصر الحق والدین خواجہ ابو یوسف چشتی روز جمعہ بوقت صباح سیوم شہر رجب سنہ تسع و تسعین و اربعہ مائۃ جان بجانان سپردند۔

فصل ۲۰ بیستم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ منقول است۔

فصل در ولادت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ

نقل است قطب المشائخ والفقراء و آن مالک ائمہ و علماء خواجہ ابو محمد زاہد چشتی عارف باللہ بود علوم ظاہری و باطنی کمال بر کمال داشت و در ریاضات و

مجاہدات شاقہ عارف ربانی و درحریم محرمیت اسرار الانوار الہیات است سبحانی بود۔
نقل است قطب الموحدین سید ابو محمد زاہد در جسم مادر شریفہ بود و بعد
امضائے چہار ماہ شعر انشانا خلقاً آخر رسید بوقت تہجد علی الدوام ذکر
لا الٰہ الا اللہ بگوش ہوش مادر شریفہ رسیدے روزے بر مادر شریفہ این حقایق
معلوم شد کہ در ممکنات ظہور نور وجود اللہ سبحانہ و تعالےٰ در وجود ابو محمد زاہد
موجود گشتہ منکشف گردید بحضرت قطب الموحدین سید ابو محمد احمد ابدال این
حقایق اظہار کرد از زبان درربار فرمود کہ مرترا ھنیئاً مریئاً باد در شکم تو
فرزند ارجمند و سعد اسعد و عارف معارف آلہی بمقتضائے حدیث السعید
من سعد فی بطن امہ پیدا خواہد شد و ہر مرتبہ کہ سید ابو محمد ابدال
بدولتخانہ ابو محمد زاہد تشریف ارزانی داشتے و گفتے السلام علیک
یا ولی اللہ انت خلیفتی یعنی مادر شریفہ بخدمت سید ابو احمد ابدال
عرضداشت کرد یا شیخ ہنوز در شکم است خدا داند حق جل و علےٰ کہ خلقت
او از رجل است یا نساء و ارادت حضرت قبول کند یا نہ۔ سید ابو احمد ابدال
جواب با صواب داد اللہ سبحانہ تعالےٰ بذات محبان خود ہا چندان قوت
منفخ ساختہ در یک لمحہ از عرش و فرش بگذرند و حالانکہ من در لوح محفوظ
دیدہ ام او مرد از مردان حقیقت و او شیر از شیران نبرد است و نامش
ابو محمد زاہد است و خلیفہ من از و خاندان چشت اہل بہشت روشن خواہد شد۔
نقل است قطب الموحدین ابو محمد زاہد دران شب ہمایون کہ از بطن مادر
شریفہ در عالم کون و مکان با جسام لطیفہ بظہور آیند ہمان شب میمون سید

ابو محمد احمد ابدال در معاملات مجالس شریف و محفل منیف حضرت محمد مصطفی و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر بودند سرور انبیاء فرمود اے سید احمد امشب فرزندے ابو محمد زاہد از عالم بطون بعالم ظہور خواہد آمد ہفت مرتبہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ باواز بلند بلسان ارجمند خواہد گفت و بسمع ماحضر مجلسیان صدائے لطیفہ خواہد رسید و بگوش ہوش ابو محمد زاہد سلام علیکم طبتم فادخلوھا خلدین رسانی و بگوئی کہ تو ہم نام مائی و بریاضات و مجاہدات کہ جاھدوا فی اللہ حق جھادہ این امر بند نمودہ مثل عاشق لبیک لبیک گویان درآئی و یکے از عارفان ربانی و واصلان سبحانی خواہی شد سید ابو احمد ابدال بیدار شدند ہمون معائنہ نمود کہ در معاملات بحضور سرور انبیاء دیدہ بود فرزند ارجمند سعادتمند پیدا شدہ ابو محمد زاہد ہفت مرتبہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ باواز بلند گفتہ و ہمہ ماحضر مجلسیان شنیدہ در تعجب ماندند فی الحال ابو احمد ابدال وضو جدید کردہ دوگانہ شکرانہ ادا ساختہ بخانہ مادر سید ابو محمد زاہد درآمدند مطابق امر مادر شریفہ دایہ بداماں کردہ کہ آن دامان بہنگام طفلی خوش بہشتی بود چنانچہ شاعرے فرمود ؎

طفلی و دامان مادر خوش بہشتی بودہ است	چون بپائے خویش گردیدیم سرگردان شدیم

بخدمت سید ابو احمد ابدال آوردند سید ابو احمد گفت السلام علیک یا محمد ولی اللہ سید محمد زاہد گفت وعلیکم السلام یا سید ابو احمد چشتی قل ما رؤیاک بھذا اللیل۔ سید ابو محمد احمد بگوش ہوش پیغام سلام سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رسانید و گفت صلی اللہ علیہ وسلم و

علی آله واهل بیته واصحابه اجمعین وسید ابو احمد ابدالؒ دست بدعا
بجناب حضرت محمد وعلی برداشت وگفت ابو محمد زاهدؒ یکے از مشایخان کبار
وعارفان نامدار وعاشقان بلند وقار خود گردانی واز شر شیطان الرجیم دامن و
امان اے رحمٰن رحیم خود داری وحافظ وناصر توئی ہاتف آواز داد
اے ابو احمد حافظ ومعین در جمیع امور دین محمد زاهد منم وشیطان الرجیم
گرد رباط آن کریم نگردد ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔ نقل است قطب الموحدین سید
ابو محمد زاهدؒ در شب عاشوره که بعالم ظهور آمدند بوقت صبح مادر شریفه شیر می داد
قبول نکرد واز دهن مبارک بیرون می افتاد ودر گریه شدے مادر عزیزش
مضطرب شده بخدمت معلے سید ابو محمد احمدؒ بدامان دایه کرده فرستاده و
عرضداشت کرد یا سید ابو احمد امروز مونس دل وثمره فواد سید ابو محمد زاهدؒ شیر مادر
قبول نمی کند اگر می دهند در گریه می شد ہاتف آواز داد اے سید ابو محمد احمد ابدال
دوست ما روزه دار است امروز روز عاشوره همه دوستان ما روزه دارند
این چگونه شیر مادر قبول کند سید ابو احمد شاد وخندان شد مادر عزیزش را
متنبه ساخت فرزند ارجمند تو امروز روزه دار است ومتابعت همه
عارفان نامدار ودوستان عالی مقدار کرده که امروز عاشوره است ۔
نقل است قطب الموحدین سید ابو محمد زاهدؒ چهار سال وچهار ماه وچهار روز
نوبت رسید مادر عزیزش برائے شادی بسم اللہ چنانکه رسم کودکان مسلمانان
است پارچه نو پوشانیدند وقوالان دف زدند بخدمت معلی سید ابو احمد ابدال
فرستاده وچون سید ابو احمد خواست که بر تخته بسم اللہ بنویسم ناگاه از عالم

غیب غیب الغیب بحسن سبزی وخط سبزی نوشته که در متن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا وَّفَهْمًا کَامِلًا بہ پیش سید ابو احمد ابدال افتاد و ہاتف آواز داد اے سید ابو احمد این خط سبزی از عالم غیب بقدرت کامله وبحکمت بالغه ماست سید محمد زاہد را تعلیم کن چون مطابق امر معلّٰے حضرت مجدد علی سید محمد زاہد را گفت بگو بابا جان عزیز من بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سید محمد زاہد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخواند وچون به اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رسید بیهوش افتاد بعد ساعتے چند بعالم صحو آمدند سید ابو محمد پرسید که بابا چرا بیهوش شدی گفت یا سیدا چون به اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رسیدم انوار تجلیات با عظمت وهیبت از دہن من بر آمد وبمجرد مشاہدۂ آن نور بهوشم نماند نوعے فنا مرا حاصل شد بر زمین افتادم سید ابو احمد ابدال جواب داد که آن از فیوضات اسرار الہیات بود و در ہر دلی که کنوز اسرار انوار حضرت باری نہند آن دل منور بنور عالم ربانی گردد۔ الحمد للّٰہ علی ذالک **نقل است** روزے قطب الموحدین سید محمد زاہد از خانه بیرون درآمد خواست بخدمت معلم رفته سبق بخواند در میه راه حضرت خواجه خضر علیه السلام ملاقی شدند حضرت خواجه خضر گفت اے سید محمد زاہد هنیئًا وصریئًا مر ترا باد امروز بامر الٰہی بتو رسیدم تا ترا علوم مقدس ومعلّٰے تعلیم کنم سید محمد زاہد حصول دولت پابوس خواجه خضر فرمودند وفرمود که ہر چه امر الٰہی است بیاموز خواجه خضر علیه السلام اسم اعظم تعلیم کرد ہمه علوم ربانی چه در کلام مجید و عالم احادیث وچه در توریت وانجیل وزبور بود فی الحال

منکشف گردید و در خانه آمد مادر عزیزش پرسید اے سید محمد زاہد امروز چه خواندی
که از مکتب خانه معلم زودتر آمدی جواب داد یا حضرت والده آنچه که امروز خوانده ام در
تخته معلمان نمی گنجد مادر عزیزش علم بر کمال داشت فی الحال مصحف مجید و کلام حمید
کشاده پیش سید محمد زاہد نهاده فرمود که آیتے چند بخوان سید محمد زاہد چند آیت
از قرآن مجید و معانی آن آیت ها از هفت بطن بیان و عیان نمود مادرش
خوشحال شد و فرمود اے جگر گوشه امروز این تعلیم از که یافتی سید محمد زاہد گفت
حضرت خواجه خضر علیه السلام بامر الٰهی مرا آمده تعلیم کرد و رفت۔

نقل است که چون قطب الموحدین سید محمد زاہد بهفت سالگی رسید سید ابو محمد
ابدال فرمود که شب را زنده داری و بذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اشتغال داری بمطابق
امر معلے آن مرشد نامی و عارف سامی همه شب بمجاهدات بیدار و بلبل زبان
بذکر جهر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه گویان گردانید آن عالی وقار و چون سید محمد زاہد
بده سال رسید سید ابو احمد مرید خود و در حلقه بیعت گردانید و فرمود اے
سید محمد زاہد فقر و فاقه اختیار کنی و صحبت با فقیران و مساکینان داری و از دنیا
و اہل دنیا پرہیزی و از ایشان اعراض کنی بعد ارشاد دوازده سال بمجرد ریاضات
و مجاهدات در محبت محبوب را محب صادق در صد فے لی می پروانید و بعد امضائے
هفت روز افطار کردے و بشل شاہوار زہد تاج عبادت بر سر نهاده اندرون
حجره سجدات شکری کردے و زخمات مشقات و جراحات مجاهدات اسفار منازل
محبوب را مرہم دل افگار مشتاقان بصد ہزاران ہزار اشتیاق می شمردندے
حتی که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت که آنجا

ذات بحت است عبور فرمودند و سید ابواحمد ابدال بعد اصفائے دوازدہ سال
تا برسیدن علو درجات خرقہ خلافت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضٰے
کہ از پیران عظام رسیدہ بود بسید محمد زاہد را پوشانیدہ و نائب منیب
جادہ سجادہ ارشاد خود گردانید و سید محمد زاہد را بسمت قبلہ ایستادہ کردہ
دست دعا برداشت و گفت الٰہی محمد زاہد چشتی را خرقہ خلافت حبیب تو
نبی تو و علیؓ ولی تو و پیران عظام مقرب بساط تو پوشانیدہ ام محمد زاہد را در امور
درویشی و علی الدوام پیالہ محبت نوشی مسلم و مستحکم داری تا فردائے قیامت از روئے
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰؓ و پیران عظام
شرمندہ نگردانی ہاتف آواز داد محمد زاہد یکے از دوستان ہست ہر کہ
محمد زاہد را دوست دارد او را نیز در بہشت برم سید محمد زاہد ہمہ نصائح
پیر کبریت احمر بدل و جان قبول کردہ بگوشۂ یاد حق مشغول شدند۔
نقل است قطب الموحدین سید محمد زاہد از ان یومے کہ خرقہ خلافت یافت
علی الدوام از خوف و رجا خود را در گریہ و زاری شتافت پرسیدند اے
سید محمد زاہد باعث چندان گریہ چیست از زبان گوہر نثار فرمود در رحم مادر
اللہ سبحانہ و تعالیٰ تا بخوردگی مرا نواخت الحال مبادا حاکم قضا و قدر آخر
کارم چگونہ سازد وست زرد دین ہمہ پیران را محاسن ہمہ در خون خضاب ست
ہاتف آواز داد اے محمد زاہد نالہ و زاری مکن تو برگزیدہ حضرت
مائی ما گریہ و زاری دوستان خود را دوست مے دارم۔
نقلست روزے قطب الموحدین سید محمد زاہد در مجالس شریف و

محفل منیف سید احمد ابدال حاضر بودند قوالان ابیات ودست در تار
تنبور نرنک خوش می راندند درین ضمن سید محمد زاہد را حالتے وجد پیدا شد
وبہفت روز بعالم صحو نیامدند بعد امضائے ہفت روز سید احمد ابدال قوالان
رامنع کرد کہ خاموش باشید مبادا شہباز لاہوتی از دنیا پرواز کند مطابق
امر معلّے قوالان ساکت شدند ہمین کہ از غیب الغیب از عالم غیب
یکصدائے پر از نغمات دلربائے دران رباط برآمد ہمہ حاضر مجلسیان
درسماع آمدند سہ شبانروز دیگر در تواجد ماندند مگر بوقت نماز صلوۃ مکتوبہ
وسنن میگذاردند سید ابواحمد گفت اے محمد زاہد سماع سریست
از اسرار محبوب پوشیدہ باید داشت اگر من این اسرار سماع را ظاہر و
ہویدا کنم ہمہ عالم مبتلا بسماع گردد زہے مقام بلند وخہے درجات مستند
کہ اہل سماع دارند کہ بران اسرار والہ و دیوانہ مثل پروانہ درسماع آیند۔

نقل است عمر عزیز آن قطب الموحدین یک صد وہفت سالہ بود و
وفات آن قطب المشائخ والفقراء آن مالک ائمۃ العلماء وآن ملجاء
العباد والاوتاد آن برگزیدہ حضرت رحمان خواجہ محمد زاہد روز یکشنبہ
غرہ جمادی الآخر سنہ خمسہ وسبعین وثلثمایۃ جان بحق تسلیم کرد۔

فصل بست ویکم ۔ دربیان خوارق عادات وتاریخ اعراس از طبقات
چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقل است** قطب
الاقطاب آن عمدہ ابرار آن درعزم سعد اسعد ابواحمد ابدال چشتی عارف کامل
بمشاہدات ومکالمات حضرت حق شامل وبہر کہ نظر رحمت انداختے ادہم صاحب

عرفان شدے۔ **نقل است** روزے قطب الموحدین سید ابو احمد چشتی بمیادین
کہ پُر از خطرات خطر راہ معاندان دین بود تشریف شریف ارزانی داشت
و دران میادین یک جماعت کافران وہمہ مایہ شرار ساکنان آنجامی بودند
وہر مُسلم کہ دران بادیہ گذر کردی لباس کافران پوشیدہ از خوف جان عزیز
خود را مُسلم نگفتے واسلام خود را از خوف کافران اختفا داشتے وعلی الدوام
آن کافران برائے امتحان چند کس مُسلمانان را زندہ در آتش انداختندے وگفتندے
کہ این مُسلمانان کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میگویند واز سبب
این کلمہ از آتش نجات یابند چون سید احمدؒ چشتی دران میادین رسید
جماعت کافران مایہ شریر ہر دو دست مبارک سید ابو احمدؒ گرفتہ بے ادبانہ وا
گفت کہ تو مُسلمانے۔ قطب الموحدین کلمہ مبارک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ بر زبان مبارک جریان ساخت وفرمود کہ من مسلمانم اے جماعت
کفاران شریر قسم لات وعزا خوردند کہ ترا ہرگز ہرگز زندہ نگذاریم ودر آتش
اندازیم کافران شریر بغضب آمدہ وآتش را پُر از شعلہ ہائے افروختند وگفتند
اگر مُسلمانے درین آتش بیا قطب الموحدین جواب دادا اے کافران آتش
برائے مشرکان وبت پرستان وکافران ہست ونہ برائے مسلمانان و
عارفان است سید ابو احمد ابدال فی الحال در آتش در آمدند ومصلا فراز کردہ
بہ نماز اشتغال نمودند وآن انبار شعلہ ہائے مثل گلزار حضرت ابراہیم
خلیل اللہ شدند وچون کافران عظمت وکرامت مشاہدہ نمودند دہ ہزار مرد
وزن کہ بودند ہمہ مُسلمان شدند وعنقریب دو صد کافران بیعت بسید

ابو احمد ابدال نمودند و هر یکے ولی اللہ صاحب عرفان شدند۔
نقل است روزے قطب الموحدین بر لب قعر دریا می گذشت اتفاقاً کشتی یافت ونہ ملاحے و ہفتاد و نہ جماعہ فقرا ہمراہ حضرت ابو احمد ابدالؒ بودند از زبان گوہر نثار فرمود ہمہ بیائید حلقہ زدہ ذکر اسم اللہ گویان درین قعر دریا درگذریم سید ابو احمد ابدال دران قعر دریا مثل برق درگذشتند و پایش تر نہ شد و عنقریب بیست و چہار بُت پرستان و مشرکان بر لب دریا منتظر کشتی و ملاح ایستادہ بودند چون با عظمت و کرامت سید ابو احمد ابدال و معاینہ نمودند آن بُت پرستان نعرہ زدند یا سید امارا راہے بنما تا از برکت صحبت پاک تو مُسلمان شویم از زبان دربار فرمود نام این درویش گویان درین دریا بصدق دل اسلام حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم راجویان و پویان بیائید و ہمہ مشرکان نام سید ابو احمد ابدال گویان دران دریا گذشتند از برکت نام ایشان پایش تر نہ شد و ہمہ مُسلمان شدند صاحب مصاحب جالس مجالس حضرت شدند و ہمہ کسان خانمان را ترک دادند و ہر یک از عارفان نامدار و و اصلان عالی مقدار صاحب ولایت و کرامت و اہل مکاشفہ شدند۔
نقل است روزے قطب الموحدین سید ابو احمد ابدال چشتی از خوف قہاری و جباری اللہ سُبحانہ و تعالیٰ در گریہ و زاری بودند یکے از مقربان حضرت عرضداشت کرد یا سیدنا و مولانا باعث چندان گریہ و زاری چیست دہر کرا می خواہید بیک نظر پاک بخدا تعالےٰ می رسانید از زبان دربار فرمود اے عزیز قصہ راہب برصیصا مگر بگوش ہوش تو نرسیدہ کہ بود شیخ کبیر اکبر

و هفتاد هزار مریدان صاحب ارشاد از برکت ایشان در هوا مشی می نمودند و
هر جا که میخواستے در عالم طیران شدے و برفتے و در عالم الٰهی بوده انه
یکفر و یدخل النار ناگاه بر جگرش از کلمهٔ کفر تیر قهاری از کمان جباری
رسید ازین جهان بے ایمان از دست لعین رفت و بلعم باعور یکے از واصلان
ربانی و مقرب بساط بارگاه سبحانی بود و هزاران هزار دوزخیان از برکت
ایشان از دوزخ خلاصی یافتند در علم الٰهی بود انه یکفر و یدخل النار
ناگاه نظر جباری بروے رسید ایمانش سلب شد - اے عزیز قصه هر دو بزرگواران
اظهر است پس گریه دوستان خداوند حق جل و علیٰ از خوف صفات قهاریست

زدر دین همه پیران ره را	محاسن ها همه در خون خضاب است

هر کرا بخواهد بنظر رحمت بیک لمحه مقرب بساط خود سازد و هر کرا براند بنظر
جباری و قهاری بیک لمحه براند - نقلست در خانه سید قطب الموحدین
ابو احمد ابدال رح سه گانه یا چهار گانه فاقه گذشتے و دود خانه از خانه بالا
نشدے و سوائے آب در خانه هیچ نیافتے و اسرار فقر خود را بحکم الفقر
فخری به ذات خود فخر داشتے و به هر کس و ناکس اسرار فاقه ظاهر نکردے
مدت سی سال خواب نکرد و پشت بر زمین ننهاد و از سبب مخالفت نفس
که اعدا عدوک نفسک التی بین جنبیک آب سیر نگشتے و جامه نیز
نپوشید و سوائے ژنده در بر نکردے نقلست قطب الموحدین سید ابو احمد
ابدال حافظ کلام ربانی و آیات علام سبحانی بودند چون سید ابو احمد ابدال رح
را حالتے و وجد پیدا شدے و بر همه مصاحبان مجالس شریف و محفل منیف

از حالت وجد شہود حضرت الذات است مدہوش وبیہوش افتادے حتی
کہ قوالان مست شدندے واز گفتن سرود ودست از تار تنبور ساکت ماندے
واز عالم غیب الغیب یک صدائے پر از شور مستی دلربائے بر آمدے
وہیچکس را از مجتہدان وعالم علوم شرائع نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جائے اعتراضے ودم زدن نبودے وشخصے شوخ شنگ سراپا جنگ از
از ملت فقرا وصلحا نا سعادتمند از تعصب شریعت بر سماع حضرت سید
ابو احمد ابدالؒ اعتراضے وانکارے بر زبان راندے روزے بسمع
ہمایون سید ابو احمد ابدال اعتراض وانکار آن شخص رسید باستماع سید
السادات در غضب آمدند ودست دعا بر داشتند وگفت الٰہی تو عالم السر
والخفیات است اگر ابو احمد بافعال شنیعہ وبدعت پیش آمد سزایش دہ
تا این بدعات نامشروعات باز آید اگر کسے برین افعال خجستہ فرجام پیران
عظام ما شنیعہ میگوید سزایش دہ بمجرد این دعا ہمدران ساعت سرخ باد
آن شخص را پیدا شد حتی کہ این نوبت رسید کہ انگشتہائے دست وپا بریدن
گرفت ہر چند بہ حکیمان وندیمان کہ دم جالینوسے زدہ بودند معالجہ در آمدند
بہ نشد آن امراض مزید علی مزید می شد۔ اللہ سبحانہ وتعالےٰ از غضب لسان
اولیاء اللہ در پناہ خود دارد ؎

جراحت نیزہ بہ گردد بہ دارد	ولی جرح اللسان التیت دارد

روزے آن شخص توجہ بحضرت رب العزۃ کردہ وبسیار شبہا زندہ داشتہ
وتلاوت قرآن مجید دران شبہا بسیار کردہ شبے از شبہائے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

را در خواب دید تضرع و زاری بسیار کرد اما سودش نه شد و گفت یا رسول الله
بموجب امر شریعت تو انکارے و اعتراضے کرده بودم الحال یا رسول الله دعا کن
ما ازین فرش امراض بعرشش صحت ازبرکت آنحضرت رسیم سرور انبیاء صلی الله
علیه وسلم بلسان فصیح و کلام صحیح فرمود اے نااهل سید ابو احمد چشتی سماع مے
شنود تو بر سماع وے انکارے می کنی حالانکه این انکار سماع تو بر سید ابو احمد
میکنی و این انکار سماع تو بر پیران اوست و انکار سماع پیران انکار سماع
ماست هر که انکارے و اعتراضے بر فعل ما کند همین سزاے ببیند برو به صدق دل و
بغیش و غسل در سماع ابو احمد حاضر شو تا به شوی اتفاقاً در رباط سید ابو احمد چشتی
دران روز سماع بود خود در تواجد بودند هر مریضے و علیلے بنظر حضرت شیخ
گذشتے ازیک نظر رحمانی به شدے آن شخصے بصدق دل دران رباط حاضر آمد
نظر مبارک سید السادات و اشرف النبذات سید ابو احمد چشتی بر وے افتاد
و از توجهات حضرت فی الحال ازین بلاے عظیم خلاصی یافت بعد مفروغ
شدن تواجد کل واحد علی مکانه یعنی پس آمدند هر واحد بر مقام خود ها از زبان گوهر
نثار فرمود این سماع خصوصاً حضرت پیران خواجگان چشت ماست خاصه
حضرت محمد مصطفے صلے الله علیه وسلم است و این اسرار الهی است عوام
نافرجام را ازین اسرار آگاهے و اطلاع نه **نقلست** قطب الموحدین سید
ابو احمد ابدال چشتی را در حالت سماع نورے از دهن مبارک خارج شده بالاے
آسمان می رفتے و همه حاضر مجلسیان این معامله معائنه کردندے و سید ابو احمد ابدال
چشتی را در هفت سالگی جذبه الهی و سکر طبیعت قلوب لاتناهی رسیده بود

و در مجالس شریف و محفل منیف قطب الاقطاب بالاتفاق خواجہ ابواسحاق حاضر شدے و در عین حالت وجد از زبان درربار فرمودے اے ابواحمدؒ در آے در سماع عاشقان و جانبازان تو ہم از اہل سماع ہستی۔

نقل است قطب الموحدین سید ابواحمد ابدالؒ در سیزدہ سالگی ارادت بامراد از اشارات بابشارات الٰہی تعالےٰ بحضرت شیخ ابواسحاق آن در دریاے معانی بالاتفاق آوردہ در حلقہ بیعت در آمدند و بعد تلقین علی الدوام بلبل زبانرا بذکر جہر لا الٰہ الا اللہ گویان گردانیدہ دہ سال بعد از ارادت در حجرہ چنان بریاضات و مجاہدات مشغول گشتند و طاؤس عرفان امیادین معرفت الٰہی ببستان مراقبہ ہر ساعت و ہر لمحہ جلوہ دادی و اسفار منزل محبوب را مرہم دل افگار مشتاقان بصد ہزاران ہزار اشتیاق می شمردے و بعد از امضاے یک ہفتہ نفس را از سہ لقمہ طعام زیادہ نداد ے سبحان اللہ در ایام خجستہ فرجام جوانی خود را چنان ساختہ و با حق سبحانہٗ و تعالیٰ ساختہ و آراستہ و دران حجرہ کہ مشغول بیاد حق بودند و آن حجرہ چنان منور بنور الٰہی بود کہ بے چراغ تلاوت قرآن مجید آن صاحب حمید میکردے و بعد از امضار دہ سال شیخ ابواسحاق خرقہ خلافت محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضےٰؓ و پیران عظام کہ رسیدہ بود بسید ابواحمدؒ را پوشانید و نائب مناب خود گردانید و فرمود اے ابواحمدؒ تو فرزند مائی ہر نعمتے کہ از پیران عظام بما رسیدہ بود بتو بخشیدم سرشیخ ابواسحاق شامیؒ دست سید ابواحمد ابدال گرفتہ روے سوے قبلہ کرد و گفت الٰہی ابواحمد را بتو سپردم

علی الدوام کار ابو احمد را حوالہ عنایات لانہایات خود گردانی ہاتف آواز داد اے شیخ ابو اسحاق ابو احمد دوست ماست وکنوز معرفت لانہایات واسرار لامتناہیات در قلب ابو احمد نہادم وگنجینۂ اسرار خود قلب ابو احمد ساختم شیخ ابو اسحاق ازین صدائے خوشحال شد وفرمودا ے ابو احمد فقر وفاقہ اختیار کنی با اہلِ دُنیا نیامیزی واین خاصۂ پیران عظام ماست خصوصاً خاصہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی المرتضیٰ است۔

نقلست قطب الموحدین سید ابو احمد ابدال چون خرقۂ خلافت یافت سی سال بریاضات ومجاہدات اشتغال می داشت ودر خانہ اہلِ دُنیا نرفت وجامہ نو نپوشید مدام دو ختم قرآن مجید ازان کلام حمید ہر صبوحے می کردے وفرمودے الٰہی گنہ گاران اُمت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم را بخش ہاتف آواز دادا ے ابو محمد احمد از عظمت وبرکت دُعار تو دہ ہزار گنہ گاران اُمت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم را بتو بخشم دبرابر تو در بہشت آرم زہے مقامات بلند وخہے عظمات ارجمند کہ سید ابو احمد داشت۔ نقل است عمر عزیز ش آنحضرت ہشتاد سالہ بود وفات آن قطب الاقطاب آن عمدۃ الابرار وآن قدوۃ الاخیار آن مالک الاولیاء وآن سلطان الاصفیا وآن در عزم سعد اسعد خواجہ ابو احمد ابدال چشتی نہم ماہ رجب المرجب روز پنجشنبہ خمس وخمسین وثلث مائۃ بود کہ جان بجانان سپردند۔

فصل بست و دوم در بیان خوارق و تاریخ اعراس حضرت شیخ ابو اسحاق شامی رحمة الله علیه

فصل بست و دوم - در بیان خوارق و تاریخ اعراس از طبقات چشتیه
که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقل است** قطب
الاقطاب بالاستحقاق شیخ ابو اسحاق شامیؒ صاحب اوقات سماع و اشواق
و اذواق در سماع از حد لانهایات میداشت و بوقت سماع محو مشاهده
محبوب چنان فانی شدے ہیچ خبرے از عالم اکوان نبودے و دران
اوقات مجتہدان از حد لانہایات بود یکے از مجتہدان بر حرمت سماع
حضرت شیخ ابو اسحاق شامیؒ اعتراض نکردے و در وقت سماع ہمہ حاضر شدے
و برین قول لاہلہ مباح بر اباحت سماع شدے و ہمہ مجتہدان بالاتفاق می
گفتندے کہ چشتیان بر قول امام شافعیؒ سماع را مباح می گویند و بر قول
امام اعظم کوفی رحمة الله علیه اگرچہ جائز نیست لیکن افعال اہل سماع ہیچو افعال
مرتعش باشد و یا مثل بیمارے بود کہ ہیچ ادویہ ہائے بہ نشود مگر بشنیدن
سرود اینقدر حالت اگر صوفی رسد سماع بر اہل سماع را بر قول حضرت امام اعظمؒ مباح است۔
نقل است چون قطب الموحدین را حالت سماع پیدا شدے ہمہ مصاحبان
اہل فقرا مجالس شریف و محفل منیف بتواجد آمدندے اما اہل دنیا را دران
مجالس شریف راہ نہ دادے و در خلے نیافتندے ازین نعمت عظمیٰ محروم ماندے
روزے عزیزے عرضداشت کرد یا حضرت شیخ اہل دنیا را در وقت اشواق
و اذواق سماع در مجلس چرا راہ نمی دہید از زبان گوہر نثار فرمود کہ اہل دنیا
محجوب بحجاب دنیائے دنیہ ملبس بکثافت جسمانیہ عنصریہ صلصالیہ اند و اہل سماع
اہل لطافت بلطافت انوار محبوب لطیف الطف اند پس بدان اے عزیز کثیف را

بالطیف چه مشابهت و مناسبت است۔ نقل است دران اوقات از امساک باران همه خلایق آلهی مضطرب و بیقرار شدند حتی که خلیفه ملک و همه خلایق الهی بحضرت قطب الاقطاب آن مقتدائے بالاتفاق خواجه ابو اسحاق شامیؒ آمده التماس نمودند یا حضرت شیخ از امساک باران همه خلایق مهلک می شود دعا آن صاحب ولایت بدرجه اجابت است از خدائیتعالی برائے رفاهیت خلایق باران بخواهید تا از آسمان نزول باران رحمت شود قطب الموحدین در گریه شدند و توجه بحضرت ربُّ العزّت نمودند بهمان ساعت نزول رحمت شد چون از گریه وزاری باز ماندند عزیزے عرضداشت کرد یا حضرت باعث چندان گریه و زاری چیست از زبان دُر بار فرمودند میدانم از ماچه فعل شنیعه بوقوع آمد که اهل دُنیا در مجلس ما می آیند در رُوے او می بینیم چون قطب الموحدین روئے اهل دنیا دیدے و گفتی الٰهی اَتُوبُ مِن کُلِّ المَعَاصِی فَاحفَظنِی باز از زبان گوهر نثار فرمود که اهل دُنیا محبت بدنیائے دنیه دارند وما شغلک عن الله فهو طاغُوتُکَ ومحب ما یان بخدائیتعالی کسے که با غیر خدائے دوستی دارد ما از صحبت او بگریزم۔ نقل است روزے قطب الاقطاب بالاستحقاق حضرت خواجه ابو اسحاقؒ بیاد حق مشغول بود هاتف آواز داد اے ابو اسحاق حصول سعادت ابدیه ازلیه که دوست ما علو دینوریست زود تر زُود حاصل کُن و مرید او شو مطابق امر معلّٰے حضرت ممجد علی از خلوت خانه بیرون آمدند و بر در خانقاه خواجه علی دینوری اسرار ارادت بامرادات نهاد و خواجه علو دینوریؒ باعزاز تمام در کنار گرفت و فرمود اے ابو اسحاق از خدایتعالےٰ

خواستہ ام کہ تو عارف کامل و فرزند تو قطب زمانہ خواہید شد اما فقر و فاقہ اختیار کنی و فقر و فاقہ خصوصاً خاصہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضےٰ رض و ہمہ پیران خواجگان چشت اہل بہشت ماست از سبب این فقر و فاقہ ہمہ صاحب مجاہدات و شاقہ مشاہدات محبوب حقیقی گشتہ اند بعد از ارشاد بلبل زبان را بذکر جہر لا الٰہ الا اللہ گویان گردانید و در حجرہ چنان بریاضات و مجاہدات اشتغال داشت کہ طاؤس عرفان را بمیادین معرفت الٰہی بہ بستان مراقبہ در لمحہ و در ہر لحظہ جلوہ دادے و اسفار منازل محبوب را مرہم دل افگار شائقان ثمر دے حتی کہ کار بجائے رسانید کہ از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است عبور فرمودند و بعد از مضائے چند مدت ہاتف آواز دادے علو دینوری ابو اسحاق کار بجائے رسانیدہ و مقبول و محبوب حضرت ما شد خرقہ خلافت حبیب ما محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم باو عطا کن خواجہ علو دینوری بمطابق امر الٰہی خرقہ خلافت عطا نمود و از زبان دربار فرمود بمقام من بنشین اے چراغ روشن و طالبان حق را ہدایت کن و بخدا واصل گردانی چون حضرت ابو اسحاق خرقہ خلافت پوشید ہمہ حجب ہا چہ ظلمانی و چہ نورانی از میان مرتفع گردید۔

نقل است عمر شریفش چون از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب بالاستحقاق و آن مقتدائے وقت بالاتفاق خواجہ ابو اسحاق شب جمعہ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ ۳۴۰ھ اربعین و ثلث مائیۃ جان بجانان سپردند۔

فصل ۲۳ در حالات حضرت خواجه علو ممشاد دینوری رحمة الله علیه

فصل بست وسوم - در بیان خوارق و تاریخ عُرس از طبقات چشتیه که تالیف خاص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -

نقل است قطب الاقطاب شمس الفقرا خواجه علو ممشاد دینوری قبل از ارادت مُدت سی سال بریاضات و مجاهدات شاقه نفس را گوشمالی میداد و مطابق میال نفس را آب سرد سیر نکردے و هرگز ندادے و خلاف او کردے و بعد امضاے یکهفته مقداری دهن نفس را آب دادے لبسیار خوار و عاجز نهادے و علم و فضل برکمال داشت و حافظ کلام ربانی و آیات سبحانی بود شب و روز بتلاوت قرآن مجید و الکلام الحمید و بذکر جهر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ببل زبان اگویان داشتے تمامی مال و اسباب در راه خدایتعالے تصرف کرده فقر و فاقه اختیار ساخته بود چون وقت افطار آمدے یک خرما خوردے و دست دُعا برداشته متوجه بخدایتعالی شدے و گفتے یا الٰہی جز تو مارا هیچ نیست اهل عیال تو سپردم و رزاق مطلق توئی یخفض القسط و یرفعه یعنی ترازوے رزق بدست تُست هر کرا میخواهد پله او پست میکند و هر کرا می خواهد بعموم الطاف و اضعاف و اعطاف عطا کند پله او بلند میکند الٰہی اهل و عیال مارا رزق رسانی و مضطرب گردانی - بعد ساعتے پسر نامدار عالیمقدار آن زبدهٔ مقرب بساط پروردگا کتف مبارک گرفته گفت یا حضرت کسے عزیز صاحب تمیز یک طبق پُر از طعام با شیرین کلام بر سر نهاده بر در ایستاده بلسان فصیح می گوید که برائے عیال و اطفال آن برگزیدهٔ ذوالجلال شمس الفقرا خواجه علو ممشاد دینوریؒ آورده ام فرمود که از دیار چون طبق طعام

ازدآورده پیش آن پسندیده در ذات وصفات نهادند هاتف آواز داد-
اے علو دینوریؒ عیال واطفال تو دوستان من اند تو غم والم مخور که من ایشان
را از خزائن مخزون غیب لاریب رزق رسانم وتو در کار من مقصر نشوی و در
عبادات وریاضات ومجاہدات گاہے بیگاہے جان فی الحضور رند از ے
آن مقتدائے ائمہ خوشحال شده بعبادت حق سبحانہ وتعالےٰ مشغول شدند-
نقل است قطب الاقطاب خواجہ ممشاد دینوریؒ فقر الفخر الفقر فخری
دانستہ اختیار نموده علی الدوام جامہ پیوندی پوشیدے واغلب اوقات
حضرت خواجہ خضر علیہ الرحمۃ بملاقات حضرت شیخ آمدے روزے حضرت
شیخ پرسید یا حضرت خواجہ خضرؑ از مدت طویلہ بعیده بریاضات ومجاہدات
می کوشم وخود را براه عشق در طلب محبوب مے سوزم ونمیدانم عاقبت بچہ پیوند
وچہ خواہد شد خواجہ خضرؑ گفت اے علو دینوریؒ خاطر خطیر از ین خطرات جمع دار
ونصیب تو مقام جمع الجمع خواہد شد اما بخدمت ہبیره بصری برو که او شیخ
کامل است ونظر او از عرش تا تحت الثرےٰ می افتد بموجب اشارات بابشارات
سر ارادت بامرادات بر در رباط خواجہ ہبیره بصری نہاد وبنظر رحمت خواجہ
ہبیره بصری شیخ علو دینوری را دید وگفت که کار تو علی الدوام علو بر علو است و
از حضرت پروردگار خواستہ ام که تو در مقام من بنشین چون حضرت شیخ
از نعمت پیران عظام سینہ بکینہ خواجہ علو را مملو ساخت حجب چہ نورانی
وچہ ظلمانی از میان مرتفع گردید از یک نظر پیر کبریت احمر از عرش تا تحت الثریٰ
حقایق ہمہ اشیائے را مشاہده نمود وقطب الموحدین خواجہ ہبیرة البصریؒ گفت

اے علو دینوری ہر مرتبہ کہ نظرم بر عرش مجید آن صاحب مجید اُفتد جراحتے عظیم بر قلب فہیم می رسد و ہبیرہ خدا را دوست می دارد و خدائے حق جلّ و علےٰ ہبیرہ را دوست میدارد و عرش و کرسی را می نماید۔

نقل است قطب الموحدین خواجہ ہبیرۃ البصریؒ آنچہ کہ از نعمت پیران عظام رسیدہ بود سینہ بکینہ خواجہ علو ممشاد دینوری را مملو ساخت بیہوش افتاد حتی کہ چہل مرتبہ از سکر مستی شہود حضرت الذات در مشاہدات انوار ذات اللہ وصفات اللہ بیہوش شدند باز بعالم صحو آمدند و آن شمس الفقرا، خواجہ ہبیرۃ البصری حالات واقعات خواجہ علو را علو بر علو دید مشاہدہ محبوب حقیقی در بحر مواج نور ذات حضرت سبحان غریق و حیر تست لعاب از دہن میمون خود بار در دہن خواجہ علو دینوری انداخت بعالم صحو آمدند و ہمہ حقایق از عرش تا تحت الثرٰے منکشف گردید و خرقہ خلافت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و علی المرتضےٰؓ کہ از پیران عظام رسیدہ بود بہ شیخ علو دینوری را پوشانیدہ و خلیفہ و نائب مناب نود بحضور خود گردانید و فرمود کہ طالبان خدائے را ارشاد کن بمطالب علوی و مقاصد نبوی رسانی و ہر کرا شیخ علو دینوری مرید کردی حقایق ہمہ اشیار از عرش تا تحت الثرٰے بروے منکشف گردیدی و یکے از مشایخان کبار و عارفان آن دیار عالیمقدار شدے۔

نقل است روزے یک جماعت کافران برائے پرستش صنم مے رفت نظر قطب الموحدین خواجہ ممشاد دینوری بر آن جماعت اُفتاد ہمہ مسلمان شدند فقر و فاقہ اختیار نمودند و یکے از مشایخان کبار و واصلان عالیمقدار شدند۔

نقل است۔ قطب الموحدین خواجہ علو ممشاد دینوری اہل سماع بود شخصے
عرضداشت کرد یا حضرت شیخ علو مدام سماع شنیدن باعث معلوم نیست
از زبان گوہر نثار فرمود پیغمبر ما محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمیع پیران
عظام ما شنیدہ اے عزیز سماع سریست از اسرار الٰہی و عاشقان جانبازان
را بیقرار و والہ گردانند و عاشقان بدان سر الٰہی زہمہ بیگانہ دیوانہ و با محبوب یگانہ
می مانند زہے مقام علیا کہ اہل سماع دارند و الیق و انسب این امر ہر کس ناکس نبود۔
نقل است در عوارف شبے از شبہائے خواجہ علو ممشاد دینوری رای
رسول اللہ فی المنام یعنی سرور انبیا را شیخ علو در خواب دید پس
عرضداشت کرد یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا منکر شوم من از این سماع
کہ طرق پیران عظام ماست پس بلسان فصیح سرور انبیاء محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ما انکرہ یعنی انکار مکن تو از این سماع مر
عاشقان و جانبازان را سریست از اسرار الٰہی است و عوام را از این آگاہی و
اطلاعے نہ ولیکن بگو مر ایشان را کہ قبل از سماع ابتدا بقرارۂ قرآن مجید کنند
و ختم می کنند بعد از سماع بقرارۂ قرآن مجید حضرت خواجہ علو باز عرضداشت
کرد یا حضرت رسول اللہ علماء شریعت مرا ایذا مے دہند و برمن تسلط
می کنند فرمود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا علی احتملہم یعنی
بردارندہ بار ایشان شو منقول است کہ خواجہ علو ممشاد رحمۃ اللہ علیہ در جماعت
یاران خود ہا فخر کردے کہ مرا نصیحت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمود
یا ابا علی احتملہم اما وجہ انکار در سماع این است پس اینکہ دیدہ میشود

جماعتے اگر از مریدان اگر در مبادی ارادت داخل شده اند وحالانکه نفوس

ایشان برصدق مجاهدات وریاضات رام نه شده حتی که پیدا مے شود

نزدیک ایشان علمے بظهور صفتے از صفات النفس واحوال قلب وم‌رشد

را باید که ضبط کند حرکات ایشان را بقانون علم خود وحالانکه در مبادی

احوال مرید از اسماع شنیدن ضررلیست ہیچ نفع وفایده ندارد-

نقل است عمر شریفش حضرت شصت ساله بود وفات آن قطب الاقطاب

آن شمس الفقراء وآن بدر الاتقیاء آن صاحب الکشف والکرامات وآن پسندیده

در ذات وصفات وآن یافت خلعت سرورے خواجه علو ممشاد

دینوری بتاریخ بیست وچهارم شهر محرم الحرام سنه ۲۹۹ صلعم تسع و

تسعین ومائتین بوقت طلوع صبح صادق جان بجانان سپردند۔

فصل بیست وچهارم ۲۴ - دربیان خوارق وتاریخ اعراس حضرت خواجه

هبیرة البصری از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقولست

نقل است قطب الاقطاب الوری وبدر التقی آن امام الائمه ومقتدار

الائمه آن ناصر الشریعت وآن تاج العارفین آن منهاج السالکین آن

اوستاد طریقت خواجه هبیرة البصریؒ مدت سی سال بریاضات ومجاهدات

ببلن بانرا در خلوة حجره بیاد حق اشتغال داشت وبعد سی سال دست

به دعا بجناب معلی حضرت حق جل وعلی برداشت الٰهی بیچاره هبیره درراه

تو بریاضات ومجاهدات شاقه مے سوزد واز همه خلایق شکسته وباتو

پیوشته فامارا ہے بنما تا در مشاهده ذات تو بدان راه مستغرق شوم

هاتف آواز داد اے شیخ خلوت را بگذار و از حجره بیرون شو بخدمت دوست من که حذیفة المرعشی است برو تا بواسطه او در مشاهدات ذات من غرق شوی بمجرد استماع ازین آواز شیخ هبیرة البصری از حجره بیرون آمد و راه رباط قطب الموحدین خواجه حذیفة المرعشی گرفت حصول دولت پایبوس آنجا رفته حاصل نمود قطب الموحدین خواجه حذیفة المرعشی روشن ضمیر انور منیر باشراق بطون دریافت که هبیرة البصری صاحب مجاهدات و ریاضات شاقه می آید باخلاق حسنه و تعظیم اکرام که تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ شان در شان ایشان بود پیش آمدند و در کنار گرفت و از زبان گوهر نثار فرمود اے هبیرة البصری کار تو روز بروز مرتبهٔ علو خواهد رسید اما شش سال رنج و محنت کشیدے لیکن بمشاهده محبوب حقیقی نرسیدی۔ چون قطب الاقطاب خواجه حذیفة المرعشی سینه بسینه خواجه هبیرة البصری را بنعمت عظمائے پیران عظام مملو ساخت میان یکهفته بمقام قرب الٰهی و مشاهدات انوار ذات لا متناهی رسانید قطب الورائے خواجه حذیفة المرعشی خرقه خلافت محمد مصطفیٰ ص و علی المرتضیٰ رض از پیران عظام رسیده بود بشیخ هبیرة البصری را عنایت و سرفراز نموده پوشانیده گفت اے هبیره تو از واصلان حق شوی باید که بر جادهٔ پیرانِ عظام مستقل و مستقیم باشی و دنیائے دنی را هرگز قبول نکنی و فقر و فاقه اختیار و مختار خود گردانی که همه پیرانِ عظام خصوصاً خاصةً محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و علی مرتضیٰ بود تو هم اختیار کنی۔ نقل است قطب الموحدین خواجه هبیرة البصری

خرقه خلافت در بر ساخت و نصائح مرشد کامل بگوش هوش جان شنیده
هائے هائے بگریست بیهوش افتاد بعد ساعتے چند بعالم صحو آمدند یکے از
درویشان در مجالس شریف حاضر بود سوال کرد اے حضرت هبیرة البصری
خرقه خلافت پوشیده چرا در گریه شده بیهوش افتادی گفت چون خرقه معلّے
حضرت محمد مصطفےٰ صلی الله علیه وسلم حاضر بودند مرشد معلے مرا هر یکے از ارواح
انبیاء و چه اولیاء خصوصاً ارواح محمد مصطفےٰ صلی الله علیه وسلم حاضر بودند مرشد معلی مرا
هر یکے از ارواح انبیاء و چه اولیاء آشنا گردانید و در حق من از هر یکے
دعا ببرکت من طلبیدند چون بازگشتند من در گریه شدم و ترس خدا تعالے
بر من غالب آمد که من خرقه خلافت پیران عظام پوشیدم مبادا از من
فعل شنیعه بوقوع آید و فردا قیامت از روئے پیران عظام شرمنده شوم۔
نقل است عمر شریفش صد و سی سال بود و بعضے گویند صد و سه سال عمر داشت
در هفده سالگی تمام علم و فضل و دانشمندی حاصل کرده بود تا آخر عمر و حضرت شیخ
که بتقضائے انسانی تن شکسته بود مدام بلبل زبان را در قفس دهان بذکر جهر
اشتغال میداشت و وفات آن امام الائمه و آن مقتدا الائمه آن ناصر الشریعه و آن تاج العارفین و
آن منهاج السالکین آن استاد الطریقت قطب خواجه هبیرة البصری هشتم شوال بعد از ادائے
نماز پیشین بسنه خمس و ثلثین و مائتین جان بحق تسلیم کردند۔

فصل بست و پنجم ۲۵ در بیان خوارق و تاریخ عرس قطب الاولیاء آن سرمست جام بیغشی
حضرت خواجه حذیفة المرعشی از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری
منقول است نقل است چون قطب الله حدین آن سرمست جام بیغشی

فصل ۲۵ در بیان حضرت خواجه حذیفه المرعشی رحمة الله علیه

حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی از غلبہ اشواق وکثرت اذواق محبوب حقیقی ترک
جہان کردہ گوشہ اختیار نمود بیاد دوست مشغول می بود روزے دران خلوت
گوشہ حضرت خواجہ خضر علیہ الصلوۃ والسلام حاضر آمدند وگفت اے حذیفۃ المرعشی
صاحب مصاحب وجالس مجالس ابراہیم ادہم شو تا از برکت صحبت عظمی بمطالب ومقاصد
علیا برسی۔ چون حذیفۃ المرعشی بمطابق امر معلٰی حضرت خواجہ خضر از حجرہ
بیرون آمد جویان وپویان در رباط سلطان ابراہیم رسید وسر ارادت و
باہزاران ہزار ارادت بہ پیش سلطان العارفین نہاد بمجرد مشاہدہ حذیفۃ
المرعشی قطب الموحدین حضرت سلطان ابراہیم ادہم بتواضعات وکرامات کہ
تخلقوا باخلاق اللہ وصف ایشان بود از جائے جنبیدہ حذیفۃ المرعشی
را در کنار گرفت واز زبان گوہر نثار فرمود اے حذیفۃ خاطر خطیر در مقام جمع
الجمع جمعدار انشاء اللہ تعالی در چند روز کار تو بجائے رسد کہ آنجا مقام عاشقان
وجانبازان وواصلان حضرت حق است چون سلطان ابراہیم ادہم دست بر
دست گرفتہ درون حجرہ بردند آنچہ کہ نعمت از پیران عظام رسیدہ بود سینہ
بکینہ حذیفۃ المرعشی را مملو ساخت از ابتداء مدت حضرت حذیفۃ المرعشی نفس را
چنان گوشمالی بریاضات ومجاہدات شاقہ داد مدت شش ماہ حذیفۃ المرعشی رح
صحبت سلطان اختیار نمود دران مدت شش ماہ شش بار صیام افطار ساخت
مطابق میال نفس را گاہے آب وطعام نداد چون سلطان ابراہیم ادہم ریاضات
ومجاہدات شاقہ حذیفۃ المرعشی را معاینہ نمود وطاوس عرفان را ابمیادین معرفت از
مبداء عالم ناسوت در ملک ملکوت ودر عالم جبروت ودر عالم لاہوت کہ آنجا حضرت

ذات بحت است جلوه داد آن بصد ہزاران ہزار نیاز بحضور محبوب حقیقی بوقوع آید از تو می بینم این خرقۂ خلافت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضی رضی اللہ عنہ کہ از پیران عظام رسیدہ بود بتو میدہم بپوش و قایم مقام من باش و طالبان خدا یتعالیٰ را ہدایت کن فاما اے حذیفۃ المرعشی دنیا ء دنی را و اہل دنیا را اختیار نکنی کہ این مبغوضہ خداے است و گاہے نظر رحمت اللہ سبحانہ وتعالے بر دنیاے دنی ندیدہ اگر مباد اگاہے صحبت اغنیا پیدا شود توبہ استغفار از حد افزون کنی و بازاری و نالہ سازی کنی و بگوی الٰهی بحرمت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ و حسن بصریؒ و عبد الواحد زید و فضیل عیاضؒ و ابراہیم ادہم مارا باز صحبت اہل دنیا نگاہداری اے حذیفۃ المرعشی از صحبت اہل دنیا چنان بگریزی مثل تیرے کہ از شست کمان مے گریزد ؛

نقل است چون حذیفۃ المرعشی خرقۂ خلافت در برکرد بریاضت و مجاہدت شاقہ علی الدوام نفس را گوشمالی میدادے و گاہے در مجاہدہ چنان نشدے ہمیشہ بگریستے روزے یک گستاخ شنگ سراپا جنگ ناسعادتمند از روئے گستاخانہ پرسید اے شیخ سبب چنان گریہ و زاری چیست شیخ جواب داد فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر حکم عام اعلام عام بر عام تمام است و نمیدانم کہ من در کدام فریق خواہم شد باز آن شوخ شنگ عرضداشت کرد اے شیخ اگر حالات واقعات خود را نمیدانی کہ از کدام فریق خواہم شد دو دست بیعت مریدان را می گیری و راہ بیچارگان خلایق را چرا مے زنی۔

شیخ المشائخ والاولیاء خواجه حذیفة المرعشی نعره زد و بیهوش افتاد همان وقت
هاتف آواز داد بسمع همه حاضر مجلسیان بگوش هوش رسید که ای حذیفه من ترا
دوست میدارم و ترا برگزیده حضرت خود گردانیدیم و ترا جائے برابر محمد
مصطفی صلی الله علیه وسلم دادیم و هر که ترا دوست دارد و دوست بعیت ترا
بگیرد او را بتو بخشیدم۔ **نقلست** عمر شریفش حضرت در دنیا تمام شد و
وفات آن قطب الاولیاء و آن وافر الفضل و الاحسان و آن اکرم اهل ایمان و آن مالک
اولیاء و آن امام الفقراء و آن سرمست جام بهشتی حضرت خواجه حذیفة المرعشی
بتاریخ بیست چهارم ماه شوال روز جمعه سنه ۲۰۵ھ خمس و مائتین جان بجانان سپرد

فصل بیست و ششم۔ دربیان خوارق و تاریخ عرس قطب الموحدین سلطان
العارفین آن مقرب بساط رب العالمین و آن برگزیده پاک پروردگار عالم خواجه ابراهیم
ادهم از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است۔

نقلست از ان روزی که حضرت سلطان ابراهیم ادهم خرقه خلافت از قطب
الموحدین خواجه فضیل بن عیاض در بر کرده می بود رسمی از کسی قبول نکردی
و در مکه معظمه در غاری مسکن معینی خود ساخت و در ان غار یار غار حضرت بار
بریاضات و مجاهدات و خصوص سلطنت گذاشته علی الدوام نفس اگر تمامی
میداد وی دگاهی در مجاهده جنبانیدی از نشئه و قوت لایموت از وجه حلال
مقرر ساخت و از جنگل کاهی و یا هیمه آورده بفروختی و نان گرفتی و
انسام با فقیران کردی و گاهی دو سه فاقه گذشتی و اغلب اوقات از زبان
گوهر نثار فرمودی که هر درویشی که نازپید اساخت هیچ گرفتاری گرفتار شد

چون عیال و اطفال از وے پیدا شد غریق بسیجن گردید۔
نقلست روزے قطب الموحدین سلطان ابراہیم ادہم در جزایر بلخ از مشاہدۂ
یار و الصبر عن اللہ لاچار شدہ در عالم اکوان بعالم صحو آمدہ در ژندہ خود بسوزن محبت
محبوب حقیقی محب صادق و مخلص موافق مرقع میدوخت ہمین خوش صدائے در بائے
ناگاہ بوقت پگاہ نوبت آن پادشاہ کہ مے نواختہ بودند بسمع ہمایون رسید

زآواز نقارہ آمد بردن	کہ دونست دونست گردون دون

بخاطر مبارک گذشت کہ سُبحان اللہ چون عشق خواست کہ حسن کمال خودرا
جلوہ گری نماید و پردہ از روے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وانمود حُسن خودرا
در عالم ظہور بنام ہر کس ظہور نمودند و گاہے در عالم اکوان نوبت بنام ما مینواختند
بودند الحال از گردش گردون دون ناہنجار کج رفتار بنام دیگرے مسلم و
مفوض شد سُبْحَانَ اللہ بمجرد خطرہ خطیر دران جزیرہ حکم معلّے حضرت محمد علی
در عالم ملک ملکوت صادر و وارد شد کہ مخیم نوبت از عرش تا بافلاک و بنائے
و آن نقارہ ہائے زمردین مع دوال زرین بنام ابراہیم بالصحرا ظہور زنید
و بزنید و من از مواہبات لانہایات خود ابواب خزائن مخزون و درود وادات
تجلیات ذات لانہایات بر روح علوی سلطان خود منکشف کردیم باز چون
سلطان العارفین را غلبۂ اشتیاق مشاہدۂ دوست و بیقراری عشق بحکم
یُحِبُّھُم وَ یُحِبُّونَہٗ شورے در عالم وجود موجودات حضرت سلطان العارفین انداختے

بیقراری عشق شور انگیز	تر شورے فگند در عالم

درین حالت چون وجود کونی در حرکت معنوی در آمدہ مضطرب و بیقرار بلقائے

آن یار لاچار نعرہ زنان و اَرِنی اَرِنی گویان خیزان و افتان دویان
و پویان و ہستی خود را مبدّل بہ ہستی محبوب ساختہ و مجاز خود را بحقیقت
متحد یافتہ عروج رُوح علوی آن سلطان العارفین بافلاک دنیا نمود چون
ہمہ حقایق فلکیات حضرت قطب الموحدین معائنہ نمودند کہ ملایک نقارہاے
زمرّدین معہ دوال زرّین نوبت بنوبت نوبت خوش نواے دلربائے مے
نوازند چون حضرت سلطان العارفین با صفوف ملائکہ کہ نوبت می نواختہ بودند
پرسید کہ این نوبت از آن کیست و بنام کدام شخص مے نوازند و ملایکان افلاک
اوّلین جواب داد کہ امر معلّٰے حضرت محمد علی است کہ بنام ابراہیم ادہم نوبت
از فلک دنیا تا بعرش کبریائی بامر مانمود می نوازند چون حضرت سلطان العارفین
بوقت معارج عروج در ہمہ افلاک ہاے تا بعرش حضرت رب العزت ہمین
حقایق معائنہ نمودند سبحان اللہ زہے کمالات و خہے سلطان جلالات حضرت
سلطان الموحدین بودند بمجرد یک خطرہ از عرش تا بافلاک دنیا نوبت بنام خود معائنہ
نمودند۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ **نقلست** کہ روزے سلطان العارفین بر جبل
ابوقبیس با جماعت درویشان اہل کمال نشستہ بودند و از زبان دربار فرمود
اگر عارفے کہ مقرب بساط احدیت کوہ را بگوید روان شو فی الحال آن کوہ
روان گردد بمجرد گفتن این سخن سلطان عارفان کوہ از جاے بجنبید خواجہ
پاے مبارک خود را بر جبل زد و فرمودند اسکن یا جبل کہ من تمثیل مے گویم
نقل است اختلاف در وفات سلطان العارفین آن مقرب بساط ربّ
العالمین و آن برگزیدۂ خاص پاک پروردگار عالم خواجہ ابراہیم ادہم از غلبہ

شهرت در آخر عمر ناپیدا شدند چنانچه کسے نمیداند که مقام خاص الخاص مزار کجاست
فاما بعضے گویند در بغداد است و بعضے گویند در شام فاما اغلب خلایق
روایت مے کنند که در غاریست که دران غار خاک پاک مهتر لوط است ۔
سلطان عارفان در آن غار وفات یافته که امروز زیارت گاه خلایق الٰهی
است و چون حضرت خواجه را وقت وفات در عالم اکوان ندا در دادند
لان امان الارض قد مات همه خلایق بمجرد این صداے متحیر شدند که این چه
آواز است حتی که باخبار مخبر صادق خبر رسید که حضرت سلطان ابراهیم ادهم بتاریخ بیست
دوم شهر جمادی الاول ۱۶۳ھ ثلث وستین و مایة بود که جان بجانان سپردند ۔

فصل بیست و هفتم ۔ در بیان خوارق و تاریخ اعراس آن بادشاه اهل حضرات (فصل ۲۷ در حالات حضرت خواجه فضیل بن عیاض رحمة الله علیه)
آن شاه درگاه وحدت و آن فلک الولایت و شمس الهدایت و آن کثیر الفضایل
ابو علی الفضیل بن عیاض از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری است
نقل است قطب الموحدین خواجه فضیل بن عیاض صاحب تقوی و ورع و
برگزیده واله بود مثل شاهوار هد تاج ریاضات و مجاهدات الله سبحانه تعالی
در گورستان تنها و مشغول بسجدات می بودے و شب آنجا گذرانیدے و
تلاوت قرآن مجید و فرقان حمید بسیاری نمودے و لباس پلاس در برے
پوشیدے و از خوف خدا تعالی چندان گریستے هر کسے را که بنظر رحمت حضرت
شیخ افتادے فی الفور در گریه شدے و یقین دانستے که بر حضرت شیخ مصیبت
گران رسیده که چندان در گریان می نالند و چون حضرت مدام شب را زنده
داشتے و بزبان حال گفتے آخر کار با مر حضرت پاک پروردگار این بیچاره عیاض را

گور خواهد بود و از عذاب قبر ہائے ہائے بگریستے و در مناجات آلہی فضیل گنہ گار

است والعصیان شانہا والغفران امرا کی بسبب گناہان فضیل النوری

و بفرقت خود ہا مبتلا نگردانی نقلست قطب الموحدین حضرت خواجہ فضیل بن

عیاض در اوایل عمر جوانی راہ زن و سر قوم راہ زنان می بود و دران بیابان

بیک خیمہ ماندے و دران مخیم با جماعت یاران شب و روز آنجا ماندے

و علی الدوام تلاوت قرآن مجید بسیار میکردے و گاہے خود را غافل و عاطل

از تلاوت فرقان حمید نگذاشتے و کلاہ بر سر نمدی داشتے و تسبیح در گلوے

نہادے تا خلایق آلہی فریفتہ شدہ نزدیک فضیل نیاید و چون در عالم تمام

اکوان باین شہرت مشہور و معروف شدند خلایق از خوف نقصان پیش

حضرتش نیامدے کہ مباد انقصان رساند نقلست روزے کاروانے

بر سر راہ می رفت خواجہ فضیل بن عیاض اتفاقاً ہمان روز ہمراہ یاران بقزاقی

سوار شدہ بود کاروانے چند از حافظ قرآن ہمراہ از خوف خواجہ فضیل ہمراہ

گرفتہ بود و خواجہ فضیل حافظ قرآن را بسیار دوست می داشت دہمین

چون حافظ این آیۃ کریمہ از قرآن مجید بخواند اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ

تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ یعنی آیا وقت تو آن نیامدہ است کہ دل

خفتہ شما بیدار گردد مثال تیر آن آیۃ بر دل حضرت خواجہ فضیل گذشت

بیقرار شدہ از اسپ بر زمین افتاد و روے سوئے خرابہ نہاد و از ہمہ بیگانہ

و با خدا تعالے یگانہ شد و چون خواجہ فضیل در راہ می رفت بمناجات مشغول

شد آلہی فضیل گنہگار است توبہ کردم و روے بحضرت پاک تو آوردم و

فضیل گنہگار را بیامرز و مقبول بارگاہ خود گردان و یکے از واصلان تو باشیم.
نقلست حضرت خواجہ فضیل بن عیاض در خانقاہ قطب الاقطاب شیخ
عبد الواحد بن زید رسید و از دولت پابوس مشرف و معزز شدند حضرت شیخ
فرمود اے فضیل اگر مطلوب محبوب حقیقی داری خلوت گزین شو اکرمہ جلیلک
فاقعد فِی الزاویۃ الدار وانس بربک العزیز الکریم الغفار - و از
دنیا و اہل دنیا اعراض کنی و دایم در ماتم و مصائب عصیان خود می باشی
و علی الدوام بریاضات و مجاہدات مشغول شوی و گاہے جان در راہ محبوب
نشوی و ہمیشہ خدائے تعالیٰ را حاضر و ناظر میدانی - بعد ازین عمل فرمود اے فضیل
اگر توبہ کردی درون خلوت حجرہ بیا تا ترا راہ طریقت و حقیقت می نمایم و بعد
از ارشاد مرشد کامل کار فضیل را بجائے رسانید کہ عارفان آن عصر بالاتفاق
دران دہر میگفتندے کہ فضیل ولی اللہ و بمطابق امر معلے مرشد نامی و
آن عارف سامی بریاضات و مجاہدات شاقہ چنان مشغول شدند گاہے بیگاہے
نفس بدخصال را اطمانیت ندادے و علی الدوام از خوف عصیان می گریستے و در
استغراق چنان مستغرق شدے و مجاز خود را الحقیقت متحد یافتہ و بصفت محبوبی
موصوف شدہ و خود را عین محبوب پنداشتہ ہیچ خبرے از اخبار ہستی خود
نداشتے و چون حضرت فضیل از ان مدت بارادت حضرت شیخ مرشد کامل بپیوست
و گاہے روے سوے اہل دنیا نکردے و درویش ندیدے و دران راہے کہ خانہ
اہل دنیا بودے دران راہ نرفتے - نقلست از ان روزے کہ حضرت فضیل بن
عیاض خرقہ خلافت از دست مرشد نامی و عارف سامی قطب الموحدین خواجہ عبد الواحد

بن زید پوشید علی الدوام پانصد رکعت نوافل و تلاوت قرآن مجید بر خود لازم
ملتزم گرفت و در خانہ حضرت فضیل چہار و پنج فاقہ می گذشتے و دران روزے
کہ در خانہ فضیل پیدا نہ شدے وصد رکعت نماز شکرانہ بر آن پانصد زواید
ادا نمودے و فرمودے کہ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ مرا فقر عطا کردہ و این فقر
اسرار باریتعالیٰ است و محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضے و
حسن بصری و خواجہ عبدالواحد بن زید را عطا فرمودہ مرا ہم از دواہبات لانہایات
خود عطا نمودند و دایم بمناجات می کردے الٰہی چون فضیل را بطفیل محمدی
صلے اللہ علیہ وسلم سرفراز کردی و فقر و فاقہ مرحمت نمودی الٰہی خرقہ پاک
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم از فضیل بیچارہ باز نستانی - اے عزیز صاحب تمیز
قدر فقر و فاقہ انبیا و اولیا دانند و ہر کس و ناکس لایق این نعمت عظمی نبود ؎

لایق دولت نبود ہر سرے	بار مسیحا نکشد ہر خرے

نقلست وفات آن بادشاہ اہل حضرت آن بادشاہ درگاہ وصلت
آن فلک الولایت شمس الدرایت آن کثیر الفضایل ابو علی الفضیل بن
عیاض بتاریخ سیوم ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ سبع و اربعین ومایۃ
و بعضے گویند سنہ ست وستین ومایۃ و ہذا اکثر بتاریخ پنجم محرم
روز جمعہ جان بجانان سپردند و عمر شریفش ہشتاد و سہ سال بود +

فصل بست و ہشتم - در بیان خوارق و تاریخ اعراس آن شیخ
شیوخ العالم آن قطب علامۃ الدہر قطب العالم و آن در اسرار محرم و آن
کرد مرغ ہوائی صید خواجہ عبدالواحد بن زید از طبقات چشتیہ کہ تالیف

خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقلست** قطب الموحدین خواجه
عبد الواحد بن زید چهل سال قبل از ارادت بحضرت خواجه حسن بصری بریاضات
و مجاهدات مشغول می بود و علم و فضل کمال بر کمال داشت و در مجاهدات حضرت
حق جل و علی سبحانه و تعالی صادق الوعد و ثابت الاقدام می بودند و گاهی
در مجاهدات و محاسبات جبان نه شد و علی الدوام زاویه و در بادیه مختار
اختیار بسیار میکردی و گاهی با خلایق نیامیختی و صاحب مصاحب
و جالس مجالس با دوستان خدای می شدی و هر جا که دوستان خدای را
شنیدی بحصول زیارات و ملاقات و سعادات ابدیه معزز و مشرف شدی
نقلست روزی قطب الموحدین خواجه عبد الواحد بن زید بر سر قعر دریا
رسید و یک جماعت درویشان منتظر بر لب دریا کشتی و ملاحی نشسته بودند
چون درین ضمن کشتی و ملاح رسید از سبب هجوم عام درویشان را در آن کشتی
مالک آن کشتی جای نداد و آن قطب الموحدین خواجه عبد الواحد بن زید رحمة الله علیه
روی سوی درویشان کرد بیچاره و از دل شکسته بر لب دریا ایستاده چون
قطب الموحدین اشارات با بشارات نمودند که بیائید که از فضل الهی من شما را گذرانیدم
حضرت خواجه عبد الواحد از زبان در ربار فرمود ای دریا خشک شو فی الحال
آن دریا خشک شد و آن جماعت درویشان همراه حضرت عبد الواحد بن زید
بر سر کنار دریا رسیدند پایش تا آب تر نه شد صاحب کشتی فی الفور در پای مبارک
خواجه عبد الواحد افتاد و معذرت بسیار و عجز و الحاح نمودند که مخدوما گناهی کردم
از برای خدا و رسول خدا ببخش - فرمود بار دیگر دل درویشان را که

گنجینۂ اسرار الوہیت است تزنجانی - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علی ذالک ؀

نقلست قطب الموحدین خواجہ عبد الواحدؒ بن زید علی الدوام صایم و قایم بودے واز خوف الٰہی دایم در گریہ شدے ؎

زدرد دین ہمہ پیران رہ	محاسنہا ہمہ در خون خضا بست

و در خانہ حضرت دو گانہ سہ گانہ فاقہ گذشتے و مطابق این مضمون این بیت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ ؎

آزاد نیست ہر کہ بود بندۂ کسے	ہر کس کہ بندۂ تو شد آزاد میرود

واز بعضے یاران پرسید کہ یا حضرت شیخ در قلت طعام و شرابے کوشید و نفس را خوار و عاجز میدارید باعث معلوم نیست از زبان گوہر نثار فرمود از برائے متابعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰؓ و پیران عظام خود سعی میکنم کہ ایشان قلیل خوردہ و نفس امارہ را در جوع ذلیل داشتہ اگر متابعت ایشان نکنم کے از متابعان ایشان شوم و مبادا از ما اگر کسے افعالے و اقوالے خلاف بوقوع آید خلایق الٰہی بر ما بحقارت بیند حالانکہ این حقارت محمد مصطفےٰ و علی المرتضیٰؓ و پیران عظام ماست العیاذ باللہ من ہذالاخلال والاضلال نقلست قطب الموحدین خواجہ عبد الواحدؒ بن زید ازان یومے کہ در حلقۂ ارادت بحضرت خواجہ حسن بصریؒ پیوست و ہمہ مال و اسباب کہ درخانہ بود بدرویشان داد و ہفت غلامانے کہ مے داشت ہمہ را آزاد کردند و خود بندہ محبوب حقیقی گشت فاما خود آزاد این طرفہ کاری عجب اسرا مے ؎

آزاد نیست ہر کہ بود بندۂ کسے	ہر کس کہ بندۂ تو شد آزاد میرود

بدان اے عزیز صاحب تمیز ہوش دار واز خواب غفلت بیدار شو چون محبوب حقیقی خواست کہ خواجہ عبد الواحدؒ بن زید عاشق کامل است کہ سوائے من دیگرے دوست نمیدارد و محتاج دیگرے نیست و ہر چہ نگاہ کند خدا را بیند لاچار وحدت خود را برائے عاشق صادق در ہمہ اشیاء ظاہر و ہویدا گردیم و کثرت ہمہ اشیاء از پیش نظر عبد الواحدؒ بن زید برداشتیم و نور خود را ہر طرف نمایان گردانیدیم و درین احوال عاشق در ہر چہ نظر کند رُخ او بیند فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ حال حضرات قطب الموحدین خواجہ عبد الواحدؒ بن زید از مواہبات لانہایات گشتہ۔ نقلست قطب الموحدین خواجہ عبد الواحد بن زیدؒ در رباط حضرت خواجہ حسن بصریؒ بیاد حق مشغول شدند بعد امضائے چند روز خرقۂ خلافت را بعبد الواحدؒ بن زید پوشانید و خلیفہ و نائب مناب خود گردانید و خواجہ عبد الواحد بن زید صحبت با دوستان خدائے میداشت و دُنیا و اہلِ دُنیا را ترک ساختہ گاہے گرد او نگروہ احیاناً اگر قدرے مال بدست گرفتے از خوف الٰہی در گریہ و زاری شدے و فرمودے کہ دُنیا روئی مبغوضۂ خداست و دست ا چندان بشستی از غایت نالیدن چرم ریزیدن گرفتے " و فرمودے درویش آن کسے است کہ خرقہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پوشد از مقام ایشان بہ نشیند اگر دُنیائے دنی را دوست دارد لایق پیران عظام نباشد و فردا قیامت از زمرہ درویشان او را جائے نہد دو رویشے آنست کہ دل او جز خدا تعالےٰ دیگرے نباشد ؎

دل یکے منظر بہست ربانی	خانہ دیو را چہ دل خوانی
حالا کہ درویشے عبارتست از دست تہی و شکم خالی	و در خانہ درویش ہیچ چیزے

نباشد که ازو افطار کند مگر بوقت فتوح که خدائے تعالیٰ سرفراز کند۔
نقلست روزے قطب الموحدین خواجہ عبد الواحدؒ بن زید در راہے میرفت و دران راہے پیر ضعیف و عاجز نحیف علیل و ذلیل افتادہ بود و از حرارت آفتاب عاجز و ہلاک گشتہ و از سبب ضعف کمال نمیتواند که در سایۂ رود حضرت خواجہ عبد الواحدؒ بن زید بر سر بیمارے رسید و سوئے آسمان نظر کردہ و از زبان گوہرنثار فرمود اے ابر بر سر این بیمارے سایہ کن فی الحال ابر پیدا شد و بر سر بیمار سایہ کرد و آن بیمار خوارق عادات حضرت مشاہدہ کرد و عرضداشت کرد اے شیخ دعا کن تا خدا تعالیٰ مرا صحت دہد و ازین بلاء عظیم رہاند حضرت خواجہ عبد الواحدؒ بن زید دست دعا برداشت فی الحال آن بیمار را خدا تعالیٰ حضرت جل و علیٰ از فرش امراض بعرش صحت رسانید و آن بیمار برخاست و راہ خانہ گرفت۔ نقلست وفات آن شیخ شیوخ العالم آن علامۃ الدہر قطب العالم آن دراسرار محرم آن گرد ہوائی مرغ صید خواجہ عبد الواحدؒ بن زید تاریخ بیست و ہفتم ماہ صفر بعد ادائے نماز فجر مشغول مے بودند و دران وقت

جان بمشاہدہ جانستان دادند۔

فصل ۲۹ در ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

فصل بیست و نہم ۲۹ ۔ در بیان خوارق و تاریخ اعراس آن پروردۂ نبوت و آن کاشف انوار فتوت آن بحر علم و حلم آن متفق علیہ بصاحب صدری حضرت خواجہ حسن بصریؒ از طبقات چشتیہ که تالیف خاص قاضی حمید الدینؒ ناگوری منقول است۔
نقلست قطب الموحدین شمس انوری شمس العارفین کاشف انوار فتوت آن بحر علم و حلم خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل و اتقار کمال بر کمال داشت ہفتاد سال بعبادات و ریاضات و رخلوت حجرۂ قلم نسیان را بر دفاتر جریدۂ ماسوی اللہ مشق مینمودند

وجواہر زواہر ذکر جہر اخفی کہ از حضرت امیر المومنین امام الاشجعین حضرت علی ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ در حمۃ اللہ علیہ رسیدہ بود علی الدوام در رشتۂ نیاز محبوب منتظم میکردے
و زخمات مشقات جراحات مجاہدات اسفار منازل محبوب را و دل افگار مشتاقان بصد
ہزاران ہزار اشتیاق می شمرندے وطاؤس عرفان را میادین معرفت الہی بستان مراقبہ
در ہر ساعتے و در ہر لمحہ جلوہ دادے حتی کہ از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم
جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است عبور باسر ر نمودندے سبحان اللہ
زہے کمالات وجہے سلطان حالات بود کہ بر خلایق آلہی اظہر من الشمس است۔

نقلست۔ قطب الموحدین خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ از زبان گوہر نثار میفرمودے
ہر کہ در دنیا بمحبت محبوب حقیقی مشغول شد گاہے محب آئینہ محبوب گردد و گاہے محبوب
آئینہ رو باشد و محب در وے بنظر بطون بہ بیند و حقایق تمامی عالم را منور بنور آلہی
بابد چہ حقایق خودہا و چہ حقایق کل اشیا را معائنہ نمود و معانی از ناالاشیاء
کماہی اینجا بر سالک محب روے نماید پس من عرف نفسہ فقد عرف ربہ تقوی واوقات
حالات کمالات وے گردد و از لوث گناہان پاک و مصفا باشد و در ماوائے بہشت جایش گردد۔

نقلست۔ خرقۂ خلافت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کہ بحضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رسیدہ بود بحضرت خواجہ حسن بصری را پوشانید و چند کلمات بطریق
نصائح فرمودے حسن این خرقہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بدوستان
خدا تعالی رسانی و از تو تا بقیام قیامت ولی اللہ خواہد شد بمطابق امر معلّے
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب
بحضرت خواجہ حسن بصری را پوشانید و از زبان گوہر نثار فرمودے حسن این خرقہ دریشی

بپوش و بیاد حق بکوش و علی الدوام شراب محبت محبوب حقیقی بنوش فاما فقر وفاقہ
اختیار کنی صاحب خرقہ حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بود فقر درویشی
داشت ہر کہ خرقہ بپوشد ہرچہ درخانہ او بود در راہ خدایتعالیٰ بفقراء ومساکینان نثار
کند وخود بذاتہ مفلس باشد وچیزے درخانہ اجناس دنیائے وی ندارد وبعدہ با
خدایتعالیٰ مشغول باشد تا محبت در دل وے درآید واسرار الٰہی بروے منکشف گردد

دل یکے منظریست ربانی	خانہ دیو را چہ دل خوانی

حضرت خواجہ حسن بصری نصائح حضرت امیر المومنین از دل وجان قبول کردہ خرقہ حضرت
امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ دربر کرد بعد ازان بخانہ آمد ہرچہ درخانہ
از اموال نقود واجناس میداشتند بفقراء ومساکینان براہ خدایتعالیٰ اصرف نمودے
وقوت لایموت درخانہ نداشت وبعد سہ روز روزہ افطار کردے ونفس را از اکل و
شرب درے خرابہ خراب داشتے نقلست خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ علی الدوام در
خلوۃ حجرہ بمجاہدات وریاضات کہ جاہدوا فی سبیل اللہ حق جہادہ شل
شاہوار ہدہد تاج برسر نہادہ سجدات میکردے واز خوف الٰہی قہاری گریہ کردے
وبزاری بسیار میگریستے حتی کہ درچشم آن بحر علم وحلم مغاکہ افتادہ بود واز
بسیاری نالہ بصارت چشم بمرتبہ ضعف رسیدہ بود وبعضے کسان از یاران پرسیدند
یا حضرت چندین برائے چہ میگرئی کہ درچشم مغاک افتادہ از زبان گوہر نثار فرمود
کہ از ترس گناہان ماضیہ کہ در زمانہ ماضیہ کہ ازما بوقوع آمدہ باشد کہ یاد می آید
از خوف قہاری میترسم اگر بسوزد حکیم سبحان اللہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ
علیہ ہرچہ قدر صاحب الم وغم بودند ہر مرتبہ کہ ذکر خدایتعالے از زبان مبارکش

بسا در و دار و شدے و باز از کسے شنیدے از طاقت بیطاقت و از ہوش افتادے حتی کہ آب بر روئے مبارکش نمیزدے در افاقت نیامدے و بعد ازان در گریہ و زاری شدے و فرمودے الٰہی حسن بصریؒ گنہگار تبہ کار و خرقہ پیران در بر کرد و کار ایشان نکردہ از فضل عمیم خویش بر گنہگار ابواب رحمت اندر رحمت خویش بکشائے از بندہ خطا و ذلت از تو عطا و رحمت و چون حسن بصریؒ را خرقہ خلافت **محمدؐ** مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عطا کردی و در حلقۂ درویشان خود ہا نواختی و الحال لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اعلام برا علام است و بر زمرۂ درویشان شرمندہ نگردانی ۔

نقلست روزے حضرت خواجہ حسن بصریؒ رحمۃ اللہ علیہ این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم می خواند آخر رجل یخرج من النار یعنی فرمود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آخرین کسے رجل است کہ از دوزخ بیرون می آید اُمت من حضرت خواجہ فرمود اے کاشکے آن رجل حسن بصریؒ بود ۔

نقلست روزے حضرت قطب الموحدین حضرت خواجہ حسن بصریؒ رحمۃ اللہ علیہ مر خادم را اشارت فرمود از بازار نان و ماہی بیار کہ تا افطار روزہ کنم خادم بطابق امر معلےٰ از بازار نان و ماہی پیش حضرت حاضر آوردہ بہ پیش حضرت نہاد و از زبان گوہر نثار فرمود غیر متابعت است درویش دلریش را با طعام لذیذ خوردن چہ مناسبت است خادم عرضداشت کردیا حضرت بموجب امر عالی متعالی بہ پیش حضرت آوردم حضرت خواجہ حسن بصریؒ نعرہ زد و از ہوش بیہوش افتاد ہائے ہائے بگریست و میفرمود الٰہی حسن بسہو کمال طعام لذیذ طلبید گنہگار

است از دفاتر درویشان و عارفان نامدار عالی مقدار نام حسنؒ
را دور نکنی حطے که چهل روز متواتر پے در پے خواجه حسنؒ بصری
رحمة الله علیه در گریه و زاری مے بودند و از خوف الٰہی تا چہل روز
ہیچ نخوردند ہاتف آواز داد اے حسنؒ ما ترا آمرزیدم و سر قوم
عارفان و واصلان خود ہا کردم فاما شکستگی و بیچارگی را نگذاری که
در حضرت ما شکستگی و گریه را اعزازیست و دوست مے دارم
ہر آن بنده را که از ترس من بگرید -

نقلست وفات آن پروردهٔ نبوت و آن کاشف فتوت آن بحر علم
و حلم و آن مقتدائے پیشین و آن امام المتقین آن متفق علیه بصاحب
صدری حضرت خواجه حسنؒ بصری رضی الله عنه بتاریخ چہار دہم ماه محرم
الحرام شب جمعه عشر و مایته جان بحق تسلیم فرمودند و بدستخط خاص
الخاص سلطان المشائخ بنشته است یک صدائے آمد خوش نوائے
بشب وفات یافت خواجه حسن بصری رضی الله عنه اِنَّ اللّٰہَ
اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ حسن و بزرگی
آن شب که حضرت وفات کرده بودند در خواب دیدند که ابواب آسمان ہا
کشاده بودند منادی ندا کرده که خواجه حسن بصری بخدائیتعالے خوش رسید
و از و خدائیتعالی حق جل و علی خوشنود است اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذالک

فصل بیست و دہم - در بیان خوارق و تاریخ اعراس حضرت
امیر المومنین و امام الاشجعین و ابن عم النبی قامع باب الخیبری

زوج فاطمة الزہرا اسد اللہ الغالب امیر المومنین و امام الاجمعین حضرت
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی
حمید الدین ناگوری منقول است۔ **نقلست** امیر المومنین علی مرید و
خلیفہ و عم زادہ **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و
حضرت رسالت پناہ را پدر علی مرتضے پرورده است و تفقد
حال و حمایت از معاندان بدخصال و ایذا تعصب ازبرائے حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم می کردے و علی الدوام
درحمایت حضرت بودے وانما اضطرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالہجرت بعد مفارقتہ عن الدنیا یعنی مضطرب شدند حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بہجرت از کعبہ معظمہ بمدینہ
بعد ممات ابی طالب از دنیا۔ **نقلست** صحابہ رضوان اللہ علیہم قبل
از اسلام بت پرستی کردے مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہ او بت پرستیدے
و در ایام صغر قرابتیان علی را آراستند و در بتکدہ مے بردند و ایشان
بت پرستی می کردند و علی را مے گفتند اے علی تو چرا بگفتہ پدر و جد کار
نمی کنی و آن بتان الہ مایان را سجده نمی بری و معتقد نمی شوی علی مرتضے
جواب داد کہ چون من می خواہم بت را سجدہ کنم فی الفور ہمان سر من
بدرد مے آید و در باطن من می خلد کہ جمادات بے نوح ایشان خود را
از دست ما خلاص و رہانیدن نتوانند کرد این چنین جمادات را سجدہ
کردن مرا خوش نمی آید چون پدر علی این سخن بشنید و علی مرتضے را

سخت مذمت کرود در عتاب کشیده آیا تو رغبت نمی کنی بااِلٰہ مایان را
وگفت تو کودک نارسیده ہست این کلمات دین ابراہیم خلیل اللہ است
امیر المومنین حمزہ دین دار بود وعم علیؓ وحضرت محمد مصطفی
صلے اللہ علیہ وسلم بود چون این کلمات امیر المومنین حمزہؓ از علی المرتضےؓ شنید
برائے دیدن دیدار علیؓ آمد ودر کنار گرفت وگفت اے علیؓ مستعد کلمہ
خود باشی وبُت پرستی نکنی کہ بُت پرستی کار بندگان خدائیتعالےٰ نبود و
تو یکے از واصلان حضرت حق باشی کہ جد ما حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ بود
کہ بُتان بشکست ودین مسلمانی را بُنیاد نہاد ومن در دین ابراہیم خلیل اللہ ہستیم
وعلی المرتضےٰ جواب داد اے عم بزرگوار مرا محبت بہ برادر ما حضرت
محمد مصطفی صلّے اللہ علیہ وسلم است علی الدوام خدا
پرستی مے کند ونماز مے گذارد ودر ذکر خدائیتعالےٰ مے باشد ومرا
محمدؐ مے گوید اے علیؓ بتان را نہ پرستید وپرستیدن ایشان
درست نیست وخدائیتعالیٰ یکے است واورا شریکے وہمتائے
نیست امیر المومنین حمزہؓ گفت اے علیؓ حضرت محمدؐ خاصیتہائے
پیغمبران دارد اُمید وارم کہ او پیغامبر خداوند جل وعلیٰ خواہد شد و
ما ایمان آریم۔ علیؓ اکثر اوقات در خدمت ماندے ومتابعت حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کردے وگفتے کہ سیدا چون بر تو
وحی نازل شود مارا خبر کنی تا با تو ایمان آریم اول کسے کہ از پیران ایمان
آورد حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ بود ومیان جوانان حضرت علیؓ

مرتضی رضی اللہ تعالے عنہا ناگاہ مہتر جبرائیل امین از حضرت رب العلمین
بر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل شدہ کہ این آیتہ
بر تختہ زمردی بیاورد اقرأ باسم ربک الذی خلق ۵ خلق
الانسان من علق - حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
گفت انا امی یعنی من ناخواندہ ام - الرحمن علم القرآن
خدا تعالے محمد را تعلیم کرد آنچہ لایق حال محمد مصطفے
بود علم اولین وآخرین داد کہ ہیچ پیغامبران انداوہ است وکذا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت علم الاولین والآخرین ؛
نقلست حضرت علی مرتضے داماد محمد مصطفے بود صلی اللہ علیہ وسلم
وفاطمۃ الزہرا سیدۃ النساء منکوحہ حضرت علی بود وعلی المرتضی علی الدوام
در مجاہدہ وریاضت چنان بود کہ معشوق حقیقی ہر لحظہ از دریچہ ہر صفتے
با عاشق روئے دیگر نماید یعنی معشوق حقیقی کہ مرتبہ ذاتست ہر لحظہ در
ہر مرتبہ چہ در عالم ناسوت وچہ در عالم ملکوت وچہ در عالم جبروت و
چہ در عالم لاہوت مناسب آن مراتبہائے خود را بہر رنگے با علی المرتضے
نمودن گرفت وعلی الدوام در مشاہدہ دوست مستغرق ماندے مگر بوقت
نماز در بشریت آمدے - نقلست کہ در خانہ علی المرتضے سگان وچہارگان
فاقہ شدے وگاہ گاہے شش وہفت فاقہ شدے وحضرت علی
سر فاقہا وفقر بر کسے اظہار نکردے وبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
اسرار فقر خود را نکشادے صابر وصادق بود از ان مدت کہ حضرت علی

بحضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آورد و لقمہ حرام در شکم او نرفتہ و
اغلب بعد فاقہ آہو خوردے واکثر اوقات نان جوین بے نمک خوردے۔
نقلست روزے در محاربہ جنگ احد تیر در پائے مبارک رسیدہ بود
و تیر را حضرت علی کشید پیکانش در پائے حضرت علی بماند چنانچہ علی المرتضی
از بسیاری درد پائے در ضعف شدے اما پیکان را از پائے خود نکشیدے
و فرمودے آن لذتے کہ مرا درین درد است در ہیچ چیزے نمی یابم
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ - خدا تعالےٰ کہ نصیب ما کردہ است پیغامبر خدا
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود چون علی در نماز ایستاد جراح را طلبیدہ پیکان
را از پائے علی کشیدند علی المرتضے چنان در نماز بود ہیچ خبرے نشد
چون خون جاری و ساری بر مصلے شد یاران خبر کردند کہ یا علی وضوء
شما باطل شدہ چون حضرت علی بعالم مشاہدہ و حضوری دوست بعالم
صحو آمدند و گفت کہ بخدائے مارا ہیچ خبرے نبود زہے نماز زہے حضوری
دل کہ محبت با دوست پیوست و ہیچ از خود خبر نداشت در نماز حضوری
دل می باید کہ حضوری قلب خاصہ دوستان خداست حق جل و علے۔
ہر کرا محبت با خدا تعالی نبود و او را در نماز ہیچ حضوری نبود آن نماز رسمے است
و عادتیست کہ عوام میگذارند و در شرع محمدی او را ہیچ نگویند کہ ایشان امر خدا تعالے
را بجا آوردہ فاما عند اللہ آن نماز سوئے ندارد و فرشتگان آن نماز در پیش حضرت
رب العزت بمند و بر رویش بزنند و بگویند بستان این نماز را کہ تو کردی۔
نقلست کہ خرقہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم از گلیم بود و گلیم را

از همه لباس دوست ترمید اشت و امیرالمومنین حیدر کرار رض از آن مدت که خرقه خلافت
پوشید دل از همه برداشتند بمشاهده دوست مستغرق گشته و علی المرتضی خندان
روی و خوش خوی بود چون خرقه خلافت پوشید دایم در گریه و ماتم
نفس بودی و شبهای بیدار بعد امضای یک یا دو روز افطار
بنان خشک بی نمک کردی و نفس را در خرابه داشتی با فقیران و مسکینان
نشستی و بسیار گریه کردی و بزبان قال و حال گفتی الهی بحرمت محمد
مصطفی صلی الله علیه وسلم و بحرمت خرقه پاک او علی را فردا قیامت
میان درویشان فضیحت نکنی خلق عظمت و بزرگی علی مرتضی را دیده بودند
و از زبان دُر بار محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم شنیده بودند که
می فرمودی انا مدینة العلم و علی بابها و گاهی میفرمودی من
کنت مولاه فعلی مولاه و گاهی فرمودی علی رض بهشتی است و خلیفه
محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم است و سوال کردند که یا علی حضرت
محمد صلی الله علیه وسلم در حق شما بهشتی فرموده پس شمارا سهم
قیامت نیست علی مرتضی رض جواب داد آری همچنین است صفت خدایتعالی جباری
و قهاری است اگر بجباری خود نظر کند بیکدم دوزخی گرداند و از قهاری
خدایتعالی می ترسم و دویم آنکه خرقه محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم پوشیده ام
مبادا غیر متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم بوقوع آید فردا قیامت
از محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم شرمنده شوم .

نقلست حضرت امیرالمومنین علی رضی الله عنه مادرش فاطمه بنت اسد

ابن هاشم بود. ولادتش در کعبه شهر جمادی الآخر از عام فیل سی سال
گذشته بود و سنه مبارک ایشان شصت و سه سال بود مدت
خلافتش چهار سال بود و بتاریخ بست و یکم شب جمعه شهر
رمضان المبارک جان بجانان سپردند والله اعلم بالصواب.

فصل سی و یکم در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراس سرور کائنات خلاصه
کل موجودات شفیع المذنبین امام الانبیاء خاتم النبیین احمد مجتبی
محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم وعظمت و معجزات محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم اگرچه همه جهانیان نویسنده گردند و هفت
اطباق زمین و آسمان و اوراق اشجار کاغذ شوند و همه نبات عالم
قلم شوند مدح و ثنائے و معجزات حضرت محمد صلی الله علیه وسلم
عظمت و بزرگی بنویسند عاجز و درمانده شوند. **نقلست** حضرت محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم از نور است کما قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انا من نور الله والمؤمنون من نوری از طبقات چشتیه
که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری نوشته شد ستارگان سماوی
اقتباس نور از قمر می گیرند و قمر از نور شمس منور است و شمس از نور عرش و عرش
از نور محمد صلی الله علیه وسلم منور است و نور محمد نور الله است در دنیا و آخرت
و عرش و کرسی و لوح و قلم بدان نور منور است. و اعتقاد زاهدان و دینداران
و عارفان محرم اسرار هم برین است برین اندک هیچ مخلوقے صاحب اسرار
حضرت محمد است و حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم حبیب خدا است

فصل سی و یکم در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراس سرور کائنات خلاصه کل موجودات شفیع المذنبین امام الانبیاء خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم

اگر خدای تعالی حضرت محمد علیه السلام را نیافریدی ملک و ملکوت جهانیان نیافریدی
کما قال الله تعالی لولاک لما خلقت الافلاک اگر خدای تعالی محمد را
نیافریدی خدائی خود را اظهار نکردی و جز خدای تعالی دیگر کسی نبودی
بدوستی حضرت محمد خدای تعالی بر همه ربوبیت خود اظهار کرد عالم ملک و ملکوت
و جبروت را پیدا آورد و هژده هزار عالم آفرید کما قال علیه السلام
حکایة عن الله لولاک لما اظهرت الربوبیة و بعضی گفته
اند بزرگی محمد علیه السلام و احتشام جز خدای تعالی دیگر ندانند و بعضی
گفته اند که ملائک و انبیا علیهم السلام و اولیا بمقدار معرفتی که خدای تعالی ایشان را داده است
همان مقدار بزرگی حضرت بدانند و همه انبیاء پیشین این تمنا کرده اند و از خدای تعالی
خواسته اند و گفته اند الهی ما را امت محمد گردان **نقلست** که چون آدم صفی علیه السلام
را خدای تعالی آفرید و نفخ روح در دمید و روح آدم در قالب آمد نور شعلهٔ محمد
در قلب آدم خدای تعالی پیدا آورد و روح آدم عاشق دیوانه مثل پروانه گشت
فی الحال بقالب در آمد و قرار گرفت لا اله الا الله محمد رسول الله
نقلست چون آدم در بهشت در آمد و بر ساق عرش مجید نوشته اول چیزی که در
ساق عرش بود این کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله بود و پرسید الهی محمد کیست
فرمان آمد که حبیب ماست باز آدم پرسید الهی محمد کیست فرمان آمد که محمد یکی از فرزندان
تست آدم خوشحال شد گفت الهی من در دنیا محمد را ببینم فرمان شد که **محمد**
آخر الزمانست خواهد بود و تو او را در دنیا نه بینی آدم گفت الهی مرا اشتیاق شوق دیدن
دیدار محمد غالب آمد طاقت آن ندارم که صبر کنم حقتعالی صورت محمد علیه السلام

در دو ناخن ابہام آدم ظاہر کرد و فرمان آمد اے آدم بہ بین صورت آدم محمد علیہ السلام را - آدم صفی اللہ چون حضرت پاک محمد را صلی اللہ علیہ وسلم بتعظیم عظیم ہر دو ناخن خود را بوسہ داد و بوسید و بر چشمہائے مالید و گفت قُرَّۃُ عَیْنِی بِکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ- فرمان شد اے آدم تعظیم محمد کردی و نام او را بر چشم مالیدی چشمہائے ترا از درد و الم نگاہداریم و ہر کہ نام محمد بشنود ہر دو ابہام بر چشم مالد چشمہائے او درد نکند و ہرگز گرد غمی گرد او نگردد -

نقلست چون آدم صفی اللہ در بہشت در آمد فرمان شد وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ - اے آدم تو قریب این درخت گندم نگردی یعنی نخوری اگر قریب این درخت گردی یکے از ظالم باشی - آدم را شیطان وسوسہ داد گندم بخورد فرمان آمد اے آدم و حوا از بہشت بیرون آیید کہ بہشت جائے بیفرمانان نیست - آدم و حوا در دنیا آمدند پانصد سال در گریہ و زاری بودند آدم را با حوا یاد آمد و حوا را آدم و آدم و حوا را گفتند کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را در حضرت پروردگار شفیع آر برکت محمد توبہ شما قبول افتد - آدم و حوا سر بسجدہ نہادند و گفتند الٰہی بحرمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم توبہ ما را قبول کن فی الحال ہنوز دویم بار اسم محمد نگفتہ بودند کہ توبہ ایشان قبول افتاد و دیدند کہ جبرائیل علیہ السلام امین از بہشت آمد و قریب آدم ایستاد و گفت مرحبا مرحبا حقتعالی توبہ ایشان قبول کرد گفت

اے آدم شما در حضرت ما پانصد سال نالیدید اگر درمیان آن یک بار
نام مُحَمَّدْ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ را شفیع آوردی توبہ
شمارا ہمان قبول می کردم اے آدمؑ من ترا بدوستے مُحَمَّدْ مُصطفیٰ
صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسلم آفریدم وہر کہ محمد علیہ السلام را بصدق وخلاص
یاد آورد من اورا بیامرزیدم مُحَمَّدْ سرور انبیاء است و
شفیع الاولیاء است فردا رقیامت عزت مُحَمَّدْ صلے اللہ علیہ
وَسَلَّمْ معلوم خواہد گردید کہ ہمہ انبیاء ر اولیاء و اصفیاء و اتقیاء و زہاد
و عباد در گرمی آفتاب خواہند تافت آفتاب امروز از چہارم آسمان می تابد
و پشت او جانب دنیاست میان آسمان و زمین پانصد سال مفاصلہ است
و برائے ہر آسمان پانصد سال راہ است اثر گرمی وے در دنیا اینچنین است
کہ کسے آن طاقت گرمی ندارد و فردا رقیامت این آفتاب بیارند و یک نیزہ
دور از سر خلایق بدارند و مغز سر آدمیان در گداز آید از اہل عرصات
غریو خیزد و می نالد و آدمؑ صفی اللہ گوید الٰہی من فرزندان را نمی خواہم مرا
ازین بلا خلاصی دہ و موسیٰؑ گوید الٰہی من اُمت خود را نمی طلبم مرا ازین بلا
خلاصی دہ و یوسفؑ گوید الٰہی من یعقوبؑ پدر خود را نمی خواہم مرا ازین بلا
خلاصی دہ و یعقوبؑ گوید الٰہی من یوسفؑ را نمی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و مریمؑ
گوید الٰہی من عیسےٰؑ را نمی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و عیسےٰؑ گوید من مریمؑ را
نمی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ ہمہ انبیاء و اولیاء از خدا تعالےٰ نفسی
نفسی گویند و خلاصی خواہند و مُحَمَّدْ مُصطفیٰ صلے اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

در سایۂ عرش مجید ایستادہ باشند اُمّتی اُمّتی گویند خداتعالیٰ
اُمّت مرا بخش و ازین بلا رخلاصی دہ ببرکت او دران روز ہمہ از گرمی
آفتاب خلاصی خواہند یافت بزرگی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم
در تحریر نیاید امّا بطریق اختصار و اقتصار کلمۂ چند برای ارشاد طالبان
و مریدان و صادقان و محبان کہ موافق اند نوشتہ می شوند تا ایشان بران کار کنند
و ببرکت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطلوب محبوب خود رسند
نقلست کہ محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رحم
بود کہ عبداللہ پدر محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وفات یافت
و حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شش سالہ بود کہ مادر
حضرت وفات یافت و بلا و محنت و غم و الم ہمہ در کودکی بچشانیدند
تا بدانند کہ دوستان خدای تعالیٰ را در کودکی بلا و غم می رسد حضرت
محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بے مادر و پدر
بود مدت سی و شش سال عمر حضرت رسید آن بہترین عالم گوسپندان
چرانیدے و اجرتے کہ یافتے بفقرا و غربا دادے و اکثر جائے پائے
برہنہ و کلاہ نمد بر سر داشتے و جامہ کہنہ و پیوندی پوشیدے و
میان خلق بطریق غریبان ماندے و در غار حرا بعبادت حق جل و علیٰ
مشغول بودے و بعضے گویند بر دین جد ابراہیم خلیل اللہ عبادت
میکردے و بعضے گویند بطور خود عبادت میکردے۔ اگر در خانہ قرابتیان می آمدے خلق او
را دیوانہ گفتے و سنگ می زندے و می گفتندے اے محمّد ترا خرم نمے آید کہ

بدین طریق وبدین لباس می باشی پدر تو سر قوم اہل قریش بود و ترا نمی شاید کہ
بدین لباس می باشی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم شکستہ دل باز گشتے۔
نقلست خدا تعالیٰ حق جل وعلی شانہ خدیجۃ الکبریٰ منکوحہ حضرت
محمد علیہ السلام گردانید و خدیجہؓ دختر بادشاہ بود و شوہر و برادران او بادشاہ
بودند میراث ہفت بادشاہان یافتہ بود و ہشتصد جوال درخانہ خود موجود داشت
پس اے برادر کسے را کہ ہفت صد جوال درخانہ باشد تا مال و اموال چہ
مقدار خواہد بود چون محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ را خواست
خدیجہؓ مال و اسباب کہ درخانہ خود ہر چہ کہ میداشت مر حضرت را داد حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم چون مال خدیجہؓ گرفت وگفت اے خدیجہ این
مال را می خواہم کہ بفقراء و مساکینان بدہم خدیجہؓ گفت جانم فدائے خاکپایت
باد ہر چہ ترا خوش آید بکن پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم ندا رعام درداد تند و
گفتند اے مساکینان و فقرایان بیائید ہر کرا حاجت باشد درخانہ محمدؐ
است ببرید و من ہمہ مال را بشما بخشیدم و فقیران و مساکینان درآمدند
ہر چہ درخانہ حضرت محمد بود ہمہ را بُردند و در جائے کہ حضرت محمدؐ
علیہ الصلوٰۃ والسلام بود بوریا نماند کہ بہ شب بران بخپسند باز حضرت محمدؐ
مصطفےٰ گفت صلے اللہ علیہ وسلم اے خدیجۃ الکبریٰؓ ہر چہ درخانہ بود گل در
راہ خدا تعالیٰ باختم خانہ شما ہاست این ہم بفقراء بدہم خوب باشد خدیجہؓ
الکبریٰ گفت یا محمد مردم این خانہ چگونہ باشد محمد مصطفےٰ گفت
صلے اللہ علیہ وسلم خانہ پدرم قریب سی سال است کہ خراب افتادہ است

دران خانہ مسکن کنیم خدیجۃ الکبریٰ رضا داد محمد مصطفی آن خانہ را
بفقرا داد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و خدیجۃ الکبریٰ ہر دو در
خانہ پدر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ آمدند مدت سی سال
دران خانہ مبارک جاروب نزدہ بود خراب افتادہ بود حضرت محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و خدیجۃ الکبریٰ دران خانہ در آمدند و حضرت پاک
محمد مصطفی سنگریزہ بدست مبارک خود دور میکردے خدیجۃ الکبرےٰ
گفت سیدا نباید کہ خارے بدست مبارک شما نخلد پیغامبر گفت
خدائے حافظ است جل و علی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و
خدیجۃ الکبرےٰ ہر دو بر زمین نشستند ہیچ چیزے نبود کہ بر زمین نصب
کنند و بران بنشینند خلق خدیجہ را در تہمت کشیدند و بزبان طعنہ می
گفتند کہ خدیجۃ الکبرےٰ دیوانہ را گرفت و کل مال و اموال در باخت و محتاج
نان جوین شد۔ خدیجۃ الکبرےٰ این حکایت با محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم گفت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اے خدیجہ
فقر کشیدن کار ہمہ انبیا رست مگر سلیمان و یوسف علیہم السلام این ہر دو
غنی بودند دیگر ہمہ فقیر بودند و گوسپندان چرانیدہ اند و نان جوین بے نمک
خوردہ اند ما پیروی ایشان می کنم خدا تعالےٰ نیز ما را پیغامبری دہد
خدیجہ رضی اللہ عنہا خوشحال می شد پیغمبر منتظر وحی بودند و با خدا تعالےٰ
مشغول می بودند و ذکر بسیار میکردے حق تعالیٰ جبرائیل را در غار حرا
بر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد و این سورہ آورد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ محمدؐ گفت ما انا بقاریٍ
یعنی من ناخوانده ام حاصل آنست جبرائیلؑ قرآن مجید را آیۃ آیۃ آورد حروف
مقطعات درو مذکور است محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز قرآن
را خواندے وگریستے و تعظیم در خواندن بسیار می کردے ۔

نقلست حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گفت بدانچہ بندہ مسلم را باید
کہ کار نیک کند و دل مسلمانان شاد کند محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمسایہ را تعظیم کردے و در باب ہمسایہ لطف فرمودے پیغامبر گفت صلی اللہ
علیہ وسلم ہر کہ ہمسایہ را خوشنود دارد حقتعالیٰ از وے خوشنود شود و بدہد ہر چہ
بخواہد و بوقت مردن سلام می فرستد و عاقبت کار وے بخیر گردد و فردا قیامت
در حلقہ رضی اللہ عنہ حاضر گردانند و برابر ایشان در بہشت جائے دہند از برکت
خوشنودی ہمسایہ پیغامبر علیہ السلام گفت ہر کہ برنجاند ہمسایہ را خدا یتعالیٰ از وے
ناخوشنود شود و دعائے وے مستجاب نگردد و بوقت مردن تلخی جان کندن
بسیار بیند و در روئے او معرفت اللہ تعالےٰ نباشد و در میان مردمان بےحرمت
گردد و در بہشت نرود تا ہمسایہ از و خوشنود شود و پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم
فرمود کہ خدا یتعالےٰ رحمت نکند مر کسانرا کہ برادران مومن را تواضع نکند
و بزیردستان رحمت نکند و غلام و کنیزک بحقیقت بندگان خدا یتعالےٰ
اند ایشان نرنجاند اگر خطائے وجفائے از ایشان صادر شدہ باشد و گناہ
و گناہان خود را یاد آورد ما نیز بندہ خدا ہستم جل و علےٰ مقصرم ۔

نقلست کہ دایم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم در مجاہدہ و

ریاضت بودند کہ کم خوردن سُنّت محمّدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ السلام
اجیعوا بطونکم واغشطوا اکبادکم واعروا اجسادکم لعلکم
ترون اللہ یعنی گرسنہ دارید شکم خود را و ابستہ دارید جگرہائے خود را
و برہنہ دارید تنہائے خود را شاید کہ بہ بینید پاک پروردگار خود را یعنے درخانہ
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سہ گانہ و چہارگانہ فاقہ شدے پیغامبر بر فقر
بر ہر کس نکشادے وصبر کردے و اگر طعام رسیدے ہر چہ حصّہ خود یافتے با فقیران
خوردے پیغامبرؐ ہمیشہ بسہ انگشت طعام خوردے و گفتے اے یاران
شکم خود را سہ حصّہ کنید یکے بطعام و یکے بآب و یکے خالی دارید تا اسرار
خدا در و تہائے شما در آید و نور معرفت بیفزاید پیغمبر اگر گرسنہ بودے
زیادہ از ہفت لقمہ طعام بسہ انگشت نخوردے اگر بعد از یک روز یا دو روز
طعام می خورد از سہ لقمہ زیادہ نخوردے و در سیر شریف مذکور است کہ پیغامبرؐ وقتے
از ہفت لقمہ تا نہ لقمہ زیادہ نخوردے پس اے برادر چون محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم طعام و آب اندک خوردے پس کسے کہ متابع محمد صلی اللہ علیہ وسلم
باشد و بجائے محمد مصطفے بنشیند او کے پیر و غنی باشد فقر خاصہ محمد مصطفے
و دوستان محمد است صلے اللہ علیہ وسلم الفقر خیر من الغناء سر این
معنی است در خزانہ خدا یتعالے الفقر حبائ قال علیہ السلام
الفقر عزتی فعال الفقراء سر اللہ اے برادر حضرت محمدؐ
مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم فقر اختیار کرد برائے محبت خداوند تعالے
تا دل متفرق نگردد و بغیر اللہ مشغول نشود و پیغامبرؐ ریاضت و مجاہدہ

چنان می کشید که هیچکس از بنی آدم آنچنان محنت نتوان کشید +
نقلست روزے فاطمه خاتون جنت رضی الله عنها قریب خانه حضرت محمدؐ دیدند که
در حجره بسته است و پیغامبر درون حجره مشغول اند فاطمہؓ زهرا باز گشت و در وقت
باز گشتن دید که خون تازه بر زمین افتاده است گمان بردند که در خانه پدرم گوسپند
ذبح باشد چون باز گشت حسنؓ و حسینؓ را فرستاد و بر ایشان گفت که در خانه جد شما شاید که
گوسپند کشته باشند بروید تا گوشت بیارید چون حسن و حسین رضی الله عنهما بر در حجره حضرت
محمد مصطفےٰ علیه السلام رسیدند حلقه را جنبانید حضرت محمد مصطفے صلے الله علیه وسلم گفتند
کیست که در را می جنباند حسن و حسین رضی الله عنهما آواز دادند که فرزندان فاطمهؓ ایم .
حضرت محمد مصطفے صلے الله علیه وسلم در را کشادند هر دو را قریب خود به نشاندند و بر سر و رو
و مرجان بوسه دادند و گفتند برائے چه آمدید حسن و حسین رضی الله عنهما فرمودند مادرم فاطمهؓ
آمده بود بر در حجره چون در حجره بسته دید باز گشت خون تازه بر زمین دید افتاده ما را
فرستاد که در خانه پدرم گوسپند ذبح شده است بروید گوشت بیارید محمد مصطفے صلے الله
علیه وسلم هاے هاے بگریست و گفت اے فرزندان و اے دلبندان من یقین دانید که
خون گوسپند نیست آن خون جد شما محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم است که در
شب قیام کرده بود خون تمام وجود در پایهاے فرود آمد و پایهاے ترقیدن گرفت
و خون روان شد از در جانب خانه بیرون حجره رفت زهے مجاهده و خهے ریاضت
تامه محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم را به بینی که خود را برائے محبت خدا تعالے
چگونه در رنج و محنت می داشت ما و تو که باشیم که آسایش کنیم و قرار گیریم . پیغامبر
صلی الله علیه وسلم جامه کهنه پوشیدے اگر جامه نو پوشیدے منتظر بودے که به فقیر

عنایت نماید چون کس را محتاج میدیدند آن جامهٔ نو فی الحال آزاد دادے و جامهٔ کهنه
پوشیدے و فرمودے که مارا شکستگی همیشه خوش آمدی و همیشه با فقیران و محتاجان و
مساکینان نشستے و ایشان را دوست داشتے و تعظیم فقیران را از اغنیا بیشتر کردندے و در
وقت طعام خوردن همه وقت با فقیران تناول کردندے اگرچه اغنیا در مجلس محمد علیه السلام
حاضر بودمے و پیغامبر حکایت با فقیران کردے تا دل فقیران شکسته نگردد زیراکه فقیران
دوستان خدااند دل دوستان خدا را شکسته نباید کرد آنچه تواند دل فقیران شاد گردانند
و شادی فقیران خوشنودی خداست جل و علی - [illegible] باید که متابعت پیغمبر کنید ریاضت و
مجاهده پیش گیرید و فقر و فاقه و درویشی و بیچارگی و تواضع اختیار نمایید بعده درویش گردید-
نقلست که پیغامبر صلی الله علیه وسلم در حجره با حرم خاصه خود نشسته بودند و در خانه
محمدؐ نه فاقه برآمده بود و در خانه محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم دود نکرده
و از سبب فاقه ضعیف شده بود پیغامبر صلی الله علیه وسلم گفت ای عائشه صدیقهؓ
بخواه تا چه می خواهی ترا از خدای تعالی بخواهم و تو آنرا بیابی - عائشهؓ گفت سیدا
خبر کن مارا که رضائے خدای تعالی بر چیست من همان بخواهم گفت فقر و فقیران
دوست می دارم که مرا در شب معراج خداوند تعالی خبر کرد الفقراء احبائی
یعنی خدای تعالی گفت فقیر دوستان من اند عائشهؓ گفت سیدا ما فقر
اختیار کردیم برائے ما فقر بخواه - حضرت محمد صلی الله علیه وسلم
فرمودند الهی فقر مارا و عیال خود بخواهد و چه اسرار خواهد بود باید که در فقر و
فاقه غمگین نشوید و صبر کنید تا خدائے تعالی شمارا میان دوستان خود
جائے دهد و خصایل خود روزی کند محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم

را صفات حمیده بود دوستان مثل ابوبکرؓ - عمرؓ - عثمان غنیؓ و علی مرتضیٰؓ
رضوان اللہ علیہم ہر یک متابع محمد مصطفیٰ علیہ السلام بودند و بقول و فعل
کار ہمہ بتحقیق اہل اللہ بودند و از جہان با ایمان رفتند تو نیز اگر متابعت محمدؐ
مصطفیٰ علیہ السلام کنی و خصایل حمیده کہ بیان کرده شد پیش گیری ببرکت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم از جہان با ایمان روی و بیابی آنچہ مقصود و مطلوب است - وفات سرور
کائنات خلاصہ کل موجودات مُحَمَّدٌ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ
روز دوشنبہ بتاریخ بر حلقہ دوم و بقولے دوازدہم شہر ربیع الاول جان
بجانان سپردند - اے عزیز اگر حکایات احادیث مُصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنویسم
جلدہا شود اما درین نسخہ ملفوظات شریفی مختصر تیمناً و تبرکاً نوشتہ شد
تا محبان و مریدان صادق را حجت گردد و بر آن کار کنند و ببرکت مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
علیہ وسلم ولیُ اللہ و محبوبُ اللہ و اُمتِ رسولُ اللہ گردند و این بیچاره و
عاجز را بخیر یاد آورند و عاقبت ہم بخیر گردد و بحق النبی وآلہ الامجاد و الحمدُ للہِ
ربِّ العٰلمین ۵